سلسلۂ قادریہ کے بانی

محبوب سبحانی حضرت سیدنا

# شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

پروفیسر غلام یحییٰ انجم



تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشۂ مفسر اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

# حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

## اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

**Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti**

# Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

**Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.**

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

# Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

## www.muftiakhtarrazakhan.com

# تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

سلسلہ قادریہ کے بانی

محبوب سبحانی حضرت سیدنا

# شیخ عبدالقادر جیلانی

علیہ الرحمۃ والرضوان

بغداد شریف

# حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی

قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی بروایت ابوصالح نصر اول رمضان المبارک ۴۷۱ھ اور بروایت ابوالفضل احمد بن صالح الجیلی اول شب ماہ رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو پیدا ہوئے۔ جائے ولادت کے تعلق سے بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت جیلان کے قریب "نیفا" اور بعض نے لکھا ہے کہ قصبہ" یلق" میں ہوئی۔ یہ قصبہ جیل کے قصبات میں سے ایک ہے۔

جیل کو جیلان اور گیلان بھی کہتے ہیں۔ یہ ایران کے شمالی مغربی حصہ کا ایک صوبہ ہے جو ساحل کیپین پر واقع ہے۔ اس کے مغرب میں آذر بائیجان مشرق میں مازندان جنوب میں قزوین اور شمال میں ایک دریا ہے جو علاقہ اور اس صوبہ کے درمیان حد فاصل ہے (۱)

بعض سوانح نگاروں نے ان کا وطن موضع جیل لکھا ہے جو دریائے دجلہ کے کنارے واسط کی سمت بغداد سے ایک روز کے فاصلہ پر واقع ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اس جیل کے رہنے والے تھے جو مدائن کے قریب واقع تھا (۲)

صاحب روضۃ الناظر نے درج بالا دونوں بیانات کی تردید کی ہے اور سوانح نگاروں کے ان بیانات کو جغرافیائی غلطی پر محمول کیا ہے۔

حضرت غوث اعظم کے والد ماجد کا نام حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر فاطمہ بنت حضرت عبداللہ صومعی تھا۔ والد ماجد کی طرف سے شجرۂ نسب حضرت امام حسن اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ملتا ہے اس طرح آپ نجیب الطرفین حسنی اور حسینی سید ہیں۔ حسنی شجرۂ نسب اس طرح ہے۔

"شیخ عبدالقادر جیلانی ابن ابی صالح موسی بن عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن

---

۱۔ اخبار الصالحین ص ۱۴۱

۲۔ مراۃ الجنان جلد ۳ ص ۳۵۰

داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن الحسن المثنیٰ بن ابی محمد الحسن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (۱)

یہی شجرۂ نسب بطرس البستانی نے دائرۃ المعارف (۱۱:۶۲۱) ابن تغری بردی نے النجوم الزاہرہ (۵:۳۷۱) اور داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء ص ۶۱ پر درج کیا ہے۔

والدہ ماجدہ کی طرف سے جو سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

"ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبداللہ صومعی بن ابی الجمال بن محمد بن ابی محمود طاہر بن سید ابی العطا عبداللہ بن سید ابی کمال عیسیٰ بن سید علاء الدین محمد الجواد بن امام علی رضا بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم"

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا آبائی شجرۂ نسب جو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے اس شجرۂ کے ضمن میں آپ کے جن اجداد کا ذکر ہے ان کی سوانحی تفصیل اختصار کے ساتھ ذیل میں دی جارہی ہے اس طرح ہے۔

- **حضرت ابوصالح موسیٰ حنبلی جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

ان کی ولادت ۲۷/ رجب المرجب ۴۰۰ھ / ۱۰۰۹ء گیلان میں ہوئی۔ ۴۶۰ھ/ ۱۰۶۷ھ میں اپنے والد مکرم حضرت سید ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلافت پائی۔ ۱۱/ ذی قعدہ ۴۸۹ھ/ ۱۰۹۶ء میں وصال ہوا، مزار شریف گیلان میں ہے۔

- **حضرت سید ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

ان کی ولادت ۱۳ رمضان المبارک ۳۶۵ھ/ ۹۷۶ء گیلان میں ہوئی۔ ۱۴/ رجب المرجب ۳۸۷ھ/ ۹۹۷ء اپنے پدر بزرگوار حضرت یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوکر خلافت حاصل کی۔ ربیع الاول ۴۷۳ھ/ ۱۰۳۹ء میں وفات پائی۔ مرقد مبارک گیلان میں ہے۔

---

۱۔ مراۃ الجنان جلد ۳ ص ۳۵۰

**• حضرت سید یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

۱۷ شعبان المعظم ۳۴۰ھ/۹۵۲ء کو مدائن میں ان کی ولادت ہوئی۔ ۳۷۰ھ/۹۸۰ء میں اپنے والد محترم حضرت سید محمد مورث رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی۔ ۲۴ رمضان المبارک ۴۳۰ھ/ ۱۰۳۹ء میں وصال ہوا مزار مبارک بغداد قدیم میں ہے۔

**• حضرت سید محمد مورث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

۱۲ر رمضان المبارک ۲۹۹ھ/۹۱۲ء کو مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی۔ والد گرامی حضرت سید داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے ۳۴۹ھ/۹۶۰ء میں بیعت ہوکر خلافت پائی۔ ۱۷ر ربیع الاول ۴۱۵ھ /۱۰۲۴ء کو وصال ہوا۔ قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔

**• حضرت سید داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

ان کی ولادت ۱۱ر شعبان المعظم ۲۴۵ھ/۸۵۹ء کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ ذی الحجہ ۲۷۷ھ/ ۸۹۱ء میں اپنے والد ماجد حضرت موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی۔ ۱۲ر شعبان المعظم ۳۲۱ھ کو وصال ہوا۔ مزار شریف مکہ مکرمہ میں ہے۔

**• حضرت سید موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

۶ر محرم الحرام ۱۹۳ھ/۸۰۸ء کو مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی۔ ربیع الآخر ۲۳۸ھ/۸۵۲ء میں والد مکرم سید موسیٰ سے خلافت پائی۔ ماہ صفر ۲۸۸ھ/۹۰۰ء میں وصال ہوا۔ مزار مقدس مدینہ طیبہ میں ہے۔

**• حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

۱۴ر رمضان المبارک ۱۵۲ھ/ ۷۶۹ء میں اپنے والد گرامی سے خلافت پائی۔ ماہ ربیع الآخر ۲۱۳ھ/۸۲۸ء میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ مرقد پاک مدینہ منورہ میں ہے۔

**• حضرت سید عبد اللہ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**

رجب المرجب ۱۰۳ھ/۷۲۱ء میں مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی۔ ۱۳۳ھ/۷۵۰ء والد محترم حضرت عبد اللہ المحض رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت جدی سے سرفراز فرمایا۔ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۵۶ھ/۷۷۳ء میں مدینہ طیبہ میں رحلت فرمائی۔ مزار مقدس اسی سرزمین پاک میں ہے۔

• حضرت سید عبداللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱ ربیع الآخر ۷۰ھ/۶۸۹ء بروز دوشنبہ مدینہ منورہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ شعبان المعظم ۹۲ھ/۷۱۱ء میں والد ماجد حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ سے خلافت پائی۔ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۵ھ/۷۶۲ء کو وصال ہوا۔ جنت البقیع میں مرقد مبارک ہے۔

• حضرت سیدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲ رمضان المبارک ۲۹ھ/۶۵۰ء کو ولادت باسعادت ہوئی۔ اپنے والد محترم سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۴۵ھ/۶۶۵ء میں خلافت پائی۔ ۱۷ رجب ۹۷ھ/۷۱۶ء کو وصال ہوا۔ مزار مقدس جنت البقیع میں ہے۔

• حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵ رمضان المبارک ۳ھ/۶۲۵ء بروز پنجشنبہ مدینہ طیبہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جناب سیدہ فاطمۃ الکبریٰ بنت رسول اللہ ﷺ آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ربیع الاول ۳۵ھ/۶۵۵ء میں والد ماجد سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے خلافت وامامت کا شرف پایا۔ ۵ ربیع الاول ۴۹ھ/۶۶۹ء میں جام شہادت نوش فرما کر میدان کربلا میں رحلت فرمائی۔

• امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم

سن ہجری کے آغاز سے ۲۳ سال قبل ۵۹۹ء میں جلوہ فرمائے کائنات ہوئے۔ ۱۲ رمضان المبارک ۴۰ھ/۶۶۱ء میں مرتبہ شہادت کو اعزاز واکرام عطا فرما کر داعی اجل کو لبیک کہا (۱)

## ولادت باسعادت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی والدہ ماجدہ انتہائی عارفہ کاملہ تھیں۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں خلاف فطرت سترہ مہینے رہے۔ ۱۷ ماہ پورا ہونے کے بعد ایک شب آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نماز تہجد سے فارغ ہوئی تھیں کہ درد زہ ہوا آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی علیہ الرحمۃ والرضوان دایہ کو بلانے تشریف لے گئے تو دشمنوں کے خوف سے

---

۱۔ آستانہ دہلی غوث اعظم نمبر ص ۴۷ نومبر ۱۹۶۲ء

گھر کا دروازہ بند کر گئے لیکن جب اپنی مریدہ دایہ "سعمونہ بنت جفان" کو ساتھ لے کر آئے تو دیکھا کہ گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور مسلسل انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔ آسمان سے ابر کا ٹکڑا دروازہ سے اندر آتا اور روشنی بکھیرتا ہوا واپس جاتا۔

آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عبدالقادر کے والدہ سے اس کی تفصیل جاننی چاہی تو انھوں نے فرمایا۔

''آپ کے جاتے ہی پہر رات رہے لڑکا پیدا ہوا اور مکان کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور یہ ابر کے ٹکڑوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ خوشبو، یہ خنکی اور یہ روشنی اسی لڑکے (عبدالقادر) کی بدولت ہے''(۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر شریف ساٹھ سال تھی۔ آپ کی زندگی کا یہ وہ زمانہ تھا جس میں توالد و تناسل کے امکانات بالکل ختم ہو جاتے ہیں مگر بفضل الٰہی آپ کی ولادت ہوئی۔

غوث اعظم کی والدہ ماجدہ عارفات صالحات، واصلات اور صاحبِ مکاشفات میں سے تھیں اس لئے آپ کے شکم مادر میں آتے ہی انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ جیلان کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمانے والا بچہ غیر معمولی خوبیوں کا حامل ہوگا ولادت کے بعد دنیا نے آپ کی جن خوبیوں کا مشاہدہ کیا ان کا ذکر اختصار کے ساتھ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

۱۔ ماہ رمضان کی جس شب آپ کی ولادت ہوئی اس وقت سرکار دو عالم ﷺ اپنے اصحاب عظام اور کبار اولیاء کرام کے ساتھ آپ کے والد ماجد کے پاس تشریف لائے اور فرمایا

"یاولدی ابی صالح قد اعطاك الله ابنا وهو ولدی ومحبوبی ومحبوب الله رب العالمین عزشانه و جل برهانه وسیکون له شان فی الاولیاء کشانی فی الانبیاء"(۲)

(اے میرے (روحانی) فرزند ابوصالح اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایسا فرزند

---

۱۔ حقیقت گلزار صابری ص ۵۰

۲۔ محبوب المعانی ص ۴۱۸

عطا کیا ہے جو میرا بھی محبوب ہے اور اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے اس کی شان وشوکت ولیوں کے بیچ ایسی ہی ہوگی جس طرح میری عظمت انبیاء ومرسلین کے درمیان ہے۔)

۲۔ جس رات آپ کی ولادت ہوئی اس رات جیلان میں کسی لڑکی کی ولادت نہیں ہوئی بلکہ ایک روایت کے مطابق اس رات گیارہ سو گیارہ بزرگان دین اس دنیائے ناپائیدار میں تشریف لائے۔ حضرت شیخ برہانپوری سے منقول ہے۔

''جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی دنیا میں تشریف لائے اس وقت آپ کی صحبت کی خاطر بے شمار اولیاء اللہ پیدا کئے گئے''۔

۳۔ ولادت کے وقت ذکر الٰہی سے آپ کے لب مبارک جنبش میں تھے۔

۴۔ آپ کی ولادت مبارک رمضان المبارک کی پہلی شب یعنی چاندرات کو ہوئی اس لئے آپ نے پورے رمضان دن میں دودھ نہیں پیا۔ صرف افطار کے وقت ہی دودھ پیتے۔

۵۔ جس وقت سیدنا غوث اعظم شکم مادر میں تشریف لائے اس وقت آپ کی والدہ کی عمر ساٹھ سال کی تھی اور عام طور پر اس عمر میں توالد وتناسل کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں مگر مرضئ مولیٰ کہ آپ کی والدہ ماجدہ کو اس عمر میں آپ کی ولادت کا شرف حاصل ہوا۔

۶۔ ولادت کے وقت آپ کا چہرۂ مبارک اس قدر روشن وتابندہ تھا کہ جو عورت بھی آپ کو دیکھتی تو دیکھتی ہی رہ جاتی۔

مناقب غوثیہ نامی کتاب کے حوالے سے صاحب محبوب المعانی نے ایک واقعہ درج کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت سے قبل آپ کے جد اعلیٰ سرکار دوعالم ﷺ نے ایک خواب دیکھا جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

''حضرت علی مرتضی، فاطمہ زہراء، حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کے پست مبارک پر تشریف فرما ہیں اور ان کے درمیان دس مشعلیں روشن ہیں۔ نو ایک طرف اور ایک دوسری طرف۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضرت فاطمہ زہرا اور حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان نو مشعل کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی نورانی شعاعیں اس ایک

مشعل پر بکھیریں چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا جس کے سبب وہ اکیلا مشعل چودھویں شب کی طرح روشن وتابندہ ہوگیا اور اس روشنی کے باعث تمام دنیا روشن وتابندہ ہوگئی۔ جب سرکار دو عالم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو تھوڑی دیر بعد رب العزت کی طرف سے اس خواب کی تعبیر سے متعلق فرمان حق نازل ہوا۔

''اے محمد (ﷺ) آپ نے خواب میں جو مشعل دیکھے ہیں یہ سب حسنین کریمین کے فرزند ہیں۔ نو اس میں سے حضرت امام حسین کے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے زمانے کا امام ہوگا اور جو ایک مشعل الگ تھا وہ امام حسین مجتبیٰ کا فرزند ہے جو پانچویں صدی ہجری میں عالم وجود میں آئے گا اور آپ کے دین کو زندہ کرے گا۔ اس کا نام سید عبدالقادر لقب محی الدین کنیت ابومحمد اور خطاب غوث اعظم ہوگا اور اس کی ولادت جیلان میں ہوگی اور اس کا سلسلہ تصرف تا قیام قیامت دنیا پر جاری وساری رہے گا'' (۱)

فرمان حق کے مطابق اہل دنیا نے آپ کو غوث اعظم کہہ کر پکارا اور اس خطاب کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ لوگ آپ کا اصل نام بھول گئے۔ لفظ غوث کے ساتھ ''اعظم'' کی شمولیت ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ امام کے ساتھ اعظم کی شمولیت۔ یہ دونوں خطاب انتہائی موزوں اور حسب حال ہیں اس کی وضاحت ہدایت علی نقشبندی نے اپنی کتاب معیار السلوک میں ان الفاظ سے کی ہے۔

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ طریقت میں سب سے پہلے امام آپ ہی کی ذات مبارک ہے جیسے علم شریعت میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکات ہے۔ اسی واسطے ان دونوں بزرگواروں کو لفظ اعظم سے پکارتے ہیں اور علم فقہ اور علم طریقت کی بنیاد رکھنے کی وجہ سے یہ دونوں بزرگ '' الدال علی الخیر کفاعلہ ''تمام فقہاء کے علم وعمل کا اجر امام اعظم پانے کے مستحق ہیں۔ اسی طرح حضرت محبوب سبحانی تمام علمائے طریقت کے علم وعمل کا

ا۔ محبوب المعانی ص ۴۲۱

اجر پانے کے مستحق ہیں ان بزرگوں کے علم میں برابری کیسے ہوسکتی ہے لہذا ان کو لفظ اعظم سے پکارا جائے تو کوئی بے جا بات نہیں بلکہ عین انصاف ہے"(۱)

## تعلیم و تدریس

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو اپنی عظمت اور جلالت قدر کا اندازہ بچپن میں ہو چکا تھا اس سلسلہ میں ایک واقعہ جسے اکثر سوانح نگاروں نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے وہ یہ ہے۔ اور یہی واقعہ آپ کے بغداد جانے اور تحصیل علم کی خاطر وہیں بود و باش اختیار کرنے کا سبب بنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ عرفہ کا دن تھا میں جنگل کی طرف نکل گیا اور کشاورزی کے لئے دُم پکڑ کر کھیت جوتنے والے ایک بیل کے پیچھے ہو گیا۔ اس بیل نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا" یا عبد القادر مالهذا خُلقتَ ولا بهذا اُمرتَ" یعنی اے عبدالقادر تم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے ہو اور نہ ہی اس کا تمہیں حکم ہوا ہے۔ میں یہ آواز سن کر ڈر گیا اور اس کو چھوڑ کر واپس آ گیا۔ پھر میں اپنے بالا خانہ پر چڑھ گیا تو میں نے حاجیوں کو دیکھا کہ عرفات کے میدان میں کھڑے ہیں میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے چھوڑ دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں حصول علم کیلئے بغداد جاؤں اور تحصیل علم کروں۔ والدہ محترمہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں میں نے اپنا مقصد بتا دیا۔ سن کر رونے لگیں پھر اٹھ کر گئیں اور اسی دینار نکال کر لائیں اور مجھ سے کہا کہ یہ تمھارے والد کی میراث ہے چالیس دینار تو تمھارے بڑے بھائی کے ہیں وہ انہوں نے نکال لئے اور باقی چالیس دینار میرے جامہ میں بغل کے نیچے سی دیئے اور مجھ کو سفر کی اجازت دی اور مجھ سے عہد لیا کہ ہر حال میں سچ بولوں گا۔ وہ مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازہ تک تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے فرزند جاؤ خدا کے لئے میں تم سے تعلق منقطع کرتی ہوں اب قیامت تک میری تمہاری ملاقات نہیں ہو سکے گی" (۲)

---

۱۔ معیار السلوک ص ۱۹۷

۲۔ نفحات الانس ص ۴۵۴

حصول علم کی خاطر آپ بغداد کی طرف چل پڑے راستے میں ایک قافلہ ملا اس کی معیت میں آپ نے اپنا سفر مکمل کیا۔ دوران سفر چوروں اور ڈاکوؤں کا گروہ ملا جب ڈاکو آپ کے پاس آئے اور مال و دولت کے بارے میں دریافت کیا تو والدہ ماجدہ کی وصیت یاد آئی۔ آپ نے سچ سچ بتا دیا اور گدڑی میں جہاں اشرفیاں سلی ہوئی تھیں اسے کھول کر دکھا دیا ان چوروں اور ڈاکوؤں پر آپ کی صداقت اور سچائی کا بہت گہرا اثر پڑا وہ سب آپ کو پکڑ کر اپنے امیر کے پاس لے گئے وہاں بھی آپ نے اپنا وہی بیان دیا ان ڈاکوؤں کے گروہ پر آپ کی صداقت کا ایسا اثر پڑا کہ سب کے سب اس فعل بد سے اجتناب کے لئے آپ کے ہاتھ پر تائب ہوئے اور وحدہ لاشریک کے فرمان کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد و پیان کیا۔ سب سے پہلے جن بندگان خدا نے آپ کے مقدس ہاتھوں پر اسلام قبول کیا وہ یہی ڈاکو تھے اور اس وقت آپ کی عمر کل اٹھارہ سال کی تھی۔ بہر حال آپ سفر مکمل کر کے بغداد پہنچے اور وہاں مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لے کر اکتساب علم و عرفان میں سرگرم عمل ہو گئے۔

بغداد کی سرزمین پر آپ کے قدم ناز پڑتے ہی اس کی عظمت دوبالا ہو گئی اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کی بارش اس سرزمین پر ہونے لگی۔ اس حقیقت کا انکشاف اور اعتراف کسی عرب دانشور نے ان لفظوں میں کیا ہے۔

"بمقدمة انهل السحاب واغتبت العراق وزال الغى واتضح الرشد فعيدانه رند وصحراوه حمى وحصباؤه در وامواهه شهد يميس به صدر العراق صبابة . وفى قلب نجد من محاسنه وجد وفى الشرق برق من محاسن نوره - وفى الغرب من ذكرى جلالته رعد" (۱)

آپ کی آمد سے عراق کی سرزمین پر ایسی بارش ہوئی ہے جس سے وہ سرسبز و شاداب ہو گئی گمراہی زائل ہو گئی، ہدایت کا راستہ صاف ہو گیا، لکڑیاں خوشبودار ہو گئیں، صحرا محفوظ ہو گئے، کنکریاں موتی بن گئیں، پانی شہد بن گیا۔

---

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۰۵

عراق کا سینہ محبت سے لبریز ہوگیا اور آپ کے محاسن سے نجد کے دل
میں وجد پیدا ہوگیا۔ مشرق میں آپ کے نور ہدایت کی روشنی سے بجلی چمکنے لگی
اور مغرب میں آپ کی عظمت کے ذکر سے گرج پیدا ہوگئی۔

بغداد کی سرزمین پر آپ نے جن اساتین علم وفن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ان میں درج ذیل اساتذہ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ ابوالوفا علی بن عقیل
۲۔ ابوالخطاب محفوظ احمد الکلوذنی
۳۔ ابوالحسن محمد بن القاضی ابن یعلی بن الحسین بن محمد الفراء
۴۔ ابوغالب محمد بن الحسن بن احمد الباقلانی
۵۔ ابوسعد محمد بن عبدالکریم بن خشیش
۶۔ ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون الرازی
۷۔ ابوبکر احمد بن المظفر بن سوس التمار
۸۔ ابومحمد جعفر بن احمد بن الحسین القاری السراج
۹۔ ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان الکرخی
۱۰۔ ابوعثمان اسمٰعیل بن محمد احمد بن جعفر الاصبہانی
۱۱۔ ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف
۱۲۔ ابوالبرکات ھبۃ اللہ بن المبارک بن موسیٰ السقطی
۱۳۔ ابوالعز محمد بن المختار الھاشمی
۱۴۔ ابوالحسن المبارک عبدالجبار بن احمد بن القاسم الصیر فی المعروف بابن الطیوری
۱۵۔ ابوزکریا یحییٰ علی التبریزی
۱۶۔ ابوسعد مخرمی (۱)

حضرت ابوسعد مخرمی (م ۵۱۱ھ) وہی بزرگ ہیں جن سے سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ

---

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۰۶، مراۃ الجنان جلد ص ۲۶۴

والرضوان نے شرف بیعت حاصل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اکثر سوانح نگار اور تذکرہ نویس ان کا نام ابوسعید مخزومی بتاتے ہیں جب کہ سوانح کی معاصر کتابوں میں ابوسعد مخرمی ملتا ہے۔ (۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے جس توجہ اور انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کی اس کا ذکر بیان سے باہر ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام اور دیگر علوم متداولہ میں آپ نے کمال حاصل کرلیا اور آپ کی فقہی بصیرت کا حال تو یہ ہوگیا کہ تحصیل علم سے فراغت کے بعد ہی بغداد کے اجلہ فقہاء و مفقیان کرام مسائل شرعیہ میں آپ کی طرف رجوع کرنے لگے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آپ کے فضل و کمال اور علوم شرعیہ میں مہارت کے تعلق سے تو یہاں تک لکھا ہے کہ عراق کے علماء ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے طالبان علم و فضل کے آپ بلا شبہ مرکز تھے۔ اطراف عالم سے جو فتاوے آپ کے پاس آتے ان کا جواب فی الفور غور و فکر اور مطالعہ کتب کے بغیر ہی تحریر فرما دیا کرتے تھے۔ اور تحقیقی طور پر وہ فتاوی اتنی عظمت کے حامل ہوتے تھے کہ کسی بڑے سے بڑے عالم کو اس فتوی کے خلاف کچھ لب کشائی کی جرات اور ہمت نہیں ہوتی تھی۔ اخبار الاخیار میں اصل عبارت اس طرح مرقوم ہے۔

> ''جناب آنحضرت مرجع علمائے عراق محط جل طالبان آفاق بود واز جمیع اقطار عالم فتاوی پیش آنحضرت آمدے و بے سبق و مطالعہ و تفکر جواب برصواب فرمودے و ہیچ کس راز حذاق علماء و بحار عظماء مجال خلاف و تکلم دوراں متصور نہ بودے'' (۲)

شیخ کے مذکورہ بیان کی تائید اس استفتاء سے بھی ہوتی ہے جو ذیل میں " الطبقات الکبری " کے حوالے سے نقل کیا جارہا ہے۔ یہ استفتاء عجم سے بغداد کے مفتیان کرام کے

---

۱۔ حضرت ابوسعید کے نام کے ساتھ قدیم تذکرہ کی کتابوں میں مخرمی اور مخزومی دونوں نسبتیں ملتی ہیں۔ اسی لئے غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے سوانح نگاروں میں کسی نے آپ کے شیخ حضرت ابوسعید کے نام کے ساتھ مخزومی اور کسی نے مخرمی لکھا ہے۔ مخزومی نسبت کیسی ہے اس کی تحقیق تلاش بسیار کے بعد بھی نہ ہو سکی البتہ خیرالدین زرکلی صاحب الاعلام (جلد ۸ ص۲۷) کی صراحت کے بموجب ''مخرِّم'' حرف راء کی زیر کے ساتھ بغداد کا ایک محلہ ہے جس کی نسبت وہاں کے لوگ اپنے نام کے ساتھ مخرّمی لکھتے ہیں۔ انجم

۲۔ اخبار الاخیار ص۱۵

پاس آیا تھا۔ جب وہ لوگ اس کے جواب سے عاجز و درماندہ ہوگئے تو پھر آپ کی خدمت میں یہ استفتاء ارسال کیا:

"سادات علماء اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شیخ نے یہ قسم کھالی کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے کہ افراد انسانی میں سے کوئی بھی کسی جگہ اس عبادت میں اس کا شریک نہ ہو تو اس کی عورت پر تین طلاقیں۔ اب بتائیے کہ یہ شخص کونسی ایسی عبادت کرے جس سے اس کی قسم نہ ٹوٹے"۔

اس استفتاء کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"یاتی مکة تخلہ له المطاف ویطوف اسبوعاً وحده ویحل یمینه" (۱)

اس شخص کے طواف کیلئے خانہ کعبہ کو خالی کرایا جائے پھر یہ شخص تنہا طواف کے سات چکر لگائے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ کیونکہ خانۂ کعبہ کا طواف ایسی عبادت ہے کہ پوری دنیا میں انسانوں میں سے کوئی بھی شخص اس عبادت میں اس کا شریک نہ ہوگا"

استفتاء کا جواب دینے میں آپ بالکل تاخیر نہیں فرمایا کرتے تھے مسائل شرعیہ اس قدر مستحضر تھے کہ ادھر استفتاء آیا اور ادھر آپ نے جواب دے دیا۔ بہت کم ایسا ہوا ہوگا کہ آپ نے مسائل شرعیہ کے لئے فقہی کتابوں کی ورق گردانی کی ہو۔

دوران تعلیم بغداد کی سرزمین پر آپ کو جن مصائب اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑا اس کا ذکر اکثر سوانح نگاروں نے کیا ہے اور سب نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ صرف چالیس دینار ہی گھر سے لے کر چلے تھے۔ جونہ جانے کب کے ختم ہو چکے تھے پھر درخت کے پتوں پر گذارا کیا۔ فاقہ کشی کی نوبت بھی آئی اور نہ جانے کن کن دشوار گذار مراحل سے گذارنا پڑا مگر اس کے باوجود جذبہ حصول علم سرد نہ پڑا۔ بڑی تندہی کے ساتھ اکتساب علم کرتے رہے اور جب اس سلسلہ کی تکمیل ہوگئی اور اساتذہ فکر وفن کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کر کے ذروۂ فضل و کمال پر پہنچ گئے اور آپ کی علمی عظمت کا شہرہ دور دور تک ہوگیا تو آپ کے استاذ اور مرشد

---

۱۔الطبقات الکبریٰ جلد اول ص ۱۲۶

گرامی حضرت سیدنا شیخ ابو سعد مخرمی نے درس وتدریس کے واسطے اپنا مدرسہ آپ کے سپرد کر دیا جس کی ذمہ داری آپ نے خندہ پیشانی کے ساتھ نہ صرف قبول فرمالی بلکہ مسند درس و تدریس کو رونق بخش کر تشنگان علوم وفنون کو سیراب کرنے لگے۔ ہزار ہا تشنگان علوم وفنون نے اس علمی سرچشمہ سے اپنی تشنگی بجھائی ایک زمانہ وہ بھی آیا کہ طلبہ کی کثرت کے باعث مدرسہ کی وہ عمارت ناکافی ہوگئی یہاں تک کہ بعض طلبہ مدرسہ سے ملحق رباط (سرائے) کے دروازہ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے لگے۔ روز افزوں طلبہ کے ازدحام کو دیکھ کر مدرسہ سے متصل جتنی عمارتیں تھیں سب کو مدرسہ میں شامل کرلیا گیا۔ اہل ثروت نے دل کھول کر آپ کی مدد کی جس کے سبب آپ کو مدرسہ کے تعلق سے اپنے منصوبہ کو علمی جامہ پہنانے میں کافی آسانیاں فراہم ہوئیں ۵۲۸ھ میں مدرسہ بن کر تیار ہوگیا۔ طلبہ کے علاوہ بغداد کے علماء وفضلا بھی اس خرمن علم وفن سے خوشہ چینی کرنے لگے (۱)

## فقہی مسلک

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی مسلکاً حنبلی تھے مگر فتوی امام احمد بن حنبل اور امام شافعی علیہما الرحمۃ والرضوان کے مسلک کے مطابق دیا کرتے تھے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں۔

وكان يفتي على مذهب الامام الشافعي والا مام احمد بن حنبل رضي الله عنهما وكانت فتواه تعرض على العلماء بالعراق فتعجبهم اشد الا عجاب فيقولون سبحان من انعم عليه (۲)

(آپ حضرت امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے مسلک کے مطابق فتوی دیا کرتے تھے اور جب آپ کا لکھا ہوا فتویٰ علمائے عراق کے سامنے پیش ہوتا تو وہ متعجب ہوکر کہتے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ان پر انعام کیا ہے۔)

---

۱۔ قلائد الجواہر ص ۲۴

۲۔ الطبقات الکبریٰ جلد اول ص ۱۲۶

آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ کا مشہور فقہی مسلک نہ قبول کر کے امام احمد بن حنبل کے مسلک کی اتباع اور تقلید کیوں کی اس میں کیا حکمت ہے اس سلسلے میں صاحب بہجۃ الاسرار نے ایک روایت درج کی ہے انھوں نے لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن علی بن الھیتی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ بقا بن بطو دونوں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس پر فاتحہ پڑھنے کے لئے گئے تو میں نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ امام اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائے اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو فرط محبت سے اپنے سینے سے چمٹا لیا اور ایک خلعت پہنا کر فرمانے لگے۔

"یا شیخ عبدالقادر قد افتقر الیك فی علم الشریعة وعلم الحقیقة علم الحال وفعل الحال" (۱)

(اے شیخ عبدالقادر میں شریعت، حقیقت اور علم وعمل میں آپ کا محتاج ہوں)

حضرت امام احمد بن حنبل کا فقہی مسلک زوال پذیر تھا اس کے مقلد عالم اسلام میں بہت کم لوگ رہ گئے تھے اگر آپ نے ان کے مسلک کی اتباع نہ کی ہوتی تو یہ مسلک دنیا سے ختم ہو گیا ہوتا یا پھر اس کے پیروکار پوری دنیا میں مٹھی بھر مسلمان رہ گئے ہوتے۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم اور دستگیر تھے آپ کی ذات گرامی دین اور اس کے احکام کو زندگی بخشنے کے لئے عالم وجود میں آئی تھی اس لئے آپ نے امام ابوحنیفہ کا مشہور مسلک چھوڑ کر فقہ میں حضرت امام احمد بن حنبل کی تقلید کی اور دوسرے فقہی مذاہب ومسالک کی طرح اسے بھی زندہ جاوید بنا دیا۔ حضرت ابوالعلا شاہ محمد کبیر داناپوری "تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے اسلام" میں لکھتے ہیں۔

"حضرت غوث پاک اپنے وقت میں امام زمانہ اور مجتہد دہر تھے۔ تاہم آپ نے شافعی مسائل کی اقتدا کی اور بعد اس کے حضرت امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا تو حنبلی مسلک اختیار کئے۔ جب لوگوں سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ

---

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۱۹

مذہب غریب ہوگیا تھا چند معدود آدمی اس مذہب کے رہ گئے تھے اگر میں یہ
مذہب اختیار نہ کرتا تو چند برس میں یہ مذہب زائل ہو جاتا"(۱)

سچ تو یہ ہے مسلک امام احمد بن حنبل کو جو عروج وارتقاء حاصل ہوا وہ آپ ہی کی ذات سے ہوا چونکہ آپ کے مواعظ سامعین پر بے حد اثر انداز ہوتے تھے اس لئے جوق در جوق لوگ آپ سے اور آپ کے مسلک سے وابستہ ہو گئے۔ صاحب قلائد الجواھر نے سیر النبلاء کے حوالے سے لکھا ہے۔

"حنابلہ کی درسگاہ آپ ہی کے ذریعہ قائم ہوئی اور آپ نے ہی حنبلی مسلک کو بام عروج تک پہنچایا (۲)

حنبلی مسلک کو عروج بخشنے اور زندہ جاوید بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث اعظم کے قلب اطہر میں القاء کیا کہ مذہب امام احمد بن حنبل کی معاونت کرو اور ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہو جاؤ ادھر اللہ رب العزت نے غوث اعظم کے دل میں یہ القاء فرمایا اور ادھر اسی شب سرکار دوعالم ﷺ نے یہ خواب دیکھا کہ آپ ﷺ تمام صحابہ کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور حضرت امام احمد بن حنبل اپنی ریش مبارک پکڑے کھڑے ہیں اور آنحضرت ﷺ سے نہایت ہی عاجزی کے ساتھ التماس کر رہے ہیں۔

"یا رسول اللہ بفرزند خویش محی الدین عبدالقادر سفارش من بر ضعیف نماید وبفرمایند کہ حمایت ایں برضعیف کند"(۳)

(اے اللہ کے رسول اپنے فرزند شیخ محی الدین عبدالقدر جیلانی سے میری سفارش کر دیں کہ مجھ کمزور کی حمایت اور مدد کریں۔)

یہ سن کر سرکار دوعالم ﷺ مسکرائے اور اپنے فرزند سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل کی یہ التماس قبول کر لو آپ نے اپنے جد سرکار دوعالم ﷺ

---

۱۔ تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے اسلام ص ۴۳۹

۲۔ قلائد الجواہر ص ۲۷

۳۔ محبوب المعانی ص ۲۷۶

کے حکم کی تعمیل کی اور فرمایا۔

یا جدی سمعنا و اطعنا (اے میرے جد میں نے سنا اور قبول کیا)

حضرت غوث اعظم صبح ہوتے ہی مکہ معظمہ میں مصلیٰ حنبلی پر موجود پائے گئے جس وقت حنبلی مصلی پر جلوہ افروز ہوئے وہاں اس وقت آپ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔لیکن دیکھتے ہی دیکھتے تھوڑی دیر میں ایک بھاری جمعیت آپ کے اردگرد جمع ہوگئی اور حنبلی مصلی کی طرف متوجہ ہوگئی۔اس طرح سیدنا غوث پاک نے اس مسلک کی مدد فرمائی اور اسے سوخت ہونے سے بچالیا صاحب محبوب المعانی لکھتے ہیں۔

''اگر دراں روز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ بر مصلائے حنبلیہ توجہ نمی کرد مذہب امام احمد بن حنبل انقطاع می یافت''(۱)

(اگر اس دن حنبلی مصلے پر حضرت محبوب سبحانی رونق افروز نہ ہوئے ہوتے تو حنبلی مذہب ختم ہوگیا ہوتا)

اس مذہب سے آپ کی وابستگی ہوتے ہی اس میں نئی روح پڑگئی جو شاخیں مرجھا چکی تھیں اس میں تازگی آگئی پیروکاروں کا حلقہ روزافزوں وسیع تر ہونے لگا مناقب غوثیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت امام ابوحنیفہ نے ظاہری شکل وصورت میں آپ سے ملاقات کی اور فرمایا۔

''اے سلطان عبدالقادر کیا وجہ ہے کہ آپ نے شریعت میں امام احمد بن حنبل کے مسلک کی اقتدا کی اور میرے مسلک کو آپ نے نہیں اختیار کیا حالانکہ میں آپ کے جد بزرگوار سیدنا جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوشہ چیں رہا ہوں ان کی بارگاہ سے میں نے استفادہ کیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت سیدنا غوث اعظم نے فرمایا۔

میں نے دو وجہ سے حنبلی مسلک کی اتباع کی ہے۔اول یہ کہ اس مسلک کے متبع اور پیرو کار کم تھے اس سلسلے میں وہ مسکین تھے اور میں خود بھی مسکین ہوں اور مسکین لوگوں کو اللہ تعالیٰ

---

۱۔محبوب المعانی ص ۲۷۶

نے پسند فرمایا ہے۔اوران کے لئے یہ دعا فرمائی ہے۔

"اللهم احيني مسكينا وامتني مسكيناً واحشرني في زمرة المساكين"

یہ سن کر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

میرے مذہب میں مسکین مفلس کو کہتے ہیں اور میں بھی مفلس ہوں اور وہ اس لئے کہ آپ نے میرا مذہب نہیں قبول کیا ہے۔ (۱)

فقہ حنبلی اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کے تعلق سے ایک توجیہ یہ بھی قابل توجہ ہے جس کی صراحت علامہ شمس بریلوی ترجمہ غنیۃ الطالبین کے مقدمہ میں درج کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اساتذۂ کرام میں اکثریت ایسے علماء کی تھی جن کا فقہی مسلک حنبلی تھا شاید یہی سبب ہے کہ آپ بھی اس مسلک سے متاثر ہوئے اور آپ نے اسے اختیار کیا''(۲)

## وعظ و تبلیغ

درسیات کی تکمیل کے بعد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے درس و تدریس کے علاوہ پند و موعظت اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ بندگان خدا کی اصلاح فرمائی اور گم گشتگان راہ حق کو جادۂ حق سے ہمکنار کیا ہے۔انھوں نے اپنی زندگی کا سب سے پہلا وعظ ۵۲۱ھ/۱۱۲۷ء حلبہ کے مقام میں دیا جس میں عام بندگان الٰہی کے علاوہ بے شمار اولیاء کرام اور ملائکہ شریک تھے۔آپ کے اس پہلے وعظ کا ذکر اور اس کی شان و شوکت کا اعتراف مراۃ الجنان کے مصنف نے ان لفظوں میں کیا ہے۔

"من مجلس تجلله الهيبة والبهاء وتحف به الملائكة والاولياء"(۳)

---

۱۔محبوب المعانی ص ۲۷۷

۲۔مقدمہ غنیۃ الطالبین ص ۱۱

۳۔مرأۃ الجنان جلد ۳ ص ۲۴۸

آپ کی مجلس وعظ میں بھیڑ اس قدر ہونے لگی کہ مدرسہ کی جگہ جہاں یہ مجلسیں منعقد ہوا کرتی تھیں تنگ پڑنے لگیں۔ وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کرتے ہی اس قدر ازدحام آپ کی مجلسوں میں کیوں ہونے لگا اس کی وجہ البدایہ و النھایہ کے مصنف ابن کثیر نے بتائی ہے انھوں نے لکھا ہے کہ بغداد میں آپ سے قبل ابوالفتح الاسفرائینی مواعظ وخطبات کی مجلسیں منعقد کرتے تھے مگر ان کی باتیں من گھڑت اور بے بنیاد زیادہ ہوتی تھیں اس لئے لوگوں کے دلوں میں نفرت و بیزاری سی پیدا ہوگئی جس کے سبب بجائے قریب آنے کے لوگ دور ہوتے گئے۔ مگر جب حضرت غوث اعظم کا وعظ لوگوں نے سنا اور اسے اسلام اور مسلمانوں کی حمایت میں پایا تو ان لوگوں کے دلوں میں اک گونہ خوشی کی لہر دوڑ گئی اور پھر بڑے ذوق وشوق کے ساتھ بندگان خدا آپ کی مجالس میں آنے لگے۔(۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس وعظ میں عوام الناس کے علاوہ سیکڑوں علماء وفضلاء بھی ہوتے جو کاغذ قلم لے کر بیٹھتے اور آپ کے خطبات و مواعظ نقل کرتے۔ اس میں شہر بغداد کے پیر و جواں تو ہوتے ہی تھے بغداد کے اطراف و نواحی سے لوگ اپنی سواریوں سے آتے اور آپ کے نورانی بیانات سے لطف اندوز ہوتے۔ سامعین کی کثرت سے جب مسجد و مدرسہ کی زمین ناکافی ہوگئی تو شہر کے باہر عیدگاہ کے کھلے احاطے میں وعظ و تبلیغ کی مجلسیں منعقد ہونے لگیں اور اس میں ہزارہا ہزار اور بقول صاحب بھجۃ الاسرار ستر ہزار افراد شریک ہونے لگے۔

وکان الناس یجیئون علی الخیل والبغال والحمیر والجمال ویقفون علی دائر المجلس کالسور وکان یحضر المجلس نحو السبعین الفاً "(۲)

(لوگ گھوڑں، گدھوں، خچروں اور اونٹوں پر سوار ہوکر آتے اور مجلس وعظ میں شریک ہوتے بسااوقات ان کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی)

---

۱۔البدایہ والنھایہ جلد۱۲ ص ۱۹۸

۲۔بھجۃ الاسرار ص۹۲

یہ تعداد انسانوں کی ہے جنھیں اس مجلس میں شمار کیا جا سکتا تھا لیکن بعض مخلوق ایسی بھی شریک مجلس ہوتی جنھیں ہم نہیں دیکھ سکتے مگر ان کی تعداد بھی ہزار ہا ہزار میں ہوتی۔ وعظ کہنے کے لئے حضرت غوث اعظم جیسے ہی" الحمد للہ " فرماتے تو جتنے اولیاء اللہ زمین میں ہیں سب ہی خاموش ہو جاتے خواہ وہ آپ کی مجلس میں ہوں یا کہیں اور ہوں پھر جو رحمت و نور کی موسلا دھار بارش ہوتی تو سبحان اللہ اس کا کیا کہنا۔ صاحب بهجة الاسرار اس مجلس کی شان وشوکت کا ذکر بڑی شرح وبسط کے ساتھ اپنی تصنیف بهجة الاسرار میں ص ۹۲ پر اور بُستانی نے دائرة المعارف جلد ۱۱ ص ۶۲۱ پر کیا ہے۔

روز افزوں آپ کے وعظ و تبلیغ کی بے پناہ مقبولیت کی وجہ اُس ساحرانہ کلام کی تاثیر تھی جو ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کے بالکل عین مطابق تھی جو ایک بار آپ کا وعظ سن لیتا پھر ہمیشہ کے لئے آپ کا گرویدہ اور مطیع و فرمانبردار ہو جاتا۔ آپ کے وعظ و تبلیغ کے مجالس کی مقبولیت کے اسباب و وجوہ پر گفتگو کرتے ہوئے تاریخ دعوت وعزیمت کے مصنف رقمطراز ہیں۔

> ''حضرت شیخ کے مواعظ دلوں پر بجلی کی طرح اثر کیا کرتے تھے اور وہ تاثیر آج بھی آپ کے کلام میں موجود ہے فتوح الغیب اور الفتح الربانی کے مضامین اور آپ کی مجالس کے وعظ کے الفاظ آج بھی دلوں کو گرماتے ہیں ایک طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی ان میں زندگی اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔ (۱)

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی سے قبل نہ جانے کتنے عبقری خطباء، بلاغت نظام مقررین اور ساحر البیان واعظین گذر چکے ہیں ان میں سے بعض تو ایسے گذرے ہیں کہ اگر انہوں نے ایک بار کوئی لفظ استعمال کر لیا تو زندگی میں دوبارہ اس لفظ کو استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی مگر ان کے خطاب میں وہ تاثیر نہ پیدا ہو سکی جو آپ کے خطاب میں تھی۔ اس تاثیر میں کیا حکمت تھی اور آپ کا کلام اس قدر موثر کیوں ہوا؟ اس سلسلے میں حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

> ''در اول حال رسول خدا ﷺ وحضرت مرتضی را علیہ رضوان اللہ در خواب دیدم

---

۱۔ تاریخ دعوت وعزیمت جلد اول ص ۲۰۸

کہ امر فرمودند مرا بہ تکلم واند اختند در دہن لعاب دہن وبکشاد بر من ابواب سخن (۱)

(شروع زمانہ میں میں (شیخ عبدالقادر جیلانی) نے نبی کریم ﷺ اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کے مجھے وعظ کہنے کا حکم فرمارہے ہیں اور میرے منھ میں انہوں نے لعاب دہن ڈالا بس میرے لئے ابواب سخن کھل گئے)

قلائد الجواھر کی عبارت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول گرامی وقار ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے الگ الگ سات بار لعاب دہن آپ کے منھ میں ڈالا۔ تعداد میں اختلاف کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر یہ طے ہے کہ لعاب دہن منھ میں جاتے ہی الفاظ ومعانی کا ایک سیلاب ذہن ودماغ میں امنڈ پڑا۔ پھر کیا کیفیت ہوئی خود آپ ہی کی زبانی سنیئے فرماتے ہیں۔

''میں نے بحر فکر کے غوطہ زن سے کہا کہ قلب میں غوطہ لگا کر علوم کے موتی نکال اور ساحل سمندر کی جانب پھینک دے اور ترجمان اللسان کے دلالوں کو آواز لگا کر کہہ دے کہ حسن طاعت کے گرانمایہ موتی خرید کر خدا کے گھر میں سجادو'' (۲)

حضرت غوث اعظم کے خطبات ومواعظ کا زیادہ تر دارومدار اس احساس پر تھا کہ ملت اسلامیہ زوال پذیر ہوچکی ہے اسے کس طرح مستحکم کیا جائے۔ اگر آپ کے مواعظ اور خطبات کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو یہی مرکزی احساس ہر جگہ کارفرما نظر آئے گا۔ اردو دائرۃ المعارف الاسلامیۃ کے مرتبین نے بھی یہی محسوس کیا ہے انہوں نے لکھا ہے۔

''شیخ کے سلسلہ ٔ موعظت کے پیچھے یہ احساس کارفرما نظر آتا ہے کہ ملت اسلامیہ زوال کی زد پڑ ہے جس سے بچاؤ کیلئے دوسری کوئی قوت عالم اسلام میں سرگرم عمل نہیں۔ خطیب کا احساس اس جذبے میں تبدیل ہوجاتا ہے کہ عالم اسلام کے مرکز بغداد میں کھڑے ہوکر کم ازکم ایک صدائے درد تو بلند کی جائے'' (۳)

---

۱۔ اخبارالاخیار ص ۱۶

۲۔ قلائدالجواہر ص ۴۵

۳۔ دائرۂ معارف اسلامیہ (اردو) جلد ۱۲ ص ۹۳۳

ملت اسلامیہ کے زوال کے کئی اسباب ہیں حرص وآز کے تعلق سے ملت اسلامیہ کے ایک فرد کو پندوموعظمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''تجھے شرم نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمت گاری اور حرام خواری پرآمادہ کردیا تو کب تک حرام کھاتا اور دنیا کے ان (ظالم) بادشاہوں کا خدمت گار بنا رہے گا۔ جن کی خدمت میں لگا ہوا ہے ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائے گی اور تجھے حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑے گا جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں''(۱)

ملت اسلامیہ کی باگ ڈور علماء ومشائخ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے اگر اس کے قائد ہی اللہ رب العزت کے علاوہ دنیاوی حکام کو اپنا ماوی وملجا سمجھنے لگیں اور ظالم حکاّم کی ہاں میں ہاں ملانا ان کا شعار بن جائے تو پھر ایسی ملت کا خدا ہی حافظ ونگہبان ہے۔ آپ اپنے ایک وعظ میں ایسے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اے علم وعمل میں خیانت کرنے والو! تم کو ان سے کیا نسبت۔ اے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنو! اے بندگان خدا کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں (مبتلا) ہو۔ یہ نفاق کب تک رہے گا؟ اے عالمو اور اے زاہدو! شاہان وسلاطین کے لئے کب تک منافق بنے رہوگے کہ ان سے دنیا کا زرومال اور اس کی شہوات ولذت لیتے رہو تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہیں۔ بارالہٰ! منافقوں کی شوکت توڑدے اور ان کو ذلیل فرما، ان کو توبہ کی توفیق دے اور ظالموں کا قلع قمع فرما اور زمین کو ان سے پاک کردے یا ان کی اصلاح فرما''(۲)

## ریاضت ومجاہدہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی پوری زندگی ریاضت ومجاہدہ میں گذری۔ دورِ طالب

---

۱۔ الفتح الربانی مجلس ۵۲۲ ص ۱۳۸

۲۔ الفتح الربانی مجلس ۵۱ ص ۱۳۷

علمی سے لے کر رشد و ہدایت کے اعلیٰ منصب سے ہمکنار ہونے تک آپ نے ایسے ایسے زبردست مجاہدے کئے ہیں جن کے تصور سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں صاحب قلائد الجواھر شیخ عبدالقادر نجار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''حضرت شیخ نے مجھ سے اپنے واقعات اس طرح بیان فرمائے کہ میں جس قدر مشقتیں برداشت کرتا تھا اگر وہ کسی پہاڑ پر ڈال دی جائیں تو وہ بھی پارہ پارہ ہوجائے اور جب وہ مشقتیں میری قوت برداشت سے باہر ہوجاتیں تو میں زمین پر لیٹ کر کہتا'' فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے'' (۱)

آپ نے جس قدر ریاضت ومجاہدہ کیا ہے تاریخ اسلام میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور نہ ہی کسی شیخ میں اتنی ہمت ہے کہ ریاضت ومجاہدہ میں وہ آپ کی ہمسری کا دعویٰ کرے۔ بلاشبہ آپ ریاضت ومجاہدہ میں یکتائے روزگار اور وحید عصر تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے

''طریق آں حضرت در سلوک بحسب شدت ولزوم نظیر نداشت وہیچ کس را از مشائخ عصر طاقت آں نہ بود کہ باوے مساہمت جوید در شدت ریاضت وقوت مجاہدت'' (۲)

سیرت وسوانح کی کتابوں میں ملتا ہے کہ آپ نے تقریباً پچیس سال عراق کے جنگلوں میں ایسے گذارے ہیں کہ نہ آپ کو کوئی جانتا اور نہ آپ کسی کو پہچانتے تھے۔ اس دوران صرف جناتوں اور رجال الغیب سے ہی آپ کی ملاقات تھی بس! وہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر معرفت خداوندی کا درس لیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالوہاب شعرانی تحریر فرماتے ہیں۔

"کان الشیخ عبدالقادر جیلانی یقول اقمت فی صحراء العراق وخرائبه خمسا وعشرین سنة مجرداً سائحالا اعرف الخلق ولا یعرفونی یاتینی طوائف من رجال الغیب والجان اعلمهم

---

۱۔ قلائدالجواہر ص ۳۷

۲۔ اخبارالاخیار ص ۱۵

۳۔ الطبقات الکبریٰ ص ۱۲۸

الطریق الی اللہ عزوجل (۳)

اس پچیس سال کی مدت میں آپ نے کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی اپنی خواہشاتِ نفس کا گلا گھونٹتے ہوئے مدائن کے ویران جنگلوں میں صحرانوردی کرتے رہے۔ روایتوں میں ملتا ہے کہ آپ نے ایک سال تو گری پڑی چیزیں کھا کر زندگی بسر کی اور دوسرے سال صرف پانی پر ہی اکتفا کیا اور پھر تیسرے سال بھی نہ ہی کچھ کھایا اور نہ ہی کچھ پیا۔

چالیس سال مسلسل آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اور پندرہ سال عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی اس طرح تلاوت فرماتے کہ صرف ایک پاؤں پر کھڑے رہتے اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتے۔ تمام رات اسی حالت میں گذر جاتی یہاں تک کہ صبح کے وقت قرآن کی تلاوت مکمل ہو جاتی۔ اور بسا اوقات تو ایسا بھی ہوا کہ نہ آپ نے کھانا کھایا اور نہ ہی پانی پیا اور نہ ہی رات میں سوئے اور چالیس دن تک یہی کیفیت رہی (۱)

عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آپ گوشہ عزلت میں چلے جاتے اور عبادت حق تعالیٰ میں مستغرق ہو جاتے اس دوران کسی کو آپ سے ملنے کی اجازت نہ ہوتی۔ طلوع فجر کے بعد ہی خلوت سے جلوت میں آتے اور لوگوں سے ملاقاتیں کرتے۔ حضرت عبدالوہاب شعرانی کا بیان ہے کہ رات کے وقت ایک مرتبہ کسی شخص کو آپ سے ملنے کی حاجت درپیش آئی وہ آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور ملاقات کی تمنا ظاہر کی مگر ہزار کوششوں کے باوجود اس شخص کو مقصد میں کامیابی نہ مل سکی اور طلوع فجر تک انتظار کرنا پڑا۔ الطبقات الکبریٰ میں ہے۔

"کان یصلی العشاء ویدخل خلوة ویمکن احد اان ید خلها معه فلا یخرج منها الا عندطلوع الفجر ولقد آتاه الخلیفة یرید الا جتماع به لیلاً فلم یتسیر له الا جتماع به الی الفجر "(۲)

آپ نے ریاضت ومجاہدہ کے ذریعہ جو مشقتیں اٹھائی ہیں اس کے ذکر کے لئے ایک نہیں کئی صفحات درکار ہیں۔ یہاں مثال کے طور پر ایک واقعہ کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا جسے

---

۱۔ اخبارالاخیار ص ۱۵

۲۔ الطبقات الکبریٰ ص ۱۲۸

نورالدین شطنوفی نے اپنی مستند کتاب بهجة الاسرار میں آپ کے فرزندار جمند حضرت سیدنا شیخ ضیاءالدین ابونصر موسیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

''ریاضت ومجاہدہ کے دوران میں جنگل وبیابان میں تھا۔ وہاں اقامت پذیر ہوئے ایک زمانہ گذر گیا پانی کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ شدت پیاس سے زبان سوکھ کر کانٹا ہوچکی تھی۔ اسی شدت پیاس کے عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ سارے افق پر چھا گیا اور اس میں سے کچھ ہلکی سی پھوار پڑی جس سے اک گونہ سکون ہوا۔ پھر ایک روشنی چمکی جس سے پورا افق روشن ہوگیا اس روشنی میں ایک صورت یہ آواز دیتی ہوئی نمودار ہوئی کہ ''اے عبدالقادر میں تمھارا پروردگار ہوں اور میں نے تمھارے لئے حرام چیزوں کو حلال کردیا ہے'' میں نے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھ کر کہا دور ہوجا اے ابلیس لعین اتنا کہتے ہی وہ روشنی تاریکی میں بدل گئی اور وہ صورت دھواں ہوگئی پھر اس میں سے ایک آواز آئی ''اے عبدالقادر تم اپنے علم اور اس آگاہی کے سبب جو تمہیں اپنی منازلات کے احوال کی نسبت حاصل ہے اپنے پروردگار کے حکم سے مجھ سے بچ گئے۔ ستر اہل طریقت کو اسی طرح میں یہاں گمراہ کرچکا ہوں'' میں نے کہا یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے اور وہی نگہبان ہے جب لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ شیطان ہے تو آپ نے فرمایا کہ ''اس کے اس قول قد حللت لك المحرمات سے میں نے سمجھ لیا کہ یہ بولی صاحب قرآن کی نہیں شیطان کی ہی ہوسکتی ہے'' (۱)

## بیعت وخلافت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کو اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت توبہ کا شرف حاصل تھا۔ بیعت

---

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۱۹

توبہ سے مشرف فرمانے کے ایک سال بعد آپ کے والد ماجد کا ۴۸۹ھ میں روز پنجشنبہ ماہ ذی قعدہ کی گیارہ تاریخ کو وصال ہوگیا۔اس حادثہ جانکاہ کے بعد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان جیلان میں صرف چھ ماہ رہے۔ پھر حصول تعلیم کی غرض سے نکلے، خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ صحرائے عراق کی سیاحت فرمائی۔ اور وہیں کسی ایسی پہاڑی پر چلہ فرمایا جہاں کسی بزرگ کے قدم نہیں پہونچے تھے۔ چھ چھ برس کے عرصہ کے بعد آپ نے سواسو کروڑ اسم ذات باری کے ورد مکمل فرمائے۔ اور اٹھارہ برس مسلسل اپنے روزہ کا افطار خرمہ سے کرتے رہے۔ جب اس چلہ سے فراغت ہوئی تو آپ نے عہد کیا کہ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گا جب تک میرا خدا اپنے ہاتھ سے نہ کھلائے۔اس طرح پورے ایک سال تک آپ نے کچھ نہ کھایا اور نہ کچھ پیا اس دوران آپ مسلسل مراقبہ میں رہے۔ جب آپ ریاضت ومجاہدہ کے اس مراحل سے گذر رہے تھے تو حضرت ابوسعید مبارک بن علی مخزمی جو آپ کے شیخ خرقہ ہیں انہیں الہام ہوا وہ فرماتے ہیں۔

> ''شب دوشنبہ گیارہویں محرم ۵۱۰ھ کو مجھے الہام ہوا کہ ایک ہمارا دوست ہمارے ہاتھ سے کھانا کھانے کا مشتاق ہے اور اسی امید میں ایک سال سے کچھ نہیں کھایا ہے صرف شغل نوری ملکوتی میں مصروف ہے۔ یہ حکم باطن سن کر میں اپنے مکان سے روانہ ہوا۔اس دن میرے گھر کھیر بنی تھی۔ میری زوجہ نے کھیر دسترخوان میں باندھ کر میرے حوالے کر دی جب گھر سے قریب ستر قدم باہر چلا گیا تو میں نے اسم اعظم جنیدیہ کی تلاوت شروع کر دی۔ نماز صبح کے قریب ایک پہاڑی پر شیخ عبدالقادر جیلانی سے ملاقات ہوئی اور وہاں الہامی حکم کی تعمیل کی۔(۱)

جب آپ کو کھیر کا تھوڑا ذائقہ محسوس ہوا تو آپ نے سوچا کہ یہ نفس شیطانی کو دھوکہ ہے آپ نے کھانے سے انکار کر دیا مگر انہیں پھر ایک آواز سنائی دی اے عبدالقادر یہ شیطان کا دھوکہ نہیں جب تک تو اسے نوش نہیں کرے گا میرا معائنہ نہیں کر سکتا۔ جب آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھیر کھانے کے لئے آنکھیں کھولیں تو

---

۱۔حقیقت گلزار صابری ص ۵۰

ابوسعید مخزی کا چہرہ نظر آیا اور پھر وہ معاً نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

اس ریاضت ومجاہدہ اور مراقبہ کے دوران جو آپ کو کامیابی ملی اور حضرت ابوسعید مخزمی کے ذریعہ جس طرح آپ منزل مقصود تک پہونچے اس کا ذکر آپ اس طرح خود فرماتے ہیں۔

''میں گیارہ سال تک مسلسل ایک برج میں بیٹھا رہا میں نے خداوند تعالیٰ سے عہد کیا کہ جب تک وہ لقمہ میرے منہ میں نہیں دے گا میں نہیں کھاؤں گا اور جب تک خود نہیں پلائے گا نہیں پیوں گا۔ ایک بار چالیس روز تک میں نے کچھ نہیں کھایا پیا۔ چالیس دن کے بعد ایک شخص آیا اور تھوڑا سا کھانا میرے پاس رکھ کر چلا گیا قریب تھا کہ میرا نفس اس پر گرے (میں وہ کھانا کھالوں) کیونکہ ناقابل برداشت بھوک لگی تھی میں نے کہا واللہ میں نے خدا سے جو عہد کیا ہے اس سے نہیں پھروں گا اس وقت میں نے سنا کہ میرے اندر سے کوئی فریاد کر رہا تھا اور بلند آواز سے کہہ رہا ہے الجوع الجوع (بھوک بھوک) اسی وقت شیخ ابوسعید مخزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے پاس تشریف لائے اور انھوں نے یہ آواز سنی اور فرمایا کہ اے عبدالقادر کیسی آواز ہے میں نے کہا کہ یہ نفس کا قلق اور اضطراب ہے مگر روح مشاہدہ حق میں اپنے اقرار پر ہے انہوں نے کہا کہ میرے گھر چلو یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور میں نے دل میں کہا کہ میں یہاں سے باہر نہیں جاؤں گا اتفاقاً اسی وقت ابوالعباس خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اٹھو اور ابوسعید کے پاس جاؤ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ جب میں ان کے مکان پر پہنچا تو شیخ ابوسعید مخزمی میرے انتظار میں دروازے پر کھڑے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر میں نے تم سے جو کچھ کہا تھا وہ کافی نہیں تھا کہ خضر کے کہنے کی ضرورت پیش آئی پھر وہ مجھے گھر لے گئے اور جو کچھ کھانا تیار تھا اس میں سے لقمہ لقمہ کر کے میرے منھ میں رکھتے گئے میں کھاتا گیا یہاں تک کہ سیر ہو گیا اس کے بعد انھوں نے مجھے خرقہ پہنایا اور پھر میں انہیں کی صحبت میں رہنے لگا'' (۱)

یہ مبارک واقعہ کب پیش آیا اس کی مختصر تفصیل حقیقت گلزار صابری کے مصنف

---

۱۔ نفحات الانس ص ۴۴۵

نے ان لفظوں میں لکھی ہے۔

''حضرت ابوسعید مخزومی کلاہ، عمامہ، اور خرقہ ہمدست حضرت خضر علیہ السلام جامع مسجد میں لے کر حاضر ہوتے دیکھتے ہی سیدنا غوث اعظم نے آپ کی قدم بوسی فرمائی اور نماز جمعہ سے فراغت کے بعد روز جمعہ ماہ صفر ۵۱۱ھ کو اسی مسجد میں تمام معاصر اولیائے کرام کی موجودگی میں سید عبدالقادر جیلانی کو اپنے ہاتھ پر بیعت وارشاد سے مشرف کر کے اپنی کلاہ ان کے سر پر اوڑھا دی اور اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھ کر خرقہ انہیں پہنا دیا اور خلافت نامہ اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمایا۔(۱)

یہ مبارک خرقہ وہی تھا جسے سرکار دوعالم ﷺ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا تھا پھر ان کے توسط سے وہی خرقہ حضرت خواجہ حسن بصری اور دیگر مشائخین عظام اور پھر غوث اعظم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تک پہنچا۔ خرقہ پہنچنے کی تفصیل مختصر انداز میں صاحب مرأۃ الزمان نے ان لفظوں میں لکھی ہے۔

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے خرقہ پہنا ابوسعید مخرمی سے اور وہ اپنے شیخ علی بن محمد القرشی سے وہ اپنے شیخ ابوالفرح طرطوسی سے وہ اپنے شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی سے اور وہ اپنے والد عبدالعزیز سے اور وہ ابوبکر شبلی سے اور وہ ابوالقاسم جنید بغدادی سے اور وہ اپنے ماموں سری سقطی سے اور وہ معروف الکرخی سے اور وہ داؤد طائی سے اور وہ حبیب عجمی سے اور وہ حسن بصری سے اور وہ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) (۲)

حضرت ابوسعد مخرمی اگر چہ مرشد طریقت تھے لیکن ان کی عظمت روحانی اعتبار سے کچھ کم نہ تھی اجلۂ مشائخ کرام نے آپ کی صحبت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھا ہے اگر حضرت ابوسعید مخرمی نے آپ کو خرقہ پہنایا تو انہوں نے آپ سے بھی خرقہ پہننے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ حضرت سید محمود بن سید محمد بن سید علی القادری الشافعی سے روایت ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے فرماتے ہوئے سنا کہ:

---

۱۔ حقیقت گلزار صابری ص ۵۰

۲۔ مرأۃ الجنان جلد اول ص ۲۶۶

''میرے پاس ابوسعید مبارک آئے اور انہوں نے فرمایا کہ آپ سے خرقہ پہنوں گا چنانچہ ایسے ہی ہوا میں نے انہیں خرقہ پہنایا اور انہوں نے مجھے پہنایا''(۱)

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی تربیت حضرت خضر علیہ السلام کے زیر سایہ ہوئی اور اکابر مشائخ کرام اور اس دور کے ارباب فضل وکمال کی صحبت میں رہے اس لئے چند ہی دنوں میں آپ کی شہرت اقصائے عالم میں پھیل گئی۔ شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت کی دنیا میں آپ اپنے معاصرین میں ممتاز ہو گئے۔ روحانی اعتبار سے آپ کا درجہ اس قدر بلند ہو گیا کہ بڑے بڑے نامور علماء اور ارباب تصوف آپ کے سامنے خمیدہ سر نظر آنے لگے۔ آپ کی روحانی عظمت کا اعتراف اکثر سوانح نگاروں نے کیا ہے۔ محمد صادق مشربی محبوب المعانی میں آپ کی روحانی عظمت وفضیلت اور محاسن وکمالات کے تعلق سے لکھتے ہیں۔

آں قبلۂ اہل صفا کعبۂ سر خدا — آں نور عین مصطفیٰ آں غوث اعظم فی الوریٰ
محبوب ربِ لم یزل، ذاتش مبرا از ذلل — مشکل کشائے بے بدل، اندر خلا و در ملا
ذاتش بود بحر کرم، شانش رفیع اندرامم — شیخ عرب، شاہِ عجم، سلطان جملہ اولیاء
شہباز اوج سرمدی، سالار فوج احمدی — ہادئ جملہ مہتدی، مہدئ جملہ مہتدا
باانبیاء سرّش نہاں، بااولیا نورش عیاں — سلطان ملک لامکاں، شاہنشہِ ہر دوسرا
اے سروباغ فاطمہ، چشم و چراغ فاطمہ — شد باغ داغ دل ہمہ، فیضت چو شد بادصبا
عکس رخت شمس الضحیٰ، دستت بود بدرالدجی — روحت مسیح الاولیاء، عونت بموسیٰ شد عصا
خاک رہش کحل بصر، حال جہاں اندر نظر — گیرند پائش از قدر، ہر یک ولی بر کتفہا
عالم زفیضش در طرب، خادم مرا و را روز و شب — در خدمتش خضر از ادب، باشد نقیب الاولیاء
بیچارہ بودند عارفاں آوردہ بودند عاشقاں — تا اوشد برسالکاں اندر حقیقت رہنما(۲)

حضرت ابوسعید مخرمی کے علاوہ آپ نے ایک دوسرا خرقہ حضرت تاج العارفین ابوالوفا بغدادی (م ۵۰۱ھ) سے بھی پہنا تھا۔ یہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنھیں روحانیت کا اعلیٰ منصب

---

۱۔ محبوب المعانی ص ۶۷

۲۔ محبوب المعانی ص ۶۶

حاصل ہونے کے باعث تاج العارفین کے لقب سے نوازگیا۔ یہ اپنے زمانہ کے جلیل القدر مشائخ کرام میں سے تھے۔ چالیس صاحب احوال خدام ان کی خدمت میں ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ ان کے شیخ ابو محمد شنبکی اور ان کے شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحی تھے جنہوں نے حالت خواب میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے خرقہ اور ٹوپی پہنی تھی۔ یہ وہی نسبت تھی جو حضرت تاج العارفین کے ذریعہ آپ تک پہنچی تھی۔ اس خرقہ پوشی کا ذکر بهجة الاسرار کے مصنف نے درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

"ایک مرتبہ حضرت تاج العارفین ابوالوفا بغدادی کرسی پر رونق افروز ہوکر لوگوں سے باتیں کررہے تھے کہ اتنے میں شیخ عبدالقادر اسی مجلس میں تشریف لے آئے وہ آپ کی نوجوانی کا زمانہ تھا آپ کے تشریف لاتے ہی حضرت تاج العارفین نے اپنی گفتگو روک کر آپ سے باہر نکل جانے کے لئے کہا اس طرح یہ واقعہ تین مرتبہ پیش آیا آپ اندرآتے رہے اور حضرت تاج العارفین کے حکم سے مجلس سے باہر جاتے رہے۔ جب آپ تیسری بار مجلس کے اندر تشریف لائے تو تاج العارفین کرسی پر سے اتر پڑے اور سینے سے لگا کر پیشانی کا بوسہ دیا اور اہل مجلس سے فرمایا ایک اللہ کے ولی کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوجاؤ پھر فرمایا جو میں نے انہیں مجلس سے نکلنے کے لئے فرمایا تھا تو وہ میرا فرمانا اہانت کے لئے نہیں بلکہ وہ صرف اس لئے تھا کہ آپ لوگ ان سے اچھی طرح متعارف ہوجائیں میں ان کے سر پر ایسا نور دیکھ رہا ہوں جس کی روشنی مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی، پھر فرمایا۔

یا عبدالقادر الآن لنا وسیصیر لك یا عبدالقادر قد وهبوا لك العراق یا عبدالقادر كل دیك یصیح ویسكت الا دیكك فانه یصیح الی القیامة" (۱)

(اے عبدالقادر آج ہمارا زمانہ ہے کل تمہارا زمانہ آنے والا ہے۔ لوگوں نے تمہیں عراق کا مالک بنایا ہے اے عبدالقادر ہر ایک کا مرغ بولے گا

---

۱۔ قلائدالجواہر ص ۱۴۴

مگر خاموش ہو جائے گا مگر تمھارا مرغ قیامت تک بولتا رہے گا)

اتنا فرمانے کے بعد حضرت تاج العارفین نے اپنا سجادہ، پیرہن، تسبیح، کاسہ اور عصا آپ کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا جب آپ کا زمانہ آئے گا تو مجھے فراموش نہ کیجئے گا۔

حضرت ابو سعید مخرمی اور حضرت تاج العارفین علیہما الرحمۃ والرضوان دونوں حضرات سے اگر چہ آپ کو خرقہ ملا اور سجادہ و پیرہن تفویض ہوا لیکن جس شخصیت کی صحبت نے آپ کو آسمان روحانیت کا نیر اعظم بنادیا وہ حضرت حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۵۲۵ھ) تھے۔ ان کی ذات ستودہ صفات سے متاثر ہو کر آپ نے شرف بیعت حاصل کیا پھر ایک مدت تک انہیں کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منزلیں طے کیں۔

حضرت شیخ حماد دباس کسی مدرسہ کے خوشہ چین نہیں تھے انہیں علم لدنی حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر علم وحکمت کے دروازے کھول دیئے تھے جس کے باعث انہیں ہر علم و فن میں دستگاہ کامل اور بالغ نظری حاصل ہو گئی تھی۔ نفحات الانس میں ان کی علمی فضیلت کے تعلق سے درج ذیل عبارت درج ہے۔

"کان امیا وفتح علیہ باب المعارف والا سرار وصار قدوۃ للمشائخ الکبار" (۱)

(وہ ناخواند تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر اسرار و معارف کے دروازے کھول دیئے جس کے سبب وہ اکابر مشائخ کے سردار بن گئے)

اسی فضل الٰہی کے سبب ان کی علمی سیادت ہر میدان میں مسلم تھی اور ان کا نام تمام علمی حلقوں میں بڑی عزت واحترام کے ساتھ لیا جانے لگا تھا۔ علم حقیقت و معرفت میں جو انہیں تعمق و تبحر حاصل تھا اس کا ذکر صاحب بهجة الاسرار کے یہاں ان لفظوں میں ملتا ہے۔

"احد العلماء الراسخین فی علوم الحقائق انتهت الیه تربیة المریدین ببغداد" (۲)

---

۱۔ نفحات الانس ص ۴۵۶

۲۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۴۴

(جن علماء کو علم حقیقت میں رسوخ حاصل تھا آپ ان میں سے ایک تھے
بغداد میں سب سے بہتر انداز میں تربیت ان کے یہاں ہی ہوتی تھی)

بغداد کے اہم مشائخ ان کی روحانی عظمتوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتے تھے سب نے ان کے حکم کو بسر وچشم قبول کیا ہے اور ان کی علمی و دینی مجلس میں بیٹھ کر اکتساب فیض کیا ہے۔ حضرت ابوالنجیب سہروردی (م ۵۶۳ھ) فرمایا کرتے تھے کہ اگر امام ابوالقاسم قشیری (م ۴۶۵ھ) کی ملاقات ان سے ہوتی تو اپنے رسالہ میں قدیم اکابر مشائخ کی فہرست میں ان کے ذکر کو فوقیت دیتے۔ حضرت شیخ حماد دباس فضل وکمال کی کس بلندی پر فائز تھے اس کا اندازہ بهجة الاسرار کی درج ذیل عبارت سے لگا سکتا ہے۔

"هذا الشيخ من اجلاء مشائخ بغداد وروساء زهادهم واعلام عارفيهم صاحب الكشف الخارق والاحوال النفيسه والكرامات الظاهرة والوجاهة السنية والقبول التام عندالخلق" (۱)

(بغداد کے اہم مشائخ میں سے تھے۔ زاہدوں کے سردار، عارفوں کے مختار اور صاحب کشف وکرامت تھے خلق خدا میں ان کی بڑی مقبولیت تھی)

حضرت شیخ حماد شیرہ کا کاروبار کرتے تھے اس لئے انہیں دباس کہا جاتا ہے۔ یوں تو شیرہ کا کاروبار اور بھی بہت لوگ کرتے تھے لیکن ان کے شیرہ کی خصوصیت یہ تھی اس پر کبھی بھڑ بیٹھتا اور نہ ہی اس کے قریب کبھی مکھی جاتی۔ نور الدین شطنوفی لکھتے ہیں۔

"وكانت دباسته لايد خلهازنبورولا ذباب" (۲)

ایسے باکمال شیخ کی صحبت میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی عمر کا گرانمایہ حصہ گذارا اور اسرار حقیقت ورموز معرفت سے کامل آگاہی فرمائی اور ان ہی کی خدمت میں رہ کر اعلیٰ درجات ومراتب سے ہمکنار ہوئے۔ شیخ کی خدمت میں جس حد ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے اکتساب فیوض وبرکات کئے۔ اس کا ذکر صاحب مراۃ الزمان نے ان لفظوں میں کیا ہے۔

---

۱۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۴۴

۲۔ بہجۃ الاسرار ص ۱۴۵

"کان سکوته اکثر من کلامه وکان یتکلم علی الخواطر فظهر له صیت عظیم وقبول تام وما یخرج من مدرسته الایوم الجمعة الی الجامع اوالی الرباط وتاب علی یده معظم اهل بغداد واسلم الیهودو النصاری"(۱)

(اکثر خاموش رہتے مگر جب کبھی بولتے تو بات دلوں میں سرایت کرجاتی اس وجہ سے آپ کی بہت شہرت ہوئی اور مقبولیت کے چرچے ہونے لگے۔ مدرسہ سے صرف جمعہ کے دن نماز جمعہ یا خانقاہ کے لئے نکلتے بغداد کے رؤسا اور یہود ونصاری کے سرداروں نے آپ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا)

حضرت سیدنا غوث اعظم روحانیت کے کس عظیم المرتبت منصب پر فائز تھے اس کا علم آپ کے شیخ حضرت شیخ دباس رحمۃ اللہ علیہ کو اسی وقت ہو چکا تھا جب آپ ان کی خدمت میں تھے اور اس کا اظہار بھی شیخ دباس نے حاضرین مجلس سے کیا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ اپنے شیخ کے صحبت سے اٹھ کر چلنے لگے شیخ نے اہل مجلس سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

''ایں عجمی راقدمے است دروقت وے برگردن ہمہ اولیا خواہد بود، ہر آئینہ مامور شود بانکہ گوید'' قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ ''وہر آئینہ آں را بگوید ہمہ اولیاء گردن نہند''(۲)

(اس عجمی کا ایسا قدم ہے کہ ایک وقت اس کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا جس وقت اسے حکم ہوگا کہے گا ''یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے'' یہ جملہ فرماتے ہی تمام اولیاء اللہ اپنا گردن جھکا لیں گے)

حضرت شیخ حماد دباس تو رمضان ۵۲۵ھ/۱۱۳۱ء میں وصال فرما گئے لیکن انہوں نے آپ کی جس عظمت اور علو مرتبت کی پیشین گوئی برسوں پہلے کی تھی وہ حرف بہ حرف سچ ثابت

---

۱۔ مرآۃ الزمان جلد ۸ ص ۲۶۴

۲۔ نفحات الانس ص ۴۵۶

ہوئی۔ایک دن کاذکر ہے کہ آپ اپنی خانقاہ میں مانند آفتاب ضیابار تھے اور بغداد کے تقریباً پچاس اہم مشائخ ماہ ونجوم کی طرح آپ کے اردگرد ہالہ بنائے ہوئے بیٹھے تھے۔اس آسمان ولایت کے ماہ وانجم میں حضرت شیخ علی ھیتی (م۵۶۴ھ) شیخ بقابن بطو (م۵۵۳ھ) شیخ ابوسعید قیلوی (م۵۵۷ھ) شیخ ابوالنجیب سہروردی (م۵۹۰ھ) شیخ قضیب البان موصلی (م۵۷۰ھ) اور شیخ ابوالسعود کے اسماء خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ان حضرات سے آپ محو گفتگو تھے کہ دوران گفتگو اپنی زبان سے فرمایا۔

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ

(یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کے گردنوں پر ہے)

زبان مبارک سے یہ جملہ نکلتے ہی حضرت شیخ علی ہیتی منبر پر تشریف لائے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک اٹھا کر واقعتاً اپنی گردن پر رکھ لیا اور یکے بعد دیگر تمام دوسرے اجلہ مشائخ کرام نے آپ کے سامنے اپنی گردنیں خم کردیں۔حضرت شیخ ابوسعید قیلوی کا بیان ہے کہ جس وقت آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ نے انوار وتجلیات کی آپ پر خصوصی بارش نازل فرمائی۔سرکار دوعالم ﷺ تشریف لائے اور خلعت ولایت سے سرفراز فرمایا۔اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہیں رہا ہوگا جس نے آپ کے حکم کی تعمیل میں اپنی گردنیں نہ خم کی ہوں اور جس نے سرکشی کی اور آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی اس کی روحانی عظمت سلب کرلی گئی (۱)

مناقب غوثیہ نامی کتاب میں ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے بروز جمعہ منبر پر اثنائے خطبہ یہ مبارک جملہ ارشاد فرمایا تو پوری دنیا میں ہل چل سی مچ گئی جو اولیاء اللہ جہاں تھے اور جس حالت میں تھے اطاعت غوث اعظم میں اپنی گردنیں خم کردیں۔قطب الاقطاب حضرت امیر احمد حسینی نے اپنی کتاب لطائف الغرائب میں قطب العالم نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے کہ جب بحکم الٰہی غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے یہ فرمایا کہ" قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ "تو اس وقت حضرت خواجہ معین

---

۱۔نفحات الانس ص۴۵۸

الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی جوانی کا عالم تھا وہ خراساں کے کسی پہاڑ میں مجاہدہ وریاضت میں مصروف تھے جیسے ہی ان کے کانوں تک غوث اعظم کی یہ آواز پہنچی تو انہوں نے سب سے پہلے اپنی گردن جھکادی اور فرمانے لگے کہ آپ کا قدم میرے گردن ہی پر نہیں بلکہ میرے سر اور آنکھوں پر ہے اور آپ کو بذریعہ کشف، خواجہ صاحب کے تعلق سے جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے تمام اولیاء اللہ کے مجمع میں فرمایا۔

"غیاث الدین کا لڑکا گردن جھکانے میں تمام اولیاء اللہ پر سبقت لے گیا اور اپنے تواضع اور حسن ادب سے اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بن گیا اور ہند کے تصرف کی باگ ڈور میں اس کے قبضے میں دوں گا" (۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ ارشاد" قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله " کا حکم صرف ان ہی اولیاء اللہ کے لئے تھا جو روئے زمین پر بقید حیات تھے یا یہ حکم تمام عالم کے اولیاء کے لئے تھا خواہ وہ بقید حیات ہوں یا کل نفس ذائقة الموت، کا مزہ چکھ کر جوار رحمت باری میں جا بسے ہوں یا پھر اپنے اپنے مزاروں میں محو خواب ہوں اس سلسلہ میں علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ اکثر اسی بات کی طرف گئے ہیں کہ یہ حکم مطلق ہے اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے یعنی یہ حکم تمام متقدمین ومتاخرین اولیائے کرام کو شامل ہے مگر مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مکتوب (۲۹۳) میں اس قول مبارک کے تعلق سے لکھا ہے کہ اس قول کا اطلاق انہیں اولیائے کرام پر ہوگا جو آپ کے زمانہ میں تھے پہلے اور بعد کے اولیائے کرام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ پہلے کے اولیائے کرام میں صحابہ اور بعد کے اولیائے کرام میں حضرت امام مہدی شامل ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس قول کی تائید میں شام کے ایک عالم دین (جن کا نام عبداللہ تھا اور غوث سے مشہور تھے جن دنوں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغداد میں طلب علم کے لئے تشریف لے گئے وہ بزرگ وہاں موجود تھے) کا قول بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

"غوثے کہ در بغداد بودہ است حضرت شیخ عبدالقادر و ابن سقا عبداللہ بز یارت او رفتہ بودند آں غوث بطریق فراست درحق شیخ گفتہ کہ می بینم ترا در بغداد

---

۱۔ بستان الناظر ترجمہ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص ۳۹

کہ بمنبر برآمدہ ومی گوئی قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ ومی بینم اولیائے وقت ترا
کہ ہمہ گردنہائے خودرا پست کردہ انداجلال واکرام ترا از کلام ایں بزرگ نیز
مفہوم می شود کہ آں حکم مخصوص باولیاء آں وقت بودہ است"(۱)

(ایک غوث بغداد میں تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور ابن سقا عبد اللہ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اس غوث نے اپنی ایمانی فراست سے شیخ عبدالقادر جیلانی سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بغداد میں آپ منبر پر چڑھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ وقت کے تمام اولیاء نے آپ کی تعظیم میں اپنی گردنیں آپ کے سامنے خم کردی ہیں اس کلام سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے یہ حکم اسی وقت کے اولیاء کے لئے خاص تھا )

بہر حال یہ مبارک صدا جب عالم قدس سے عالم ملکوت میں پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں سے فرمایا کہ تمام ارباب ولایت خواہ زندہ ہوں یا پردہ فرما چکے ہوں انہیں اس بات کی خبر کردو۔

انچہ محبوب من می گوید برائے حصول سعادت خود ہا اطاعت کنند، بموجب
امر الٰہی ہمہ اولیا متقدم ومتاخر گردنہا خود پست کردند چہ اہل حیات وچہ اہل ممات"(۲)

( میرا محبوب جو کچھ فرمایا ہے حصول سعادت کیلئے اس کی اتباع ضروری ہے حکم الٰہی کے بموجب تمام اولیائے متقدمین ومتاخرین اہل حیات واہل ممات سب نے اپنی گردنیں خم کردیں )

مناقب غوثیہ کے حوالے سے صاحب محبوب المعانی لکھتے ہیں اس امر کی اطلاع دینے کے لئے جب فرشتے سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ والرضوان کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور قم باذن اللہ فرمایا تو انہوں نے اپنا سر اقدس اپنی

---

۱۔مکتوبات امام ربانی ص ۶۱۴

۲۔محبوب المعانی ص ۸۳

قبر سے باہر نکالا اور فرمانے لگے شاید قیامت کا دن آ گیا ہے تو اس فرشتے نے کہا نہیں بلکہ محبوب الٰہی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی نے بروز جمعہ اثنائے خطبہ" قدمی هذه علی رقبة كل ولی الله " فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اس کلام کو قبول فرما کر تمام اولیاء اللہ کو حکم دیا ہے کہ اس فرمان والاشان کے سامنے سر تسلیم اور گردن اطاعت خم کریں یہ سن کر حضرت خواجہ بایزید بسطامی نے فرمایا حق تعالیٰ عادل ہے اس نے کس وجہ سے سید عبدالقادر جیلانی کو بایزید پر فوقیت بخشی ہے۔فرشتوں نے حضرت بسطامی کا یہ اشکال بارگاہ رب العزت میں پیش کیا تو جواب ملا کہ سید عبدالقادر جیلانی کو بایزید پر دو وجہوں سے فضیلت حاصل ہے۔

ا۔وہ میرے فرزند اور میرے محبوب ہیں۔

۲۔تم فارغ مشغول ہوا اور وہ مشغول فارغ ہیں (ا)

جب حضرت بایزید بسطامی کو بارگاہ رب العزت سے یہ جواب مل گیا تو پھر انہوں نے سر تسلیم خم کر لیا اور ان تمام مقربین بارگاہ الٰہی میں شامل ہو گئے جنھوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر اطاعت امر الٰہی میں اپنی گردنیں خم کر لی تھیں۔

## قدم کا مطلب

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے اس فرمان عالیشان" قدمی هذه علی رقبة كل ولی الله "میں لفظ قدم سے حقیقی اور مجازی دونوں معانی مراد لئے جا سکتے ہیں۔معنی حقیقی مراد لینے کی صورت میں وہی مطلب ہے جو عام طور سے لیا جا رہا ہے جس طرح کہ حضرت شیخ علی ہیتی نے کیا تھا وہ مجلس سے اٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے اور آپ کا قدم مبارک اٹھا کر اپنی گردن پر رکھ لیا۔معنی مجازی لینے کی صورت میں قدم کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کا طریقۂ ولایت تمام دوسرے اولیائے کرام خواہ اولین سے ہوں یا آخرین سب سے بہتر ہے (۲)

---

ا۔محبوب المعانی ص ۸۳

۲۔حیات غوث الوریٰ ص ۶۹

اس ارشاد عالی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے اصل مفہوم سے متعلق جب کسی سائل نے شیخ الاسلام حضرت شیخ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۸۵۲ھ) سے دریافت کیا تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔

''اس کا ظاہری مفہوم تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے ایسی خارق عادات کرامتیں ظہور پذیر ہوتی رہیں گی جن کا سوائے معاندین کے اور کوئی فرد انکار نہیں کرسکتا کیونکہ ہمارے ائمہ نے کرامتوں کے لئے یہ اصول بنایا ہے کہ اگر کسی سے مطابق شریعت کرامتیں ظاہر ہوں جیسے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے ہوتی رہیں تو وہ مقبول ہیں۔ لیکن اگر مطابق شریعت نہ ہوں تو وہ مردود ہیں (۱)

قلائد الجواہر کے مصنف محمد یحییٰ تادنی نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے مجازی معنی ہی مراد لینے پر زور دیا ہے اس سلسلے میں انہوں نے کئی علماء اور مشائخ کے اقوال اپنی کتاب میں نقل کرنے کے بعد آخر میں اپنا دوٹوک فیصلہ ان الفاظ میں صادر کیا ہے۔

''بعض حضرات قدم سے مجازی معنی مراد لیتے ہیں اور ادب کے متقاضی یہی بات معلوم ہوتی ہے جس کا وقوع عام طور پر ممکن ہے لہذا قدم سے مراد طریقہ بیان کیا ہے جیسے کہا جاتا ہے فلان علی قدم حمید فلاں عمدہ طریقہ پر ہے فلاں بڑا عبادت گذار ہے یا ادب اعلیٰ کا حامل ہے یا پھر اس سے مراد، قرب الٰہی اور منتہائے مقام ہے'' اور اگر قدم سے حقیقی معنی مراد لئے جائیں تو پھر اس کے مفہوم کا علم اللہ ہی کو ہے۔ غالباً قدم حقیقی شیخ کی بھی مراد نہیں کیونکہ یہ کئی وجوہ کی بنا پر نامناسب معلوم ہوتا ہے (۲)

"قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" میں قدم کے معنی خواہ حقیقی مراد لئے جائیں یا مجازی دونوں صورتوں میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی عظمت ظاہر ہے اس سے آپ کی روحانی عبقریت اور برتری تمام ارباب تصوف اور مشائخ کرام پر ثابت ہوتی ہے۔ آپ کا یہ ارشاد جس کے باعث تمام اولیائے کرام نے آپ کی روحانی عظمت کا

---

۱۔ قلائد الجواہر ص ۸۰

۲۔ قلائد الجواہر ص ۸۱

اعتراف کیا اور اتباع میں اپنی گردنیں خم کر دیں۔ اس کا پس منظر کیا ہے؟ جب کہ دیکھا یہ گیا ہے کہ زمانہ قدیم میں اور بھی دوسرے اہم مشائخ گذرے اور ان کی صوفیانہ عظمت کو اس دور کے علماء و مشائخ نے بسر و چشم قبول کیا مگر وہ اس قسم کے جملے نہ فرما سکے۔ اس سلسلے میں کتب سوانح میں ایک روایت ملتی ہے جس کا ذکر الفاظ کے مختصر رد و بدل کے ساتھ تقریباً تمام سوانح نگاروں نے یکساں طور پر کیا ہے شیخ محی الدین اربلی نے اپنی کتاب بستان الناظر فی تفریح الخاطر میں لکھا ہے۔

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے حضرت رسول مقبول ﷺ کو شب معراج میں دیکھا اور آپ اسی مبارک رات کو ولایت کاملہ محمدیہ سے مشرف اور خلعت محبوبیت سے آراستہ ہوئے" (۱)

خلعت محبوبیت سے سرفراز ہونے کے بعد جو آپ پر فضل الٰہی ہوا اس کا ذکر خود آپ ہی سے سنئے صاحب "تفریح الخاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر "فرماتے ہیں۔

"جب کہ ہمارے جدامجد رسول مقبول ﷺ معراج کی رات آسمان پر تشریف لے گئے اور مقام سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو حضرت جبرئیل آگے بڑھنے سے رک گئے اور فرمانے لگے اے محمد اے میرے سرکار اب اگر میں یہاں سے ایک بال برابر بھی آگے بڑھا تو تجلی ربانی سے میرے پر جل جائیں گے۔ پس اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میری روح کو اس جگہ جانے کا حکم دیا کہ میں وہاں جا کر رسول مقبول ﷺ سے استفاضہ کروں نعمت عظمیٰ اور خلافت کبریٰ کی وراثت سے مشرف ہوں۔ میں اسی مقام مقدس میں حاضر ہوا اور براق کی جگہ خود جا پہنچا یہاں تک کہ میرے جدامجد حضرت رسول مقبول ﷺ مجھ پر سوار ہوئے اور میری باگ آپ کے ہاتھ میں تھی جب قاب قوسین کی منزل تک پہنچے تو فرمانے لگے اے لڑکے میرا قدم تیرے گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے (۲)

---

۱۔ بستان الناظر ص۱۰

۲۔ بستان الناظر ص۱۱

اس حیرت انگیز واقعہ کا ذکر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنے مشہور قصیدے میں بھی کیا ہے جہاں انہوں نے عرش اعظم پر پہنچنے اور بارگاہ رب العزت کی انوار و تجلیات سے مستفیض ہونے کا ذکر کیا ہے وہ پورا قصیدہ نصیرالدین ہاشمی نے اپنی کتاب حیات غوث الوریٰ میں نقل کیا ہے۔ ذیل میں اسی قصیدے کے دو شعر نقل کئے جا رہے ہیں۔ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وَصَلْتُ الی العَرْش المَجِید بِحَضْرَةٍ     فَـنـا دَمْنِي رَبی حَقِيقاًوَنَا جَانِي

نَظَرْتَ لَعِرْشِ اللّٰه وَاللَّوحِ نَظْرَةً     فَلَاحَتْ لِیَ الاَ مْلاَكُ والرَّبُّ سَمَّانِیْ

(میں عرش مجید تک حضوری میں اہلیت کی وجہ سے پہنچ گیا۔ میرے رب نے مجھ سے (اپنے انداز سے) ہمنشینی و سرگوشی فرمائی)

(میں نے ایک نظر عرش الٰہی اور لوح محفوظ پر ڈالی تو میرے لئے ملکتیں ظاہر ہوئیں اور میرا نام میرے رب نے رکھا) (۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی عرش اعظم تک رسائی اور انوار ربانی سے سرشار ہونے کا ذکر کئی ایک قدیم مصنفیں اور سوانح نگاروں نے اپنی تصانیف میں کیا ہے۔ شیخ کمال الدین بن شیخ المشائخ عبداللطیف شاہی غیاثی نے ''اللطائف اللطیفہ'' اور شیخ رشید بن محمد جنیدی نے ''حرز العاشقین'' میں اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے شب معراج عرش اعظم پر اپنے قرب خاص میں بلایا تو اس وقت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی روح مبارک عدم سے وجود میں آ چکی تھی یا نہیں اس تعلق سے ایک مختصر سی بحث حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روحی نامی رسالہ میں کی ہے وہ فرماتے ہیں۔

''جاننا چاہئے کہ جب نور احدی نے تنہائی وحدت کے چھپر کھٹ سے مظاہر کثرت پر اظہار کا ارادہ کیا تو اپنے حسن کا جلوہ دیا اور گرم بازاری کی۔ دونوں جہاں اس کی شمع جمال پر پروانے کی طرح جل بجھے۔ پھر میم احمدی کا

---

۱۔ حیات غوث الوریٰ ص ۱۳۳

نقاب پہن کر احمدی صورت اختیار کی اور جذبات واردات کی کثرت کے باعث سات بار جنبش کی جن جنبشوں سے فقرائے باصفا فنافی اللہ بقاباللہ خیالات ذات میں محو، ہمہ مغز بے پوست کی سات ارواح آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ستر ہزار سال پہلے بحر جمال میں غرق درخت یقین پر پیدا ہوئیں جنھوں نے ازل سے ابد تک سوائے ذات حق کے اور کچھ نہ دیکھا اور اس ذات کے سوا کچھ نہ سنا۔

وہ سات روحیں یہ ہیں۔

۱۔خاتون محشر کی روح مبارک

۲۔خواجہ حسن بصری کی روح مبارک

۳۔ہمارے شیخ حقیقت الحق نور مطلق مشہود علی الحق حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک۔

۴۔سلطان انوار سر السرمد حضرت پیر عبد الرزاق فرزند حضرت غوث الثقلین کی روح مبارک۔

۵۔اس کی ہائے ہویت کے چشمان کا چشمہ فقیر باہو ذات یا ہو کے اسرار کا سر اور دو ارواح اور ہیں جن کی حرمت کی یمن سے دنیا قائم ہے۔ جب تک وہ دو اروح آشیانہ وحدت سے مظاہر کثرت پر اڑ کر نہ آئیں گی قیامت قائم نہ ہوگی" (۱)

سطور بالا سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کی روح کی تخلیق نور محمدی ﷺ سے براہ راست ہوئی تھی اور مشیت ایزوی کے بموجب آپ کی روح شب معراج سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ نے ذات رسالت مآب ﷺ سے استفادہ کیا۔ شب معراج سرکار دو عالم ﷺ نے آپ کی گردن مبارک پر جو اپنا قدم ناز رکھا تھا اس کا نشان آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے گردن پر موجود

---

۱۔رسائل باہو ص ۱۰۰

تھا۔ شیخ محی الدین اربلی نے اپنی کتاب تفریح الخاطر میں آپ کی ولایت کے تعلق سے جن چند خصوصیات کا ذکر کیا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے کتف مبارک پر رسول مقبول ﷺ کے اس قدم مبارک کا نشان نظر آتا تھا جو کہ آنحضرت ﷺ نے شب معراج آپ کی گردن مبارک پر رکھا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ والرضوان کے بقول حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی ولادت براہ راست نور محمدی سے ہوئی تھی۔ اس لئے وہ بہت ساری خوبیاں جو سرکار دوعالم ﷺ میں تھیں آپ میں بھی پائی جاتی تھیں۔ مثلاً جسم پر کبھی مکھی کا نہ بیٹھنا اور بول براز کا زمین میں غائب ہو جانا وغیرہ۔

مناقب المعراجیہ میں درج ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی، پسینہ مبارک ہمیشہ معطر رہا اور جب آپ بیت الخلا کو جاتے تو زمین آپ کے بول و براز کو نگل لیتی تھی۔ آپ کی ان خصوصیات کا علم جب عقیدت مندوں کو ہوا تو انہوں نے ان خصائص کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

بالله هذا وجود جدی لا وجود عبدالقادر

خدا کی قسم یہ میرا (جسم آپ دیکھ رہے ہیں) میرا نہیں بلکہ میرے جدامجد کا ہے)

آپ کے اس قول میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ مکمل طور پر اللہ رب العزت کے ذاتی صفاتی، قولی اور عملی ہر اعتبار سے محبوب و معشوق ہیں اس لئے آپ کا رتبہ تمام اولیاء اللہ سے بلند و بالا ہے۔(۱)

جب کسی شخص سے خلاف فطرت کسی چیز کا صدور ہوتا ہے تو اس سے نہ جانے کتنے لوگ اضطراب و بے چینی کے شکار ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات ایسی ہی چیزیں ضعف عقیدہ کے باعث ان کے ایمان ویقین کو بھی تہ وبالا کر دیتی ہیں۔ اور بہت سے لوگ اپنے موجودہ مذہب سے برگشتہ ہو کر وہی مذہب اختیار کر لیتے ہیں جو اس شخص کا مذہب ہوتا ہے۔ جس سے یہ خلاف عادات چیزیں صادر ہوتی تھیں۔ جسم پر مکھی کا نہ بیٹھنا بول و براز کو زمین کا نگل

---

ا۔ محبوب المعانی ص ۵۷

جانا بیشک یہ تمام چیزیں عادات جاریہ میں نہیں اس لئے بہت لوگ غوث پاک سے یہی چیزیں دیکھنے کے بعد اپنے باطل عقیدہ سے برگشتہ ہوکر حلقۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ صاحب محبوب المعانی لکھتے ہیں۔

"چنانکہ بول وغائط سرورعالم را زمیں فرومی بردہمچناں بول وغائط غوث الاعظم رانیز زمیں بیت الخلا غائب می کردواز مشاہدۂ رنگ وبوئے قارورہ حکیم یہود باقبائل خود مسلمان گشتہ"۔(۱)

(جس طرح سرکار دوعالم ﷺ کے بول وبراز کوزمین نگل لیتی تھی اسی طرح سیدنا غوث اعظم کے بیت الخلا کو بھی زمین غائب کردیتی تھی صرف آپ کے قارورہ کارنگ دیکھ کر ہی ایک یہودی حکیم اپنے خاندان سمیت مسلمان ہوگیا)

حضرت غوث اعظم کی پوری زندگی عبادت اور بندگان خدا کی رشدوہدایت میں گذری آپ کی ذات سے اسلام کو بے حد فروغ ہوا۔لاکھوں بندگان خدا کو آپ کی ذات سے ایمان کی دولت ملی اور بے شمار لوگ راہ ضلالت سے ہٹ کر صراط مستقیم پر آگئے۔اشاعت اسلام کے تعلق سے آپ نے اہم کردار ادا کیا۔آپ کے مریدین کی تعداد شمار سے بالاتر ہے۔آج بھی ایسے بے شمار سلاسل ہیں جن سے ہزارہا افراد وابستہ ہیں جن کا سرچشمہ سلسلہ قادریہ ہی ہے۔ایسے سلاسل کتنے ہیں ان کا تفصیلی ذکر تو بعد میں کیا جائے گا یہاں ذیل میں آپ کے ان مشاہیر خلفاء کی مختصر فہرست دی جارہی ہے جنہوں نے اسلام کی نشرواشاعت کے لئے انتھک کوششیں کیں اور سلسلہ قادریہ کے فیضان کو عالم اسلام میں پھیلانے کے تعلق سے کلیدی کردار ادا کیا۔اس سلسلے میں آپ کے صاحبزادگان کے علاوہ درج ذیل حضرات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ ابوعمرو عثمان مرزوق القرشی (م ۵۶۴ھ / ۱۱۶۹ء)
۲۔ حضرت شیخ قضیب البان الموصلی (م ۵۷۰ھ / ۱۱۷۴ء)
۳۔ حضرت شیخ ابی الحسن الرفاعی (م ۵۷۲ھ / ۱۱۷۶ء)
۴۔ حضرت شیخ صدرالدین قونوی (م ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء)

---

۱۔محبوب المعانی ص ۳۴۸

۵۔حضرت شیخ موفق الدین المقدسی (م ۶۲۲ھ / ۱۲۲۵ء)

۶۔حضرت شیخ ابو سعید قیلوی (م ۵۵۷ھ / ۱۱۶۲ء)

۷۔حضرت شیخ صدقہ بغدادی (م ۵۷۲ھ / ۱۱۷۶ء)

۸۔حضرت شیخ احمد بن مبارک (م ۵۷۲ھ / ۱۱۷۶ء)

۹۔حضرت شیخ ابو سعید بن شبلی (م ۵۷۹ھ / ۱۱۸۳ء)

۱۰۔حضرت شیخ ابو مدین شعیب المغربی (م ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء)

۱۱۔حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء)

## فضائل وکمالات

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا شماران مقربین بارگاہ الٰہی میں ہوتا ہے جن کے علم وفضل، روحانی کمالات اور سماجی خدمات کے معترف صاحب حال وقال بھی ہیں اور ارباب فضل وکمال بھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے حالات زندگی اور فضائل وکمالات پر مشتمل دنیا کی متعدد زبانوں میں سیکڑوں کتابیں ارباب دین ودانش کے قلم سے منصۂ شہود پر آئیں۔ ان کتابوں میں آپ کے روحانی فضائل وکمالات سے متعلق کیا لکھا گیا ہے اس مختصر مقالہ میں اس کا احاطہ ممکن نہیں البتہ صاحب بھجۃ الاسرار نے " ذکر احترام المشائخ والعلماء وثنائهم عليه "کے عنوان سے باضابطہ ایک باب قائم کیا ہے جس میں انہوں نے آپ کے معاصرین علماء ومشائخ کے تاثرات قلم بند کئے ہیں۔ اور بعض ان لوگوں کے بھی اقوال ذکر کئے ہیں جو زمانہ کے اعتبار سے آپ سے بہت پہلے آسمان ولایت پر اپنی تابندگی بکھیر چکے تھے۔ حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (پانچویں صدی ہجری) کی ایک روایت بھجۃ الاسرار میں موجود ہے وہ فرماتے ہیں کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں۔

۱۔معروف کرخی

۲۔احمد بن حنبل

۳۔بشر الحافی

۴۔منصور بن عمار

۵۔جنید بغدادی

۶۔سری سقطی

۷۔سھل بن عبداللہ تستری

۸۔عبدالقادر جیلانی (رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین)

یہ گفتگو حضرت شیخ ابوبکر بن ہوار رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ ابومحمد شنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرما رہے تھے۔انہوں نے دوران گفتگو آپ سے دریافت کیا کہ کون عبدالقادر جیلانی تو حضرت ابن ہوار نے فرمایا۔

عجمی شریف یسکن بغداد یکون ظھورہ فی القرن الخامس وھو احد الصدیقین الا وتاد الافراد، اعیان الدنیا اقطاب الارض رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(۱)

ایک عجمی شریف النسب جس کا ظہور پانچویں صدی ہجری کے اندر بغداد میں ہوگا اور صدیقین، اوتاد، اکابر زمانہ، اقطاب دوراں میں سے ایک ہوگا)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو والہانہ لگاؤ تھا اور اس تعلق خاطر پر حد درجہ فخر بھی کیا کرتے تھے۔ان کا اس بات پر ایمان تھا کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے جو روحانی دولت آپ کو ملی تھی وہ اوروں کے حصہ میں نہ آسکی۔مادی مال دولت میں تو ورثاء اور پس ماندگان کا حصہ برابر ہوتا ہے لیکن روحانی دولت کا حقدار وہی ہوتا ہے جس کے اندر اس کی حفاظت وصیانت کی صلاحیت ہوتی ہے۔بلاشبہ سرکار دو عالم ﷺ کی اس روحانی دولت کے سب سے بڑے امین اور وارث آپ ہی ہیں۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

اگر دیگراں قطب اند، او قطب الاقطاب است، و اگر ایشان سلاطین، او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید وملت کفر را بمیرانید کہ الشیخ

---

۱۔بہجۃ الاسرار ص ۱۳۴

یــحبی ویــمیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دیں ازحی وقیوم است واحیا از وے غوث الثقلین۔ آنرا گویند کہ جن وانس ہمہ بوے پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام بر درگاہ افتادہ مراجز عنایت او کس نیست وبغیر لطف او فریادرس نے"۔(۱)

(اگر دوسرے اولیاء اللہ قطب ہیں تو یہ قطب الاقطاب اور اگر وہ سلطان ہیں تو یہ شہنشاہ سلاطین ،ان کا نام محی الدین اس لئے ہے کہ انھوں نے دوبارہ دین اسلام کو زندہ کیا ہے اور طریقہ کفار کو یکسر ختم کیا ہے۔آپ کی شان میں الشیخ یحیی ویمیت فرمایا گیا ہے۔شیخ کے مقام کا اس سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حی وقیوم ہے اس نے مجھے اسلام عطا کیا اور غوث الثقلین نے اسے دوبارہ زندہ کیا ہے۔غوث الثقلین کے معنی ہی یہ ہیں کہ جنات وانسان سب اس کی پناہ میں آتے ہیں۔چنانچہ میں بیکس ومحتاج بھی ان ہی کی پناہ کا طلب گار ہوں اور ان ہی کا درباری غلام ہوں مجھ پر ان کا غایت کرم ہے ان کے علاوہ میرا اور کوئی فریادرس نہیں ہے۔)

حضرت سید احمد کبیر رفاعی (م ۵۷۸ھ) علیہ الرحمۃ والرضوان سیدنا غوث پاک کے ہمشیر زادہ تھے۔روحانی اعتبار سے ان کا پایہ بہت بلند تھا۔حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے والہانہ محبت فرماتے تھے۔آپ کی عظمت وجلالت قدر کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بلاشبہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے دائیں شریعت کا سمندر ہے اور بائیں حقیقت ومعرفت کا سمندر ہے جس سے چاہتے ہیں دامن بھرتے ہیں"۔

حضرت سید احمد رفاعی نے ایک موقع سے اہل مجلس سے یہ بھی فرمایا تھا:

"جب تم لوگ بغداد جاؤ تو زندہ کسی شخص کی زیارت اور مرحومین کی زیارت سے پیشتر شیخ عبدالقادر جیلانی کی زیارت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔کہ جو صاحب حال بغداد جائے اور ان کی زیارت نہ کرے اس کا حال سلب کرلیا جائے گا"۔(۲)

---

۱۔اخبار الاخیار ص ۲۹۸

۲۔تذکرہ حضرت رفاعی ص ۶۹

آپ کی افضلیت و برتری تصوف کے دیگر خانوادوں کے مشائخ اور صوفیائے کرام پر مسلّم ہے اس کے ثبوت میں آپ کا یہ فرمان " قدمی ھذہ علی رقبۃکل ولی اللّٰہ " کافی ہے۔ اس فرمان عالی شان کے تعلق سے ایک سائل نے حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان سے سوال کیا کہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خاندان قادریہ و چشتیہ کے علاوہ دیگر خانوادۂ سلاسل میں بھی غوث وقطب ہوئے ہیں لیکن ان تمام اولیائے امت میں آپ کا منصب و مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اس سوال کا جواب انہوں نے تھوڑی دیر توقف فرمانے کے بعد اس طرح دیا۔

"ہر ولی کا قدم کسی نہ کسی نبی اور رسول کے قدم پر ہوتا ہے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا قدم پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے نقش قدم پر ہے چونکہ پیغمبر آخرالزماں ﷺ تمام انبیاء و مرسلین میں افضل ہیں اس لئے بلاشبہ سیدنا شیخ عبدالقادر تمام اولیائے امت میں افضل و برتر ہیں"۔ (۱)

سلوک کے کئی ایک مقامات ہیں مگر پانچ مقامات کو اصل الکل کی حیثیت حاصل ہے وہ پانچ مقامات یہ ہیں۔

۱۔ استغراق ۲۔ نشاط ۳۔ ریاضت ۴۔ سبقت ۵۔ تدبر

تدبر: سلوک کا وہ اعلیٰ مقام ہے۔ جس پر انبیاء و مرسلین فائز ہوتے ہیں اور اولیاء امت میں سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کو بھی وہ منصب حاصل ہے۔ حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان مقام تدبر کی وضاحت اور اس منصب تک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی رسائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تدبر وہ مقام ہے۔ کہ جب سالک بحر تجلیات جمال کو تیر کے اس کنارے پر پہنچتا ہے اور دربار محبوب حقیقی میں باریاب ہوتا ہے تو اس وقت اس کو خلعت خلت عنایت ہوتا ہے کہ اس کا سرانجام آپ از راہ محبت کر دیجئے پس اسی خدمت کے سرانجام کرنے کو اصحاب ظاہر تدبیر اور تدبر کہتے ہیں۔ اس مقام کے بھی بہت سے شعبے ہیں

---

۱۔ انوارالرحمٰن ص ۹۶

اور اس میں سب متفق ہیں کہ مقام تدبر انبیاء میں سب کو حاصل ہے کہ وہ سب مدبرات امر اور اصحاب رشد و ہدایت تھے۔ ان تمام انبیاء میں سب سے اعلیٰ منصب سرکار دو عالم ﷺ کو عطا ہوا تھا اور سرکار کی امت کے علماء و اولیاء میں سے کہ یہ لوگ مثل انبیاء امم سابقہ کے ہیں۔ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اکمل ترین اصحاب تدبر سے شمار کیا گیا ہے اور اکثر اولیائے کرام نے ہند کے سالکوں میں سے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی اصحاب تدبر میں لکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصحاب تدبر خلاصۂ موجودات ہیں''۔(۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی عظمت و فضیلت کے تعلق سے حضرت شیخ ابو عمر بن مرزوق نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا جو فیض حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے واسطے سے اولیاء امت کو مل رہا ہے وہ آپ ہی کے توسط سے وہاں تک پہنچتا ہے اور جب تک یہ دنیا قائم رہے گی آپ ہی کے واسطے سے اولیائے امت کو فیض پہنچتا رہے گا۔ مذاکرۂ قطب العالمین کے مصنف نے اس سلسلے میں ایک یمنی شخص کا واقعہ قلم بند کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

ایک یمنی کا بیان ہے کہ میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی خواہش پیدا ہوئی اور ارادہ یہ کیا کہ جو یمن میں سب سے بہتر ہوگا اس سے یہ سعادت حاصل کروں گا۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ بغداد جاؤ اور وہاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقدس ہاتھ پر اسلام قبول کرو اس وقت روئے زمین پر سب سے بہتر وہی ہیں''(۲)

آپ کی ذات چراغ ہدایت کی طرح روشن تھی۔ روشنی کے طلب گار جن سے اکتساب نور کرتے رہے۔ پوری زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں گزار دی۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے زیادہ سے زیادہ بندگان خدا کو فائدہ پہنچا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف ابن کثیر دمشقی (م ۷۷۴ھ) نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف البدایہ و النہایہ میں ان لفظوں میں کیا ہے۔

---

۱۔ رفیق الارواح ترجمہ انیس الارواح ص ۵

۲۔ مذاکرۂ قطب العالمین ص ۷۱

"انتفع به الناس انتفاعا كثيرا وكان له سمة حسن و صمت غير الامر با لمعروف والنهي عن المنكر و كان فيه تزهد كثير وله احوال صالحة ومكاشفات "۔(۱)

آپ کو جو عزت و شہرت ملی وہ اولیائے کرام میں سے کسی کو نہ مل سکی اس کی وجہ آپ کے وہ مجاہدانہ کارنامے تھے جو اشاعت اسلام عوام الناس کی اصلاح حال کے سلسلے میں شب و روز انجام دیئے۔ شیخ موفق کے حوالے سے حضرت شمس الدین ذہبی نے بڑے اعتماد کے ساتھ لکھا ہے کہ آج تک میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ دینی کارناموں کے سبب جس کی تعظیم و تکریم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی سے زیادہ کی گئی ہو۔ ذہبی کی اصل عبارت یہ ہے۔

"لا رائت احدا يعظم من اجل الدين اكثر منه "۔(۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن حسن بطائحی، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے معاصرین میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شیخ کی خدمت میں سلام کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ ہر چیز سے بے نیاز ہیں اور قلب مبارک رب سے غیر متعلق اور آپ کا باطن ہر شئے سے خالی ہو چکا ہے یہ دیکھ کر دہشت زدہ ہو گیا اور جب میں ام عبیدہ کے پاس واپس ہوا تو یہ واقعہ میں نے اپنے ماموں شیخ احمد رفاعی کو سنایا تو انھوں نے فرمایا۔

''جس مقام تک حضرت عبدالقادر جیلانی کی رسائی ہو چکی ہے کسی دوسرے فرد میں اتنی طاقت نہیں کہ اس مقام تک پہنچ سکے''۔(۳)

بڑا خوش نصیب وہ انسان ہے جس کے ہاتھوں میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا دامن ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے بارگاہ رب العزت سے اعلان عام ہے کہ وہ بخش دیا گیا۔ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی گئی۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء میں اس موضوع پر آپ کا ایک قول نقل کیا ہے جس میں صراحت کے ساتھ یہ بیان کیا گیا ہے کہ :

---

۱۔ البدایہ والنہایہ جلد ۱۲ ص ۲۵۲
۲۔ العبر فی خبر من غبر جلد ۴ ص ۱۷۵
۳۔ قلائد الجواہر ص ۷۶

''بارگاہ رب العزت سے مجھے کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں میرے تمام مریدوں کے نام لکھے تھے جو مرید ہو چکے تھے ان کے بھی نام تھے اور جو قیامت تک ہونے والے ہیں ان کے بھی نام تھے۔ کاغذ کا ٹکڑا اعطا کرنے کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ان سب کو میں نے بخشدیا۔ غوث پاک فرماتے ہیں کہ خدا کی عزت وجلال کی قسم جب تک میرے تمام مریدین جنت میں نہیں چلے جائیں گے اس وقت تک مجھے سکون نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی مرید مشرق میں برہنہ ہوا اور میں مغرب میں رہوں پھر بھی میں اس کی پردہ پوشی کروں گا اور کوئی شخص کسی وجہ سے مجھ سے مرید نہیں ہو سکا مگر دل سے کہہ رہا تھا کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا مرید ہوں تو حق تعالیٰ اسے میرے مریدوں کی فہرست میں شامل کر کے اس کی مغفرت ضرور کرے گا اور یہی نہیں بلکہ ہر وہ شخص جس کا گذر میرے مدرسہ سے ہوا، جس نے میرا چہرہ دیکھا یا میرا صرف نام سن کر خوش ہو گیا اس سے عذاب قبر قیامت تک کے لئے اٹھا لیا جائے گا''۔(۱)

سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ کا منصب گرامی حاصل ہے۔ تبع تابعین سے لے کر قیامت تک کے جتنے اولیائے کرام ہیں سب آپ کے ماتحت ہیں اجلہ اولیاء بھی آپ کے وسیلے کے بغیر راہ ولایت میں دو گام نہیں چل سکتے اس جلالت قدر کے سبب سارے اولیاء آپ کے حضور سرخمیدہ ہیں اور آپ کی عقیدت کو اپنے دلوں کا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ سراج العارفین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی قدس سرہ "سراج العوارف" وصیت یازدہم میں فرماتے ہیں۔

''حضور غوثیت مآب کو جملہ اولیاء اللہ کا سرگروہ جانیں۔ جیسے انبیاء میں ہمارے نبی ﷺ کی شان ہے ویسے ہی اولیاء میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم کی شان جانیں مگر حضرت غوث اعظم خاتم ولایت نہیں جیسا کہ ہمارے رسول ﷺ خاتم نبوت ورسالت بھی تھے اور یہ اعتقاد رکھیں کہ

---

۱۔ خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ ص ۹۹

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ اولیائے کرام خواہ حضرت سے پہلے کے
ہوں خواہ حضرت کے زمانے کے حاضر ہوں یا غائب سب سے زیادہ
فضیلت والے ہیں۔ غوث اعظم کا ارشاد ہے کہ میرا قدم اللہ کے ہر ولی کی
گردن پر ہے۔ یہ کلمات حق حضرت نے اللہ کے حکم سے بحالت ہوش ارشاد
فرمائے۔ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنی یہ بلند و بالا شان علانیہ ظاہر فرمائیں۔ یہ
حکم تھا کہ جو اسے نہ مانے اس سے ولایت چھین لی جائے''(۱)

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی نے زندگی بھر قوت لایموت پر اکتفا کیا ذریعۂ معاش کے طور پر سردی کے موسم میں گرم کپڑوں کی تجارت کا شغل تھا۔ اس تجارت سے حاصل کردہ نفع، گذارہ کے لئے کافی ہو جایا کرتا تھا۔ امراء و سلاطین نے نذرانوں کے ذریعہ آپ کو بہت قریب کرنے کوشش کی مگر آپ میں استغنا و بے نیازی اس درجہ تھی کہ نہ آپ نے ان کے نذرانوں کو قبول کیا اور نہ ہی ان سے قریب ہوئے مرضیٔ مولیٰ کے مطابق عبادت و ریاضت اور انسانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ مفتی انتظام اللہ شہابی آپ کے استغناء کے تعلق سے لکھتے ہیں۔

''بارہا ایسے مواقع آئے کہ امراء و روٴسا نے اپنی جائیدادوں میں سے
ایک حصہ آپ کے لئے وقف کرنا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا آپ کا ذریعہ
معاش تجارت تھا۔ سردی کے موسم میں گرم کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور
اس کاروبار میں آپ کو غیر معمولی نفع حاصل ہوتا تھا''۔(۲)

## حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا عقیدہ

دنیا میں جتنے انبیاء و مرسلین، صحابہ و تابعین اور صلحاء و مشائخین گذرے ہیں توحید، عظمت توحید، رسالت و عظمت رسالت کے تعلق سے تقریباً سب ایک ہی نظریہ کے حامل

---

۱۔ سراج العوارف ص ۱۴

۲۔ ماہتاب اجمیر ص ۴۳

تھے۔حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے دل میں انبیاء ومرسلین اور صحابہ وتابعین کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔جس کا اظہار پند وموعظت اور وعظ تبلیغ کے موقع پر اکثر ہوا کرتا تھا۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت اور فضائل وکمالات کے تعلق سے جو عقیدہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہؓ کرام کا تھا وہی عقیدہ آپ کا بھی تھا اس سلسلے میں آپ قطعاً کسی فکری بے ضابطگی کے قائل نہیں تھے۔کائنات عالم میں تصرف واختیار سے متعلق آپ کی پہلی اور مستند سوانح " بهجة الاسرار" میں کئی ایک واقعات ملتے ہیں جس کی روشنی میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا تصرف خدا وند تعالیٰ کے حکم سے زمین وآسمان سب پر چلتا تھا۔
علامہ شطنوفی مستند راویوں کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

> ''ایک مرتبہ ہم لوگ سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی مجلس سے ایک چیل چیختی اڑتی ہوئی گذری جس سے مجلس کے لوگوں کو الجھن ہوئی آپ نے فرمایا۔
>
> یاریح خذی راس هذه الحداة
>
> (اے ہوا اس چیل کا سر کاٹ لے)
>
> اتنا کہتے ہی چیل مردہ ہو کر زمین پر گر پڑی ایک طرف اس کا سر اور دوسری طرف اس کا دھڑ گرا آپ نے کرسی سے اٹھ کر اس چیل کو ایک ہاتھ میں لیا اور دوسرا ہاتھ اس پر پھیرنے لگے۔پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اتنے میں وہ چیل اللہ کے حکم سے زندہ ہوگئی اور پھر اڑ گئی حاضرین مجلس اس واقعہ کا حیرت سے مشاہدہ فرماتے رہے۔(۱)

حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی (م ۲۰۰۱ء) لکھتے ہیں۔اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ تھا کہ خدائے تعالیٰ نے ان کو ہوا پر حکومت بخشی ہے اسی لئے انھوں نے ہوا کو حکم دے کر چیل کا سر کٹوا دیا۔(۲)

---

۱۔بہجۃ الاسرار ص ۶۵

۲۔بزرگوں کے عقیدے ص ۱۰۱

تصرف واختیار کے تعلق سے حضرت غوث اعظم کا جو عقیدہ تھا وہ آپ کے عمل ہی سے معلوم ہو گیا اس طرح اور بھی کئی ایک واقعات ہیں جس کا ذکر قلائد الجواھر ، نفحات الانس، بھجة الاسرار ، خزینة الاصفیاء اور سوانح کی دوسری مستند کتابوں میں ملتا ہے جن کے مطالعہ سے براہ راست آپ کے مذہبی عقیدہ پر روشنی پڑتی ہے۔

علم غیب کے تعلق سے بھی سیدنا شیخ غوث اعظم کا وہی عقیدہ تھا جو صحابہ کرام، تابعین عظام اور دیگر بزرگان دین کا تھا۔آپ کی علمی عظمت کے تعلق سے حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا ایک قول نقل کیا ہے۔

عینی فی لوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللّٰہ تعالیٰ

(میری آنکھ لوح محفوظ میں رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہوں)

جو اس عظمت کا حامل ہوگا بلاشبہ اس کی نظر پوشیدہ اور ظاہر تمام چیزوں پر ہوگی اس سلسلے میں سوانح نگاروں نے آپ کی کئی ایک کرامات اور واقعات کا ذکر کیا ہے ذیل میں صرف ایک کرامت کا ذکر حضرت خضر الحسینی کے حوالے سے کیا جا رہا ہے جو آپ کے معاصر تھے۔ وہ فرماتے ہیں۔

''مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے ۵۶۰ھ میں فرمایا کہ موصل چلے جاؤ وہاں قدرت تمہیں اولاد عطا کرے گی پہلے لڑکا ہوگا اس کا نام محمد رکھنا اس لڑکے کو ایک عجمی نابینا حافظ، قرآن کی تعلیم دے گا جس کا نام علی ہوگا اور یہ تیرا بچہ سات سال کی عمر میں صرف سات ماہ کے اندر قرآن پاک حفظ کرلے گا اور تیری عمر چورانوے سال چھ ماہ اور سات یوم ہوگی اور تیری موت مکمل تندرستی اور بصحت بصارت وسماعت باربل کے مقام پر ہوگی''۔

ان کے صاحبزادے ابوعبداللہ محمد کا بیان ہے کہ ۵۶۱ھ میں میری ولادت موصل میں ہوئی میرے والد خضر الحسینی نے میرے واسطے ایک نابینا کو حفظ قرآن کے لئے مقرر فرمایا اور جب ان کا نام اور وطن دریافت کیا گیا تو انھوں نے اپنا نام علی اور وطن بغداد بتایا اس وقت میرے والد کو حضرت شیخ کا فرمان یاد آیا اور ان کی وفات بھی حضرت شیخ کے قول کے عین

مطابق ۹ رصفر المظفر ۶۲۵ ھ باربل کے مقام پر ہوئی اور انتقال کے وقت ان کے ہوش وحواس اور قویٰ بالکل درست تھے۔ (۱)

حضرت خضر الحسینی صاحب اولاد کہاں ہوں گے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ قرآن کی تعلیم کس سے حاصل کرے گا اور پھر کتنے سال کی عمر میں اور کتنے دنوں میں قرآن مقدس حفظ کرلے گا اور حضرت خضر الحسینی کس حالت میں کہاں انتقال فرمائیں گے یقیناً یہ سب غیب کی باتیں ہیں جسے آپ نے بیان فرما کر یہ بتادیا کہ میرے جد امجد کو تو علم غیب اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاصل تھا ہی خدا کے فضل کرم سے مجھے بھی ہے۔

وسیلہ کے سلسلے میں حضرت غوث اعظم کا عقیدہ وہی ہے جو اکابر علمائے اسلام اور مشائخ کرام علیهم الرحمة والرضوان کا رہا ہے اس وسیلہ کے تعلق سے صاحب بهجة الاسرار نے ایک روایت درج کی ہے جس میں لکھتے ہے۔

''خبر دی ہم کو ابو الحسن بن زکریا بغدادی نے انھوں نے کہا کہ ۶۲۹ھ میں ہم کو قاضی القضاۃ ابو صالح بن حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد میں خبر دی اور ۶۹۰ھ میں ہم کو شیخ ابو محمد الحسن فقیہ ابو عمران موسیٰ بن احمد بن الحسین قرشی شافعی نے قاہرہ میں خبر دی ان دونوں نے کہا کہ ۶۱۳ھ میں ہم کو شیخ پیشوا ابو الحسن قرشی نے دمشق میں خبر دی کہ میں شیخ محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔

" اذا سألتم الله حاجة فاسئلوه بی " ۔(۲)

(جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلے سے مانگو)

علمائے اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں خدا کی طرف سے انہیں اسی قبر میں رزق دی جاتی ہے۔ یہی عقیدہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کا تھا۔ اس عقیدہ کے تعلق سے قلائد الجواهر میں ایک واقعہ درج ہے۔ حضرت شیخ محمد تادنی فرماتے ہیں۔

---

۱۔ قلائد الجواہر ص ۱۲۶

۲۔ بہجۃ الاسرار ص ۲۳

''شیخ کیمیانی، شیخ بزاز اور شیخ ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہمراہ ۲۷ ذی الحجہ بروز چہار شنبہ ۵۲۳ھ مقبرہ شونیز میں مزارات کی زیارت کے لئے پہنچے اس وقت آپ کے ساتھ فقہاء قرا کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ وہاں آپ شیخ حماد کے مزار پر بہت دیر تک کھڑے رہے حتیٰ کہ گرمی نے شدت اختیار کر لی لیکن آپ کو دیکھ کر اور دوسرے لوگ بھی خاموش آپ کے پیچھے کھڑے رہے۔ جب آپ واپس ہوئے تو آپ کے چہرہ پر بہت ہی بشاشت تھی لوگوں نے جب طویل قیام کی وجہ دریافت کی تو آپ نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں بروز جمعہ ۱۵ ر شعبان المعظم ۴۹۹ھ شیخ حماد کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے جامع الرصافہ کی طرف روانہ ہوا اس وقت ہمارے ساتھ بہت بڑی جماعت تھی۔ چنانچہ ہم لوگ قنطرہ یہود کے قریب پہنچے تو شیخ حماد نے شدید سردی کے باوجود مجھے پانی کے اندر دھکا دے دیا۔ میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر غسلِ جمعہ کی نیت کر لی اس وقت میرے جسم پر ایک اُونی جبہ تھا اور دوسرا جبہ میری آستین میں تھا جسے نکال کر میں نے ہاتھ میں اٹھالیا تا کہ بھیگنے سے محفوظ رہ جائے۔ شیخ حماد مجھے دھکا دے کر آگے بڑھ گئے۔ پانی سے نکل کر میں نے اپنا جبہ نچوڑا اور ان کے پیچھے چل پڑا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے رشک کیا تو شیخ حماد نے انہیں جھڑک کر فرمایا کہ میں نے تو محض امتحاناً اس کو نہر میں ڈھکیلا تھا لیکن یہ (عبدالقادر) ایسا کوہ گراں ہے جو اپنی جگہ سے حرکت ہی نہیں کرتا۔ پھر شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا :

آج میں نے شیخ حماد کو قبر میں اسی حالت میں دیکھا کہ ان کے جسم پر جواہرات سے مرصع ایک حلہ ہے اور سر پر یاقوت کا تاج، ہاتھوں میں سونے کے کنگن اور دونوں پاؤں میں طلائی جوتے ہیں۔ لیکن داہنا ہاتھ شل ہے۔ جب میں نے پوچھا کہ آپ کے ہاتھ کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس ہاتھ سے میں نے تجھے پانی میں دھکا دیا تھا کیا تو مجھے معاف نہیں کرسکتا؟ میں نے کہا بلاشبہ معاف کیا پھر انہوں نے فرمایا کہ خدا سے دعا کر کہ یہ میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے چنانچہ میں جس وقت کھڑا ہو کر دعا کر رہا تھا تو پانچ ہزار اولیائے کرام اپنے مزارات میں میری دعا پر آمین کہہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرما کر شیخ حماد کے ہاتھ کی

تکلیف دور فرمادی اورانہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اس طرح میری اور ان کی خوشی پوری ہوگئی
مفتی جلال الدین احمد امجدی نے اپنی کتاب بزرگوں کے عقیدے میں اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

''اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ ہے کے اللہ والے اپنی قبروں میں زندہ ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت حماد نے مجھ سے گفتگو کی اور ہاتھ ٹھیک ہونے کے لئے خدائے تعالیٰ سے دعا کرنے کی درخواست کی''۔(۱)

## ازواج واولاد

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے اگر ایک طرف عبادت الٰہی اور اطاعت خداوندی میں اپنی زندگی کے گرانمایہ لمحات گذارے تو دوسری طرف نکاح جیسی اہم سنت پر عمل کر کے سیرت نبوی ﷺ کے مطابق اپنی زندگی بھی بسر فرمائی۔لیکن یہ واضح رہے کہ یہ نکاح آپ نے خواہشات نفس کی تکمیل کیلئے نہیں بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کیا تھا ۔
حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں۔

''ہم نے معتبر ذرائع سے سنا ہے کہ کسی صالح شیخ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے عرض کیا کہ آپ نے نکاح کس غرض سے کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں نے اس وقت نکاح نہیں کیا جب تک مجھ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا اور حکم نہیں دیا کہ نکاح کر یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا کہ اس امر میں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے پھر صوفیہ اس ارادے پر الزام کیوں دیتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ حضرت شیخ نے کیا جواب دیا البتہ میں یہ کہوں گا کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت کا حکم دیا ہے (اجازات ہے) اور شریعت نے نکاح کی اجازت دی ہے مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے اور اس کا نیاز مند بن

---

۱۔ بزرگوں کے عقیدے ص ۳۸۸

کر اس سے استخارہ کرتا ہے تو عالم خواب میں یا بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ اس کو متنبہ فرماتا ہے تو اس وقت یہ حکم رخصت پر نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جس کی اتباع ارباب عزیمت کرتے ہیں کیوں کہ یہ علم حال سے ہے، حکم سے نہیں ہے اور جوامر بذریعہ القایا کشف دل میں واقع ہو اس کی صحت پر دلیل ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر کا یہ قول ہے آپ نے فرمایا۔

میں مدت سے شادی کا خواستگار تھا مگر وقت کے خراب ہونے کے باعث میں شادی کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا لہٰذا میں صبر کرتا رہا یہاں تک کہ جب اس کا مقررہ وقت آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں ان میں سے ہر ایک بیوی میری مرضی اور منشا کے مطابق نکلی۔ پس یہ ثمرہ ہے میرے اس صبر جمیل کا جو شادی کرنے کے سلسلے میں میں کرتا رہا''۔(۱)

جن چار خواتین سے آپ نے عقد کیا ان میں سے ایک حضرت شیخ احمد بدوی کی دختر تھیں جن کا نام نامی بی بی فاطمہ تھا ان سے تین لڑکے متولد ہوئے۔

۱۔سیف الدین عبدالوہاب ۲۔تاج الدین عبدالرزاق ۳۔عبدالعزیز

دوسری بیوی سے پانچ فرزند متولد ہوئے

تیسری بیوی جو شیخ نعمان کی دختر نیک اختر تھیں ان سے تین لڑکے متولد ہوئے۔

اس طرح کل گیارہ فرزند حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے تھے لیکن اول الذکر اہلیہ محترمہ جن سے تین صاحبزادگان متولد ہوئے انہیں سے سلسلہ نسب جاری رہ سکا باقی آٹھ فرزند سے کوئی اولاد نرینہ نہ ہوئی۔(۲)

مشہور مورخ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں اولاد کی جو تعداد بتائی ہے وہ مذکورہ تعداد سے کہیں زیادہ ہے صاحب **قلائد الجواهر** ابن نجار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ میرے والد

---

۱۔عوارف المعارف ص ۳۱۳

۲۔جواہرالاعمال ص ۴۸۵

محترم شیخ عبدالقادر جیلانی کی انچاس اولادیں ہوئیں جن میں ستائیس صاحبزادے اور باقی بائیس صاحبزادیاں ہیں'' (۱)

آپ کے جن فرزندوں کا ذکر سیرت وسوانح کی کتابوں میں ملتا ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔حضرت سیدنا سیف الدین عبدالوہاب جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔حضرت شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔حضرت شیخ شمس الدین عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔حضرت شیخ ابواسحاق ابراھیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔حضرت شیخ ابوالفضل سید محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔حضرت شیخ ابوعبدالرحمٰن سید عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔حضرت ابوزکریا یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔حضرت شیخ ابوعبداللہ علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔حضرت شیخ ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مناقب غوثیہ نامی کتاب میں آپ کی درج ذیل اولاد کے اسماء ملتے ہیں۔

۱۔حضرت شیخ سید یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔حضرت شیخ سید ابوصالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔حضرت شیخ سید عبدالغفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔حضرت شیخ سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔حضرت شیخ سید زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔حضرت شیخ سید منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱۔قلائدالجواہر ص۱۵۱

۷۔حضرت شیخ سید عبدالخالق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔حضرت شیخ سید عبدالرؤف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔حضرت شیخ سید مجدالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ محی الدین اربلی نے اپنی تصنیف تفریح الخاطر میں آپ کی اولاد کے مزید دونام اور بتائے ہیں۔

۱۔حضرت شیخ سید عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔حضرت شیخ سید عبدالغفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

## وصال

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے وصال کے تعلق سے سیرت وسوانح کی کتابوں میں متعدد راوایتیں اور کئی ایک واقعات ملتے ہیں۔جن کا ماحصل یہ ہے جن سوانح نگاروں نے سنہ ولادت ۴۷۱ھ مانا ہے ان کے نزدیک آپ کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا اور جن لوگوں نے آپ کی ولادت کا سن ۴۹۱ھ درست قرار دیا ہے ان کے نزدیک آپ کی وفات ۵۸۳ھ میں ہوئی۔اس اختلاف کے تعلق سے تفصیلی بحث راقم السطور کی تصنیف ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کے بانی "قطب الهند شيخ عبدالوهاب جیلانی" نامی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے جو کتب خانہ امجدیہ دہلی سے ۱۹۹۹ء میں،شبیر برادرس لاہور سے ۲۰۰۰ء میں اور مکتبۃ المدینہ کراچی سے ۲۰۰۱ء میں شائع ہوچکی ہے۔سنہ وفات کچھ بھی ہو لیکن اتنا طے ہے ۱۱ربیع الآخر بروز جمعرات آپ کا وصال ہوا۔بڑے فرزند حضرت سیدنا سیف الدین عبدالوہاب جیلانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور باب الازج کے مدرسہ میں مدفون ہوئے۔ابن الجوزی نے تاریخ وفات میں بھی اختلاف کیا ہے ان کے نزدیک آپ کی وفات ۱۸ربیع الآخر سنیچر کی رات میں ہوئی۔(۱)

وصال فرمانے سے قبل آپ کے بڑے فرزند حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب جیلانی نے

---

۱۔المنتظم جلد۱۰ ص۲۱۹

آپ سے کچھ وصیت کرنے کے لئے فرمایا اس موقع سے آپ نے جو اپنے تمام شاہزادگان کو وصیت کی وہ انسانی زندگی کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہے، فرماتے ہیں۔

"علیك بتقوی اللّٰه ولا تخف احداً سوی الله ولا ترج احداً سوی اللّٰه وکل الحوائج الی اللّٰه ولا تعتمد الا علیه واطلبها جمیعاً منه ولاتثق باحد غیر اللّٰه التوحید التوحید اجماع الکل"

(ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو اور نہ اس کے سوا کسی سے امید رکھو اور اپنی تمام ضروریات اللہ کے سپرد کرو صرف اسی پر بھروسہ رکھو اور سب کچھ اسی سے مانگو خدا کے سوا اور کسی پر اعتماد اور بھروسہ نہ کرو توحید اختیار کرو کہ توحید پر سب کا اجماع ہے)

"اذ صح القلب مع اللّٰه لا یخلوامنه شی ولا یخرج منه شی"

(جب دل خدا کے ساتھ درست ہوتا ہے تو کوئی چیز اس سے چھوٹی نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکل کر جاتی ہے)

"ابعد وامن حولی فانی معکم بالظاهر ومع غیرکم بالباطن"

(میرے قریب سے ہٹ جاؤ میں ظاہر میں تمھارے ساتھ اور باطن میں دوسرے کے ساتھ ہوں)

آپ نے دوران وصیت یہ بھی فرمایا۔

"وقد حضر عندی غیرکم فاوسعوا لهم وتادبوا معهم ههنا رحمة عظیمة ولا تضیقوا علیهم المکان وکان یقول وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه وبرکاته غفر اللّٰه لی ولکم وتاب اللّٰه علیّ وعلیکم۔ (۱)

(میرے پاس تمھارے سوا اور لوگ (فرشتے) حاضر ہیں ان کے لئے جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ ادب کرو یہاں بڑی رحمت نازل ہے ان کے لئے جگہ

---

۱۔ فتوح الغیب ص ۳۱۰

تنگ نہ کرو اور بار بار فرماتے ہیں تم پر سلام اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں۔
اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرے اور میری اور تمہاری توبہ قبول کرے)

آپ کے دو صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالرزاق اور حضرت سیدنا عبدالعزیز علیہما الرحمۃ والرضوان کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوران وصیت اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر پھیلاتے اور فرماتے تھے۔

"وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ توبوا واد خلوا فی الصف ہوذا اجئ الیکم"

(تم پر سلام اور خدا کی رحمت اور برکتیں۔ توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ میں ابھی تمھارے پاس آیا)

مرض الموت لاحق ہونے کے بعد آپ کے تمام صاحبزادگان آپ کی خدمت میں موجود تھے سب کی دلی خواہش تھی کہ میں اپنے والد ماجد سے ان کی بیماری کا حال معلوم کروں اسی جذبہ کے تحت حضرت سیدنا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تکلیف کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

ان مرضی الا یعلمه احد ولا یعقله احدٌ انس ولا جن ولا ملك

(میرے مرض کو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ کوئی سمجھتا ہے نہ انسان نہ جن نہ فرشتہ)

پھر آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا شیخ عبدالجبار علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کی تکلیف کا حال معلوم کیا تو آپ نے فرمایا۔

جمیع اعضائی تُولمنِیْ الّا قلبِیْ فَمَا بِہٖ اَلم وُھو صَحِیحٌ مَع اللّٰہ ثم اتاہُ الموتُ فکانَ یَقُولُ استَعنْتُ بلَآ اِلٰہَ الّا اللّٰہ سبحانَہٗ وتعالیٰ والحیّ الذِیْ لَا تخشی الموت سُبحانَ مَن عزّزَ بالقدُرۃِ وقھرِ العبادۃِ بالموت لا الہ الا اللّٰہُ محّمد رّسُولُ اللّٰہِ ۔

(میرے کل اعضاء مجھے تکلیف دے رہے ہیں مگر میرے دل کو کوئی تکلیف نہیں اور وہ خدا کے ساتھ ہے۔ پھر آپ کا وقتِ اخیر آیا تو آپ فرمانے

لگے میں اسی خدا سے مدد چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک و برتر ہے اور زندہ ہے جسے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی قدرت سے عزت ظاہر کی اور موت سے بندوں پر غلبہ دکھایا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں)

آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"آپ نے لفظ تعزز تین بار فرمایا پھر تین بار اللہ فرمایا اس کے بعد آپ کی آواز غائب ہوگئی، زبان مبارک تالو سے چپک گئی اور روح قفص عنصری سے پرواز کرگئیِ رضوان اللہ تعالی علیهم اجمعین ۔(۱)

ابوعبداللہ محمد فاضل مظہرالحق بن سید احمد حسینی ترمذی اکبرآبادی نے اپنی کتاب مخبر الواصلین میں آپ کی رحلت کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| آنکہ بیشک قطب ربانی بود | بے گماں محبوب سبحانی بود |
| شاہ شاہاں شیخ عبدالقادر ست | دلنشین ودلربا ودلبر ست |
| سید و عالی نسب در اولیاست | نور چشم مصطفیٰ ومرتضی ست |
| سال مولودش زاوج کبریا | گفت ہاتف "زیب تاج الاولیاء" |
| سال مولودش کہ بس رنگین ترست | شد رقم محبوب عبدالقادر ست |
| عقل سال نقل آں عالی شیم | "صاحب فردوس اعلیٰ زد رقم" (۲) |

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی وفات ماہ ربیع الآخر میں ہوئی۔ اس میں تمام مورخین اور سوانح نگاروں کا اتفاق ہے۔ لیکن اس کے برخلاف سنہ وفات اور یوم وصال سے متعلق سوانح نگاروں کے درمیان کئی خیالات پائے جاتے ہیں۔ یوم وفات کے تعلق سے کتب سوانح میں ۱۱، ۱۷، ۱۸ ربیع الآخر کی تاریخیں ملتی ہیں لیکن ان تینوں تاریخوں میں ۱۱ ربیع الآخر کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہے۔

---

۱۔ فتوح الغیب ص ۳۱۳

۲۔ مخبرالواصلین ص ۴۲

# گیارہویں شریف

ہر سال ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ کو پورے عالم اسلام میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے یوم وصال کے موقع پر دینی خدمات کے اعتراف میں عرس وفاتحہ کا اہتمام بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس مقدس تاریخ میں صاحبان ثروت حضرت سیدنا غوث اعظم کی روح پُر فتوح کو ایصال ثواب پہونچانے کی غرض سے غربا ومساکین کو کھانا کھلانے، کپڑا تقسیم کرنے اور اپنی صلاحیت کے مطابق دوسری دادودہش کا اہتمام کرتے ہیں۔ دعا، صدقات وخیرات کے ثواب کا نفع مردوں کو اور پہونچانے والوں کو ملتا ہے۔ کتب فقہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ وحج کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں تو کیا یہ ان کو پہونچتا ہے؟ سرکار نے فرمایا ہاں! بلاشبہ وہ پہونچتا ہے اور اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور خود حضور ﷺ کا تمام امت کی طرف سے قربانی فرما کر اس کا ثواب انہیں پہونچانا اس کا بیّن ثبوت ہے جیسا کہ بخاری شریف میں مروی ہے۔ اگر اس میں نفع نہ ہوتا تو حضور ایسا کیوں کرتے؟۔

گیارہویں شریف کے منانے پر اکثر بزرگان دین کا عمل رہا ہے۔ دیوبندی اور سنی دونوں جماعتوں کے پیشوا محقق علی الاطلاق سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہر سال گیارہویں شریف بڑے ادب واحترام سے مناتے تھے۔ رہا یہ سوال کہ اسی خاص دن کی تعیین کیوں؟ تو اس سلسلہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ”کہ تعیین یوم سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا عرس میں ایک قسم کی دعوت وضیافت ہوتی ہے اور یہ ضیافت مطلقاً سنت ہے لہٰذا ایک دن خاص کر کے اہتمام ضیافت کرنا اس سنت مطلقہ کے دائرے سے خارج نہ ہوگا“ اور کسی کار خیر کے لئے دنوں کا تعین تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ محمد بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں ”جو اپنے ماں باپ یا ان دونوں

میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اسے نیک وفرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے(۱) تعیینِ یوم کے تعلق سے متعدد احادیث موجود ہیں خود اللہ کے نبی ﷺ نے روزہ رکھنے کے لئے دوشنبہ اور پنجشنبہ کا انتخاب کیا اور ایک روایت کے مطابق سنیچر اور اتوار کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ دوشنبہ کے روزہ کے تعلق سے آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن حکیم کا نزول ہوا۔ قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق سے سورہ مریم میں ہے ''اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں'' (۲) اس قرآنی آیت واحادیث نبوی سے ثابت ہوا کہ یوم ولادت اور یوم وفات دونوں محترم ہیں اسی لئے مشائخ کرام نے روز وصال کو دعوت طعام، تلاوت قرآن نیز اللہ کی تسبیح وتہلیل اور مذکورہ دنوں مالی وبدنی عبادتوں کا ثواب بزرگان دین میں سے کسی بزرگ کی روح کو ہدیہ کرنے کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ جب گیارہویں شریف کا ایک خاص دن منانا جائز اور مستحسن ہوا اور عرس میں چونکہ ایک قسم کی دعوت وضیافت ہوتی ہے تو اس میں مہمانوں کی ضیافت کے لئے مرغ، بکرے وغیرہ ذبح کرنا بھی جائز ہوا۔ یہ واضح رہے کہ اس موقع سے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کا مبارک نام لیا جاتا ہے اور ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہہ کر ہی اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ اس جانور کو غوث اعظم کے نام سے نہیں ذبح کیا جاتا ہے کہ اس کا گوشت حرام قرار دیا جائے۔ اس موقع سے جانور ذبح کرنے کا مقصد فقراء وصلحاء کی ضیافت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح شادیوں اور دوسری تقریبات میں مہمانوں کی ضیافت کے لئے جانور خدا کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر یہ کہہ کر جانور کو حرام قرار دے دیا جائے کہ یہ غوث اعظم کا مرغا ہے تو اس کلیہ کی بنیاد پر تمام تقریبات میں ذبح ہونے والے جانوروں کو حرام کہنا پڑے گا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ذبح کرتے وقت اس جانور پر

---

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (باب زیارۃ القبور)

۲۔ مریم ۳۳

اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے تو پھر اس کا گوشت حرام کیوں کر ہو جاتا ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی صریح آیت موجود ہے۔

''کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو'' (۱)

''اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو '' (۲)

ایک دوسرے مقام پر اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کی تنبیہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے۔

''اے ایمان والوں حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمھارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں'' (۳)

اس سے ثابت ہوا کہ باوجود نسبت الی الغیر کے چونکہ اللہ کے نام سے وہ ذبح کئے جاتے ہیں اور تقرب الیٰ غیر اللہ مقصود بالذات نہیں ہوتا لہٰذا یہ جانور یعنی ان کا گوشت حلال و طیب ہے ۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ گیارہویں شریف حضرت سیدنا غوث اعظم بڑے پیر دستگیر علیہ الرحمۃ والرضوان کے پردہ فرمانے کی تاریخ نہیں بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کے فاتحہ، چہلم کی تاریخ ہے جسے غوث اعظم بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا کرتے تھے۔ اس حقیقت کا انکشاف حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی ملفوظات میں کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

''گیارہویں کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان ہر ماہ ربیع الآخر کی گیارہ کو رسول اکرم ﷺ کا فاتحہ چہلم فرماتے تھے آپ کے دوسرے متبعین بھی انہیں تاریخوں میں یہی فاتحہ گیارھویں کے نام سے منانے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ گیارھویں خود سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف منسوب

---

۱۔الانعام ۱۱۹
۲۔الانعام ۱۲۲
۳۔المائدہ ۸۷

ہوگئی۔ آج کل جو گیارہویں منائی جاتی ہے اس میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کا فاتحہ ہوتا ہے اور ان کے نام سے نیاز دلائی جاتی ہے۔ حالانکہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ ربیع الثانی کو پردہ فرمایا تھا''۔(۱)

## شجرۂ عالیہ قادریہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ ہمیں
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

❒☆❒

---

۱۔انوار الرحمٰن ص ۹۷

# حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی کچھ اہم تعلیمات

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی پوری زندگی مجاہدہ اور محاسبۂ نفس میں گذری آپ نے عمر بھر رشد و ہدایت اور پند و موعظت کے ذریعہ بندگان خدا کی اصلاح کا اہم فریضہ انجام دیا۔ آپ کے ملفوظات و مکتوبات میں جتنی تحریریں ہیں سب کا تعلق بندگان خدا کی اصلاح اور فلاح ہے۔ آپ نے خود اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور بندگان خدا کو اسی کی ترغیب دی۔ محاسبہ نفس کے بعد ایک انسان کے اندر جو خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور وہ شخص جن اعلیٰ اقدار کا حامل ہو جاتا ہے اس کی طرف مختصراً اشارہ آپ نے ان لفظوں میں کیا ہے۔

ا۔ بندہ کو چاہئے کہ وہ دانستہ طور پر یا نادانی میں اللہ عزوجل کی قسم نہ کھائے۔ اگر بندہ ایسی عادت سے بچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے اوپر انوار و تجلیات کے دروازے کھول دیتا ہے جس کے سبب وہ بندہ مراتب میں بلندی، ارادے میں قوت و توانائی اور ہمسایوں میں عظمت و شرافت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگتا ہے۔

۲۔ اگر بندہ دروغ گوئی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے اور سچ بولنے کی عادت ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کشادہ کر دیتا ہے اور اسے علم کی روشنی سے منور کر دیتا ہے اور جھوٹ سے سے اس درجہ نفرت ہو جاتی ہے کہ جو جھوٹ بولتا ہے اس سے گھن کرنے لگتا ہے۔

۳۔ وعدہ خلافی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر بندے میں کسی کام کی صلاحیت نہ ہو تو اسے صاف انکار کر دینا چاہئے یہی زیادہ بہتر طریقہ ہے کیونکہ وعدہ خلافی بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے اگر بندہ وعدہ خلافی سے بچنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سخاوت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور حیا کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ مخلوق میں کسی چیز پر لعنت کرنے اور کسی ذرہ کو ذرہ برابر تکلیف دینے سے گریز کرنا

---

ا۔ الفتح الربانی والفیض الربانی ص ۳۶

۲۔ غنیۃ الطالبین ص ۶۴۷

چاہئے جو بندہ ان بُری باتوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اپنے حفظ و امان میں رکھے گا اور آخرت میں اس کے درجات بلند فرمائے گا۔

۵۔ بندہ کو چاہئے کہ بُری چیزوں کی طرف نہ دیکھے اور نفسانی خواہشات کی طرف نظر بالکل نہ کرے اس مبارک عمل سے بندہ دولت ثواب سے مالا مال ہو جاتا ہے اور آخرت میں نیکیوں کا ایک زبردست ذخیرہ اس کے پاس جمع ہو جاتا ہے۔

۶۔ بندہ اپنا بوجھ کسی دوسرے شخص پر ڈالنے سے اجتناب کرے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کے سبب بندہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر توانا ہو جاتا ہے۔ مخلوق سے مکمل اس کو بے نیازی حاصل ہو جاتی ہے اور اخلاق و مروت کا وہ دھنی ہو جاتا ہے۔

۷۔ کسی شخص سے کسی قسم کی طمع اور لالچ ہرگز نہ کرے جو کچھ مانگنا ہو وہ خدا سے مانگے ایسا کرنے سے اس کی عبادتوں میں اخلاص پیدا ہوتا ہے اور اس کی عبادتیں کامل ہوتی ہیں۔

۸۔ تواضع ایک عمدہ شئ ہے اس کے سبب عبادت گذار کا مقام بلند ہوتا ہے اور عبادت گذار اونچا ہو جاتا ہے۔ خدا اور خلق خدا کے نزدیک اس کی عزت اور بزرگی کامل تصور کی جاتی ہے۔

۹۔ اگرچہ بندہ پر ظلم کیا گیا ہو مگر وہ مخلوق میں سے کسی کے لئے بددعا نہ کرے۔ ظلم کرنے والے سے قطع تعلق نہ کرے اور اس کے کردار کا اس سے انتقام نہ لے اپنا قول و فعل اس کے قول فعل کے مطابق نہ کرے بلکہ خدا کے لئے اس ظلم کو برداشت کرے اور تحمل سے کام لے۔

۱۰۔ اہل قبلہ میں سے کسی پر یقین کے ساتھ کفر، شرک یا نفاق کی گواہی نہ دے۔ یہ بندے کو رحمت سے زیادہ قریب اور رتبے میں زیادہ بلند کرتی ہے۔ یہ خصلت اتباع سنت کا کمال ہے۔ (۱)

● حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے فتوح الغیب کے چھیاسٹھویں مقالہ میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تلقین کی ہے اور فرمایا ہے۔

"تمہیں جس چیز کی خواہش اور ضرورت ہے وہ اگر حرام اور فاسد نہیں تو خدا سے مانگو کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مانگنے کا حکم دیا ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کرنے والا ہوں۔ پھر فرمایا خدا تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم مانگو"

---

۱۔ فتوح الغیب ص ۳۰۳

● بندے کو خدا کا قرب کیسے حاصل ہوتا ہے اس سلسلے میں آپ نے اسی کتاب کے سینتالیسویں مقالہ میں اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔

''ایک بوڑھے آدمی نے سوال کیا کہ کس طریقہ سے بندہ اپنے خدا کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔میں نے جواب دیا کہ اس عمل کی ابتدا زہد وورع،تقوی وپرہیز گاری،تسلیم ورضا اور توکل ہے''

● فتوح الغیب کے سینتیسویں مقالہ میں آپ نے بندوں کو حسد نہ کرنے کی تعلیم دی ہے اور لکھا ہے۔

''اے مومن تمہیں پڑوسیوں کے کھانے پینے نکاح،مکان،لباس اور خدا کی عطا فرمودہ ثروت اور غنا پر حسد نہیں کرنا چاہئے۔کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حسد کرنا ایمان کے ضعیف ہونے کی علامت ہے۔حدیث قدسی ہے۔حاسد میری نعمتوں کے دشمن ہیں کیا تم نے حضور ﷺ کا فرمان نہیں سنا جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اسی طرح حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے''

● خواہشات نفسانی کے مذمت کرتے ہوئے آپ فتوح الغیب کے انتالیسویں مقالے میں فرماتے ہیں۔

''کوئی چیز حکم خداندی کے بغیر محض نفس کی خواہش پر حاصل کرنا گمراہی اور خالق ومالک کی مخالفت ہے اور حکم الٰہی پر خواہشات نفسانی کے بغیر کسی کو لینا خدائے تعالیٰ کی موافقت ہے اور ایسی چیز کو چھوڑ دینا ریا اور نفاق ہے''

● تاجر پیشہ لوگوں کے تعلق سے ایک جگہ غینه الطالبین میں فرماتے ہیں:

''اگر تاجر میں تین باتیں نہ ہوں گی تو وہ دین اور دنیا دونوں میں محتاج رہے گا

اول یہ کہ زبان کو تین چیزوں سے بچائے جھوٹ سے بیہودہ گفتگو کرنے سے اور جھوٹی قسم کھانے سے۔

دوم یہ کہ اپنے ہمسایوں اور دوستوں کے سلسلے میں اپنے دل کو دھوکے اور حسد سے پاک کرے۔

سوم یہ کہ اپنے آپ کو تین باتوں کا عادی بنائے نماز جمعہ اور جماعت کا،رات اور دن کے کسی حصہ میں علم حاصل کرنے اور ہر شئ پر اللہ کی رضا کو ترجیح دینے اور کسب حرام

سے بچنے کا''۔(۱)

- ۲۱ ر ماہ ذی قعدہ ۵۴۵ھ بروز جمعہ صبح کے وقت مدرسہ میں باشندگان شہر بغداد کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اے اس شہر کے رہنے والو! تم میں نفاق زیادہ اخلاص کم ہے۔ باتیں زیادہ اور عمل ناپید ہے۔ بے عمل بات کوڑی کے کام کی نہیں۔ وہ حجت ہے نہ وجہ حجت، بے عمل قول خالی اور ویران گھر کی طرح ہے۔ خزانہ ہے جس میں سے خرچ نہیں کیا جاتا۔ وہ صرف دعویٰ ہے بلا شہادت۔ صورت ہے بے روح۔ بت ہے بے دست و پا اور بے حسن۔ تمہارے اکثر اعمال جسم بے روح کی طرح ہیں۔ روح کیا ہے اخلاص توحید اور قرآن وحدیث پر قائم رہنا۔ غفلت نہ کرو۔ امر کی اطاعت کرو نہی سے باز آؤ نجات پاؤ گے۔(۲)

- اپنے ملفوظ "الفتح الربانی" کی چودھویں مجلس میں نفاق کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''وہ شخص جو خدائے عزوجل اور اس کے بندوں پر اچھا گمان نہیں رکھتا اور ان کے آگے متواضع نہیں ہوتا وہ نجات نہیں پائے گا۔

صابر فقیروں کی عزت کرو اور ان سے ان کی دیدار اور صحبت سے برکت حاصل کرو۔

متقین علماء کی صحبت میں رہو ان کی صحبت تمہارے لئے برکت ہے اور ان علماء کے پاس نہ بیٹھو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے بلاشبہ ان کی صحبت تم پر وبال ہوگی''۔(۳)

''موجودہ زمانہ میں بندگان خدا میں جس چیز کا فقدان ہے وہ اخلاص ہے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس کی اہمیت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

---

۱۔غنیۃ الطالبین ص۹۲

۲۔الفتح الربانی والفیض الربانی ص۵۱

۳۔الفتح الربانی والفیض الربانی ص۳۶

"بندہ کو چاہئے کہ اپنی عبادت کو خلوص وتقویٰ اور پرہیز گاری سے آراستہ کرے نیت میں سچائی رکھے۔ ارادہ کی نگرانی کرے اوراس کا محاسبہ کرتا رہے اس کا عزم صدق نیت پر مبنی ہو۔ اپنے تمام اقوال، اعمال اور اصول میں خلوص کا عزم رکھتا ہو۔ عبادت میں مشغول ہو اور معصیت کو ترک کرے۔ اس کے ساتھ اس کا بھی لحاظ رکھے کہ کہیں شیطان مردود اس کو اپنی مکاریوں سے فریب میں نہ مبتلا کردے" (۲)

## شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے زریں اقوال

- محبت دنیا کے علاوہ اگر ہمارا اور کوئی گناہ نہ بھی ہو، پھر بھی ہم دوزخ کے حقدار ہیں۔
- علم کا تقاضا عمل ہے۔ اگر تم علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے۔ کیوں کہ علم میں کوئی چیز نہیں جو حبِ دنیا پر دلالت کرے۔
- عالم اگر زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔
- مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ، شیطان اور انسان۔ فرشتہ خیر ہی خیر ہے اور شیطان شر ہی شر، انسان مخلوط ہے جس میں خیر وشر دونوں ہیں۔ جس پر خیر کا غلبہ ہوتا ہے وہ فرشتوں سے مل جاتا ہے اور جس پر شر کا غلبہ ہوتا ہے وہ شیطان سے۔
- مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے، اور منافق زرومال پر۔
- اپنی مصیبتوں کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوگی۔
- ذکر جب قلب میں جگہ بنالیتا ہے تو بندے کا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے، چاہے اس کی زبان خاموش ہو۔
- تنہائی میں خاموش رہنا بہادری نہیں، مجلس میں خاموش رہنے کی کوشش کرو۔
- رہنے کے لائق مکان، پوشش کے لئے لباس، پیٹ بھرنے کے لئے روٹی اور بیوی دنیاداری نہیں ہے۔ دنیاداری یہ ہے کہ دنیا کی طرف منہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف پیٹھ ہو۔

---

ا۔ غنیۃ الطالبین ص ۶۴۷

- بہترین عمل لوگوں کو دینا ہے، لوگوں سے لینا نہیں۔
- لوگوں کے سامنے معزز بنے رہو۔ اگر اپنا افلاس ظاہر کرو گے تو لوگوں کی نگاہوں سے گر جاؤ گے۔
- طالبِ صادق نہیں ہوسکتا جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے پڑوسی کو خود پر ترجیح نہ دے۔
- اپنے ماحول سے ڈرتا رہ، کیوں کہ جدھر تو دیکھے گا تیرے ارد گرد درندے ہی درندے ہیں۔
- میانہ روی نصف رزق ہے اور اچھے اخلاق نصف دین۔
- خاموشی کو عادت، گم نامی کو لباس، اور مخلوق سے دوری کو مقصود بنا، اگر تجھ سے ممکن ہو تو زمین میں سرنگ بنا کر جا بیٹھ، یہ اس وقت تک ضروری ہے جب تک تیرا ایمان بالغ اور جوان نہ ہو جائے۔
- کوئی اگر تجھ سے تیرے کسی غیبت کرنے والے کی بات کہے تو اسے جھڑک دے اور کہہ کہ تو تو اس سے بدترین انسان ہے کہ جو اس نے بات پس پشت کہی تو منہ پر کہہ رہا ہے۔
- وہ انسان کتنا بدنصیب ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کی عادت نہیں۔
- تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
- تمام اچھائیوں کا مجموعہ علم سیکھنا، عمل کرنا، اور دوسروں کو سکھانا ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ سے آشنا ہوا اس نے خلقِ خدا کے ساتھ تواضع کا برتاؤ کیا۔
- جس عمل (عبادت، ریاضت، نیکی) میں تجھے حلاوت نہ ملے، یوں سمجھ کہ تو نے اسے کیا ہی نہیں۔
- گمنامی اختیار کرو، کیوں کہ شہرت کے بمقابل اس میں زیادہ امن وسکون ہے۔
- جب تک تیرا اترانا، غصہ کرنا باقی ہے خود کو اہلِ علم میں شمار نہ کر۔
- فتنہ ہے وہ روزی جس پر شکر نہ ہو، اور وہ تنگی جس پر صبر نہ ہو۔
- ظالم اپنے ظلم سے مظلوم کی دنیا خراب کرتا ہے اور اپنی آخرت۔
- عقل مند پہلے قلب سے مشورہ کرتا ہے پھر زبان سے بولتا ہے۔

- اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نہ جا۔
- اس بات کی کوشش کر کہ گفتگو کا آغاز تیری جانب سے نہ ہو تو صرف جواب دینے والا رہے۔
- غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو روک، چہ جائے کہ تو کوئی فضول بات کرے۔
- جسے کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔
- خدا کے دشمنوں کو خوش رکھنا عقل ودانش سے دور ہے۔
- بے ادب خالق ومخلوق دونوں کا معتوب ومغضوب ہے۔
- اول جہل ہوتا ہے، پھر علم، پھر اس پر عمل، پھر عمل میں اخلاص، اس کے بعد عملِ قلبی کا درجہ ہے۔
- مستحق سائل اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے۔
- مسکینوں کو ناخوش رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ناممکن ہے۔ تجھ پر جو مصیبت آئے اس کا علاج مساکین کی خوشنودی سے کر۔
- تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مشغول ہے۔ اور نفس تجھے برباد کرنے میں۔
- تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا، تازہ کیا اور نگل گئی۔ تیری جوانی تجھے دھوکہ نہ دے یہ عنقریب لے لی جائے گی۔
- رحمت کو لے کر کیا کرے گا، رحیم کو لے، ہر متقی حضرت محمد ﷺ کی آن ہے۔
- جو نفس کو درست کرنا چاہے وہ اسے سکوت اور حسنِ ادب کی لگام دے۔
- میں ایسے مشائخ کی صحبت میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے دانت کی سفیدی بھی نہیں دیکھی۔
- بدگمانی تمام فائدوں کے راستے بند کر دیتی ہے۔
- اہل اللہ کے نزدیک مخلوق کی حیثیت اولاد جیسی ہے۔
- دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبتِ عالیہ گیارھویں شریف کی رعایت

کرتے ہوئے یہ چوالیس اقوال زریں منتخب کئے ہیں، رب کریم فرموداتِ غوثیہ کی نورانی چمک سے میرے قلب کی سیاہی دور فرمائے۔ اور ان کے غلامانِ بارگاہ کے دربار کی خاک روبی کے لائق بنائے۔ اور قارئین کرام کو فیضانِ غوثیت مآب سے مالا مال فرمائے آمین۔

## نقیب الاشراف

یہ وہ اعزاز ہے جو ترکی حکومت کی جانب سے آستانہ عالیہ قادریہ بغداد معلیٰ کے سجادہ نشین حضرات کو ان حضرات کی سیادت و شرافت اور عظمت و فضیلت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد کتنے حضرات اس آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین ہوئے اور ان کی زمانی ترتیب کیا رہی بروقت یہ کہنا مشکل ہے اس لئے کہ تصوف کی جتنی کتابیں ہمارے سامنے ہیں یا وہ جو کتابیں جو آپ کے حالات و مناقب پر لکھی گئی ہیں اس میں ایسی کوئی فہرست نہیں ملتی۔ ہاں البتہ جزوی طور پر بعض ایسے حضرات کے اسمائے گرامی ضرور کتب سوانح میں ملتے ہیں جو اس آستانہ کے سجادہ نشین رہے ہیں لیکن جب سے حکومت ترکی نے " نقیب الاشراف " کا خطاب دینا شروع کیا اس کے بعد سے ایک مختصر فہرست وہاں کے سجادہ نشین حضرات کی ضرور مل جاتی ہے۔ ذیل میں ان حضرات کے اسمائے گرامی دیئے جارہے ہیں جو بانی سلسلہ قادریہ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزند حضرت سیدنا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ والرضوان کی اولاد سے ہیں۔

۱۔ شیخ زین الدین بن الشیخ محمد شرف الدین (م۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء)

۲۔ شیخ ولی الدین شیخ بن زین الدین (م۱۰۲۷ھ/۱۶۱۸ء)

۳۔ شیخ نورالدین بن شیخ ولی الدین (م۱۰۷۵ھ/۱۶۶۴ء)

۴۔ شیخ حسام الدین بن نورالدین (م۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء)

۵۔ شیخ محمد درویش بن حسام الدین (م۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء)

۶۔ شیخ زین الدین (م۱۱۹۲ھ/۱۷۷۸ء)

۷۔ شیخ سید سلمان بن سید مصطفیٰ (م۱۲۳۵ھ/۱۸۲۰ء)

۸۔ شیخ مراد بن سید عثمان (م ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء)

۹۔ سید علی بن سید سلمان (م ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء)

۱۰۔ سید سلمان بن سید علی (م ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء)

۱۱۔ سید عبدالرحمٰن بن سید علی (م ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶)

۱۲۔ سید احمد عاصم بن سید عبدالرحمٰن (م ۱۳۷۱ھ/۱۹۱۵ء)

۱۳۔ سید سالم عبدالرحمٰن الکیلانی (م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء)

۱۴۔ سید برہان الدین عبدالرحمٰن (۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

۱۵۔ سید ابراہیم سیف الدین گیلانی بن سید مصطفیٰ بن سید سلمان

۱۶۔ سید ظفر احمد محمود گیلانی موجودہ سجادہ نشین (دامت برکاتہم القدسیہ)

حضرت سیدنا عبدالرزاق، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اولاد سے جو حضرات نقیب الاشراف ہوئے ان کی مختصر فہرست اس طرح ہے۔

۱۔ سید عبدالرحمٰن فیض الدین (م ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء)

۲۔ سید علی الکبیر والد سید عاتکہ خاتون (م ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء)

۳۔ سید عبدالعزیز بن سید عبدالقادر (م ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء)

۴۔ سید محمود بن سید زکریا (م ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء) (۱)

☆☆

---

۱۔ الباز الاشہب: ص ۲۳

# بانی سلسلہ قادریہ پر تصانیف کا اجمالی جائزہ

بانی سلسلہ قادریہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے دین کے تحفظ وبقا اور اس کی نشر واشاعت سے متعلق جو گرانقدر خدمات انجام دیں اور اپنی شبانہ روز مساعی سے اسلام کی سسکتی روح کو تاب وتوانائی بخشی اس کا اعتراف تمام عالم اسلام کو ہے۔ آپ کے روشن کارناموں اور گرانقدر خدمات کو معتقدین، متوسلین اور قلم کاروں نے صفحۂ قرطاس پر محفوظ کرلیا ہے تاکہ ان کارناموں کی روشنی میں بندگان خدا اپنی زندگیوں کو ابدی سعادتوں سے ہمکنار کرسکیں۔

یہ روایت رہی ہے کہ تاریخ نے ان تمام شخصیات کے حالات وکارناموں کو اپنے سینے میں جگہ دی ہے جنہوں نے اپنے کردار وعمل سے عوام وخواص کو صرف متاثر نہیں کیا ہے بلکہ ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ خواہ مورّخ ہوں یا شاعر، ادیب ہوں یا سوانح نگار، مفکر ہوں یا سیاستداں، ریاضی داں ہو یا سپہ سالار، سلطان وقت ہوں یا کوئی اور، جو ان شخصیات سے متاثر ہوئے ان کے کارناموں کو محفوظ کیا گیا۔ یہ صدیوں پہلے سلسلہ شروع ہوا اور تادم تحریر تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ کاغذ کے وجود میں آنے سے قبل مٹی کی تختیوں، کھال، جھلی، بھوج پتر کی چھال اور کھجور کے پتوں جیسی دوسری چیزوں پر ان کی خدمات کو ریکارڈ کیا جاتا تھا لیکن جب کاغذ ایجاد ہوا تو ارباب علم ودانش اس صنعت کی طرف متوجہ ہوئے اور دوسری تمام چیزیں آثار قدیمہ کے نام سے محفوظ کرلی گئیں۔ اب لکھنے لکھانے کا سارا کام کاغذ پر بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ آج سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی عبقری شخصیت کے بارے میں جو کچھ معلوم ہے وہ انھیں کاغذ پر لکھی گئی دستاویزی تحریروں، کتابوں، رسائل و مجلّات، اخبارات اور دیگر تصانیف کے ذریعہ ہی معلوم ہے جو مختلف اوقات میں ارباب قلم اور صاحبان فکر کے ذریعہ منصۂ شہود پر آئیں۔ سلسلہ قادریہ کے تعلق سے لکھی جانے والی

تحریریں دو طرح کی ہیں۔

۱۔ ایک قسم کی تحریریں وہ ہیں جو بانی سلسلہ قادریہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم سے منظر عام پر آئیں یا ان کے مواعظ، مکتوبات اور ملفوظات جو اُن کے مریدین اور خلفاء نے مرتب کئے ان کے ذریعہ شیخ کی زندگی، تعلیمات، دینی و مذہبی خدمات اور دیگر سرگرمیوں کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے شیخ کے تعلق سے معلومات فراہم کرنے کے لئے یہ تحریریں اس دور میں اہم ماخذ ہیں۔

۲۔ دوسری قسم کی تحریریں وہ ہیں جو بانی سلسلہ کی زبان و قلم سے منصۂ شہود پر نہیں آئیں بلکہ ان کے معتقدین، متوسلین، مریدین، مصنفین اور قلم کاروں نے لکھیں۔ ان تصانیف سے بھی شیخ کی عبقری شخصیت کے تعلق سے بھرپور روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایسی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے اس زمرہ میں زمانہ شیخ سے لے کر اب تک کے مصنفین اور قلمکار شامل ہیں۔

رسائل ہوں یا مجلّات، تصنیف ہو یا تالیف ان تمام تحریوں کو پہلے لائبریریوں اور کتب خانوں کی زینت بنایا گیا پھر ان سے استفادہ کی کوشش کی گئی۔ جن مصنفین کی تحریروں کو کتب خانوں میں محفوظ نہیں کیا جاسکا وہ زمانہ کی دستبرد کا شکار ہوگئیں اور ان سے استفادہ ممکن نہ ہوسکا۔ میں پوری علمی دنیا کی بات نہیں کرتا البتہ مورّخین کے حوالوں کے مطابق ایک زمانہ میں بغداد جو شیخ کی دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے علوم و فنون کا سرچشمہ تھا۔ بہتر (۷۲) کتب خانے تھے۔ جن میں اس دور میں ایک لاکھ کتابیں تھیں۔ ان کتب خانوں کی فہرست بغداد سے متعلق کتب تواریخ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ان کتب خانوں میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے کتب خانہ کو بڑی اہمیت حاصل تھی بقول ادیب رائے پوری :

> ''الحاج محمد زبیر فرماتے ہیں کہ خانقاہی کتب خانوں میں اسے وہی امتیاز حاصل تھا جو صوفیائے کرام کی صف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو حاصل تھا۔ اولکا نیٹو نے بھی اسے بغداد کا ایک اہم کتب خانہ تحریر کیا ہے''۔(۱)

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان سے متعلق بغداد اور

---

۱۔ آستانہ کراچی (غوث اعظم نمبر) ص۴۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء

دیگر کتب خانوں میں کتنی تصانیف ہیں اس کی صحیح فہرست تو پیش کرنی مشکل ہے۔ البتہ مختلف ذرائع سے جن کتابوں یا ان کے اسماء تک مجھ خاکسار کی رسائی ہو سکی ہے ان کی تعداد بھی دو سو سے زائد ہے۔ یہ واضح رہے اس فہرست میں سلسلہ قادریہ کے بانی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے حالات زندگی، تعلیمات، اوراد و وظائف اور دیگر تبلیغی واصلاحی سرگرمیوں سے متعلق بحثیں ہیں۔ اس فہرست میں دونوں طرح کی تصانیف شامل ہیں وہ جو عقیدت ومحبت کی بنیاد پر لکھی گئیں اور دوسری وہ جو تنقید و تجزیے کی بنیاد پر منظر عام پر آئیں۔ اگر اس فہرست میں سلسلہ قادریہ کے مشائخ کا جزوی تذکرہ بھی شامل کرلیا جاتا تو یہ فہرست کئی صفحات میں پھیل جاتی مجھے امید ہے کہ اس فہرست کی بنیاد پر شائقین تصوف بطور خاص سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والے ارباب قلم کوئی بڑا کام کرسکیں گے۔

ترتیب فہرست کتب میں حروف تہجی کا لحاظ رکھا گیا ہے اور وہ تصانیف جو زیور طبع سے آراستہ ہونے کی متمنی ہیں ان کی وضاحت اور نشاندہی کردی گئی ہے۔ اس ضمن میں عربی و فارسی دونوں طرح کی مخطوطات شامل ہیں البتہ یہ واضح رہے کہ بانی سلسلہ قادریہ غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے حالات زندگی اور دیگر کیفیات سے متعلق انھیں مآخذ کا اندراج کیا گیا ہے جو عربی، فارسی اور اُردو زبانوں میں ہیں مگر جو کتابیں انگریزی، ہندی اور اس کے علاوہ دوسری زبانوں میں لکھی گئی ہیں ان پر الگ سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی بندگان خدا کی اصلاح وفلاح میں بسر ہوئی اور ان کے روز و شب کا ہر ایک لمحہ حقانیت وصداقت کی نشر واشاعت میں گذرا اس لئے جملہ تصانیف کا موضوعاتی جائزہ لینے کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مصنفین اور سوانح نگاروں نے شیخ کے تعلق سے ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرلیا ہے۔ مطالعہ کے بعد جن کی روشنی میں ایک عام انسان بھی انوار ربانی اور تجلیات الٰہی سے اپنے قلوب کو منور ومجلی کرسکتا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صوفیائے کرام کی زندگی اور ان کی تعلیمات کو اگر آج کے اس دور میں مشعل راہ بنایا جائے تو وہ بہت ساری خرابیاں جو معاشرہ میں درآئی ہیں اور جن سے ملک وملت میں اجتماعی اخوت کا شیرازہ منتشر

ہو چکا ہے ان سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایک عام انسان جو وحشی صفت بنتا جارہا ہے اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ دوٹوک لفظوں میں اگر یہ کہا جائے کہ عناد، نفرت، خودغرضی چاپلوسی، رشوت ستانی، غیبت، چغلخوری، قتل وغارتگری، لوٹ کھسوٹ کی طرح دوسری بُرائیاں جو سماج میں جڑ پکڑ چکی ہیں ان سے نجات اسی وقت ممکن ہے جب صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے حالات زندگی کا مطالعہ کرکے ان کی تعلیمات کو مشغل راہ بنایا جائے اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو معاشرہ جس تباہی کی طرف گامزن ہے اس کا ہم اور آپ ابھی سے اندازہ نہیں لگا سکتے۔

اس سے پہلے کہ بانی سلسلہ قادریہ کے حالات اور فضائل وکمالات سے متعلق کتابوں کا ذکر کیا جائے حصول برکت کے طور پر پہلے ان کتابوں کی فہرست دی جارہی ہے جو شیخ کے رشحات قلم یا ان کے افاضات سے وجود میں آئی ہیں۔

## سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی تصانیف

۱۔ غنية الطالبين

۲۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی

۳۔ فتوح الغیب

٤۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاهر (۱)

٥۔ الفیوضات الربانیه فی الاوراد القادریه

٦۔ بشائرالخیرات

۷۔ تحفة المتقین وسبیل العارفین

۸۔ حزب الرجاء والا شهاد

۹۔ الرسالة الغوثیه

۱۰۔ الکبریت الاحمرفی الصلوٰة علی النبی (۲)

۱۱۔ مراتب الوجود

---

۱۔ مخطوطہ علی گڑھ

۲۔ غالباً یہ وہی رسالہ ہے جس کا تذکرہ سرکیس نے اپنی معجم میں ''بشائر الخیرات'' کے نام سے کیا ہے۔

١٢ ـ يواقيت الحكم
١٣ـ معراج لطيف المعانی
١٤ ـ سرالاسرار ومظهرالانوار فی مایحتاج الیه الابرار
١٥ـ آداب السلوك والتوصل الى منازل الملوك
١٦ـرساله قادریه (١)
١٧ـ رساله غوثیه (٢)
١٨ ـ فوائد من کلا م الجیلی
١٩ ـ مکتوبات عبدالقادر جیلانی (٣)
٢٠ ـ نودونه نام حضرت غوث الاعظم (٤)
٢١ـ شرح قصیدهٔ سربانی
٢٢ـ دیوان غوث اعظم ( فارسی )
٢٣ ـ دیوان غوث الاعظم ( عربی )
٢٤ـ خمسة عشر مکتوباً ( فارسی ) ( اکادمی مخطوطات ، کشمیر )

اس فہرست میں وہ تمام تصانیف شامل ہیں جو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے خود لکھی ہیں یا وہ آپ کے ملفوظات ومکتوبات ودواوین ہیں جو دوسرے اصحاب قلم نے جمع کئے ہیں ۔ یہ بھی سچ ہے۔ شیخ کی جملہ تصانیف کی یہ فہرست ایک جگہ نہیں ملتی ۔ متعدد کتابوں کی مدد سے یہ فہرست تیار کی گئی ہے اس میں سے بیشتر کتابیں میری نظر سے نہیں گذری ہیں۔ کتب سیر وسوانح میں ان کے اسماء ضرور ملتے ہیں اس لئے ان کا اندراج یہاں کردیا گیا ہے۔ درج ذیل فہرست میں جو کتابیں ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکتی ہیں وہ بشکل مخطوطہ کس کتب خانے میں ہیں اس کی بھی وضاحت کردی گئی ہے تاکہ ارباب تحقیق کیلئے ان کتابوں تک رسائی ممکن ہوسکے۔

---

١ـ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد
٢ـ مخطوطہ خدابخش پٹنہ اور مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ
٣ـ مخطوطہ علی گڑھ
٤ـ مخطوطہ علی گڑھ

# سلسلہ قادریہ اور اس کے بانی سے متعلق لکھی گئی کتابیں

## الف

اجازہ قادریہ مع شجرہ نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ)

احوال ومقامات غوث الاعظم نامعلوم (کتب خانہ گنج بخش پاکستان)

احسن الاذکار فی مناقب غوث الاعظم، محمد علی خاں الفاضل

اذکار قادریہ جمال الدین بن موسیٰ (مخطوطہ، علی گڑھ)

اذکار قادریہ قمیصیہ وارثیہ غلام شبلی پھلواردی (مخطوطہ، علی گڑھ)

اسنی المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی، عبداللہ اسعد الیافعی (م ۷۶۸ھ)

اعجاز الغوثیہ ابوالحسنات قطب الدین احمد القادری

اقدام المحبوب محمد صادق شہابی

انہار المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر، غوث الدین محمد بن ناصر الدین محمد مدراسی شافعی

انوار الانہار امام احمد رضا

انوار الناظر فی معرفۃ الشیخ عبدالقادر، عبداللہ التمیمی البکری البغدادی

انوار المفاخر فی مناقب الشیخ القادر سیدنا خاتم الابدال

انوار قادریہ شیخ محمود القادری

انیس القادریہ بہاء الدین آملی

اوراد سلسلہ قادریہ شیخ عبدالحق دہلوی

اوراد غوثیہ محمد غوث گوالیاری

اوراد قادریہ نامعلوم (مخطوطہ جامعہ ہمدرد)

الہامات غوثیہ محمد نعمت اللہ

ب

الباز الاشھب فی حیاۃ الشیخ عبدالقادر الکیلانی ۔ ابراھیم السامرائی بغدادی

الباہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ۔ امام بن اہدل حسین یمنی شافعی (م ۸۵۵ھ)

برکات قادریت — شاہ جمیل الرحمان

البرقاۃ اللامعۃ النور الساطعۃ — محمد بن یحییٰ حلبی

بستان الناظر ترجمہ تفریح الخاطر — محمد حبیب

بہجۃ الاسرار — نورالدین شطنوفی (م ۷۱۳ھ)

بہجۃ الاسرار — ابوحفص شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ)

بہجۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر — الشیخ علامہ المقدسی

بہجۃ الناظر فی فضائل الشیخ عبدالقادر — علامہ الاثمی البغدادی

البہجۃ الصغری فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی ۔ عبدالعزیز دیرینی

ت

تاریخ جامع الشیخ عبدالقادر الکیلانی — عبدالرحمٰن المحض الکیلانی

تاریخ محبوب سبحانی — علی انور

تاریخ مشائخ قادریہ جلد اول — غلام یحییٰ انجم

تاریخ مشائخ قادریہ جلد دوم (ترپردیش) — غلام یحییٰ انجم

تاریخ مشائخ قادریہ ۔ بہار و بنگال — غلام یحییٰ انجم (مخطوطہ)

تاریخ مشائخ قادر ۔ دہلی و کشمیر — غلام یحییٰ انجم (مخطوطہ)

تاریخ مشائخ قادریہ ۔ ہریانہ و پنجاب — غلام یحییٰ انجم (مخطوطہ)

تجلیٔ بغداد — نور احمد خاں فریدی

تحذیر المنکر للقدرۃ المعاند الغادر المعترض علیٰ کلام سیدی الشیخ عبدالقادر — احمد بن ابوبکر الحموی (م ۸۴۱ھ)

تحفۃ الابرار ولوامع الانوار — علی بن یحییٰ الکیلانی (مخطوطہ علی گڑھ)

| | |
|---|---|
| تحفۃ الاکابر بمناقب الشیخ عبدالقادر | عبدالرحمٰن الفاسی |
| تحفۂ سبحانی ترجمہ الفتح الربانی | سید محمد فاروق القادری |
| تحفۂ سبحانی ترجمہ الفتح الربانی | غلام احمد خاں بریاں (مخطوطہ، آصفیہ) |
| تحفۂ قادریہ | ابوالمعالی بن رحمۃ اللہ (م ۱۰۲۴ھ) |
| تحفۂ قادریہ | شیر محمد لاہوری (دیوبند، سہارنپور) |
| تحفۂ قادریہ | کرامت علی شاہ لاہوری (آصفیہ) |
| تحفۂ قادریہ | عبدالسلام باندوی |
| تحفۂ القادریہ | میاں محمد دین کلیم |
| تحفۂ میراں | غلام محمد ہزاروی |
| تحقیق الحق | صائم چشتی |
| تذکرہ حضرت غوث الاعظم | محمد دین کلیم |
| تذکرہ سیدنا غوث اعظم | نور بخش توکلی |
| تذکرہ قادریہ | محمد مظہر اللہ |
| تذکرہ قادریہ | سیدنا طاہر علاء الدین گیلانی |
| تذکرہ مشائخ قادریہ | محمد الیاس برنی |
| تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ | عبدالمجتبیٰ نیپالی (م ۱۹۹۸ء) |
| ترجمہ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، غلام معین الدین نعیمی | |
| ترجمہ جواہر العشاق | احمد علی شاہ بٹالوی |
| ترجمہ خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ) | |
| ترجمہ زبدۃ الآثار (تلخیص) | محمد صادق رضوی |
| ترجمہ سرور الخواطر الفاطر | حسن رضا خاں |
| ترجمہ غنیۃ الطالبین | شمس بریلوی |
| ترجمہ فتوح الغیب | احمد حسین خاں |

| | |
|---|---|
| ترجمہ فتوح الغیب | نواب معشوق یار جنگ |
| ترجمہ کلمۃ التوحید | نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| ترجمہ مرویات غوثیہ | نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | عبدالقادر الاربلی (م ۳۱۵ھ) |
| تلطیف الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | محمد صادق السعدی القادری |
| تنبیہ العارف بماوقع فی العوارف | شیخ عبدالحق محدث دہلوی |
| تنقیہ الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر | ابومحمد ویلوری ملیباری |

توصیف نامہ میراں محی الدین ملا فیروز بیدری (مخطوطہ ادارہ ادبیات اردو پاکستان)

توفیق الملک القادر لسلوک طریق الغوث عبدالقادر۔ شیخ کمال الدین حنفی

## ث

ثمرات الملکیۃ فی طریق القادریہ العالیۃ محمد رفیع الدین قندھاری (مخطوطہ جامعہ ہمدرد)

## ج

الجنی الدانی فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی، جعفر بن حسین البرزنجی (م ۱۱۷۷ھ)

| | |
|---|---|
| الجواھر المنیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ | عبدالمالک ابوالبرکات |
| جواہر الاعمال | محمد یوسف (مخطوطہ، ناگور) |
| جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبدالقادر | تاج الدین عبدالرزاق جیلانی (۵۹۵ھ) |

جہد المقل القاصر فی نصرۃ سیدی الشیخ عبدالقادر ابوعبداللہ محمد بن احمد المناوی (م ۱۱۳۶ھ)

## ح

| | |
|---|---|
| حالات ومناقب غوث الاعظم | محمد عرفان قادری بیسلپوری |
| حجۃ العارفین | محمد برکت اللہ فرنگی محلی |
| حجۃ البیضاء فی رد اہل الطغی | مرید الدین پشاوری |
| حضرت پیران پیر | محمود علی کامل کرنالوی |
| حضرت سیدنا غوث الاعظم | میاں محمد کلیم |

| | |
|---|---|
| حضرت غوث الاعظم سوانح وتعلیمات | میکش اکبرآبادی |
| حضرت غوث الاعظم اور بڑھیا کا بیڑا | فیض احمد اویسی (پاکستان) |
| حضرت غوث پاک | نامعلوم |
| حیات غوث الاعظم | رکن الدین نظامی |
| حیات غوث الوریٰ | نصیر الدین ہاشمی |
| حیات جاودانی | مسعود احمد چشتی |
| **خ** | |
| خلاصۃ الامور | سید احمد علی (مخطوطہ، ناگور) |
| خلاصۃ القادریہ | ابو المعالی محمد (مخطوطہ، پھلواری شریف) |
| خلاصۃ المفاخر فی اخبار الشیخ عبد القادر | عبد القادر بن اسعد الیافعی |
| خلعت رحمانی فی احوال الشیخ عبد القادر جیلانی | قاضی عبد النبی کوکب |
| خوارق قادریہ | خیر الدین محمد بن شیخ غلام حفیظ الہ آبادی (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| **چ** | |
| چار گلشن غوثیہ | شیخ احمد حسرت صدیقی (مخطوطہ، انجمن ترقی اُردو) |
| چمنستان برکات | احمد آفاق |
| **د** | |
| دربار قادری | محمد حنیف اختر خانیوال |
| درر الجواہر | ابو الفرج ابن الجوزی |
| درر الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر | سراج الدین ابن الملقن (م ۸۰۴ھ) |
| الدر الثمین فی مناقب الشیخ محی الدین | علی بن ابراہیم بن عبد اللہ القادری |
| الدر السنیہ فی مواعظ الکیلانیہ | محمد سیف الدین الکیلانی (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| الدر الفاخر فی مناقب شیخ عبد القادر | عبد الرحمن بن محمد بن علی السائح (م ۸۳۰ھ) |
| الدر المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر | نامعلوم |

| | |
|---|---|
| الدر الناظر فی مناقب الشیخ عبد القادر | شیخ ابو علی الیعقوبی |
| در مناقب شیخ عبد القادر جیلانی | محمد صادق (مخطوطہ کتب خانہ ابو الخیر دہلی) |
| الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم | شاہ غوثی |
| الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم | شاہ علی انور قلندر |
| دیوان اردو | فیض احمد بدایونی |
| دیوان سروری | غلام سرور لاہوری |
| دیوان غوث الاعظم | امیر حسن نوارنی |
| دیوان فارسی | فیض احمد بدایونی |
| دیوان منقبت غوث الاعظم | شاہ محمد عبد القادر |
| ذ | |
| ذکر سلسلہ قادریہ چشتہ | نامعلوم (مخطوطہ کتب خانہ گنج بخش پاکستان) |
| ذکر غوث پاک | شاہ نیازی بغدادی |
| ذکر غوث پاک یا گیارھویں نامہ | منشی نذیر احمد سیماب |
| ذکر محبوب | حبیب الرحمٰن خاں شروانی |
| ذکر محبوب | خواجہ حسن نظامی |
| ذریعہ قادریہ | امام احمد رضا |
| ر | |
| رسائل احوال و سیر حضرت غوثیت | عبد الرزاق فرنگی محلی |
| الرسالۃ البیانیہ فی اذکار الطریقۃ القادریۃ ۔ | شیخ عبد اللہ بن عبد العزیز الرومی |
| رسالہ در احوال حضرت غوث پاک | محمد عنایت اللہ فرنگی محلی |
| رسالہ در مناقب شیخ عبد القادر جیلانی | محمد صادق (مخطوطہ کتب خانہ ابو الخیر دہلی) |
| رسالہ ذکر حضرت غوث پاک | عبد الوہاب فرنگی محلی |
| رسالہ غوث الاعظم | حضرت بندہ نواز گیسودراز (م ۸۲۵ھ) |

| | |
|---|---|
| رسالہ غوثیہ مع شرح | عبدالواحد (آصفیہ) |
| رسالۂ سوال و جواب غوث الاعظم | نامعلوم (مخطوطہ، آصفیہ) |
| رسالہ فی مناقب شیخ عبدالقادر | شیخ عبدالرحمان سہروردی |
| رسالۂ مناقب | نامعلوم ( ، سالار جنگ میوزیم حیدرآباد) |
| رموز الغیب ترجمہ فتوح الغیب | محمد عالم کاکوروی |
| رموز خمریہ شرح قصیدۂ غوثیہ | محمد فاضل کلانوری |
| الروض الزاہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | احمد بن محمد القسطلانی (م ۹۲۳ھ) |
| روضۂ صفا | شاہ غوث جامی (مخطوطہ ادارہ ادبیات اردو) |
| روض الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر | شیخ محمد سعید السنجاوی القادری |
| روضۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر | مجدالدین شیرازی فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) |
| ریاض البساتین فی اخبار الشیخ محی الدین | شیخ محمد امین بن احمد جیلانی (م ۱۲۶۳ھ) |
| ریاض البساتین فی الشیخ عبدالقادر جیلانی | محی الدین گیلانی تونس |
| ریاض الغوثیہ | عبدالستار |
| ریاض غوثیہ | شاہ غوثی |

## ز

| | |
|---|---|
| زبدۃ الآثار | شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) |
| زبدۃ الاسرار فی مناقب غوث الابرار | شیخ عبدالحق دہلوی |
| الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ | امام احمد رضا فاضل بریلوی (م ۱۳۴۰ھ) |

## س

| | |
|---|---|
| سلسلہ عالیہ قادریہ اور لاہور | غلام محمد ہزاروی |
| سلسلہ قادریہ | سید عبدالوھاب عبدالرحمن القردینی (مخطوطہ آصفیہ) |
| سلسلہ قادریہ | محمد رفیع الدین (مخطوطہ، آصفیہ) |

| | |
|---|---|
| سلسلہ قادریہ | شاہ غلام علی |
| سلطان الاذکار | شاہ عبدالحق گجھڑوی اعظمی |
| سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار | شاہ محمد علم الیقین ہمدانی |
| سلوک قادریہ | محمد رفیع الدین (مخطوطہ، آصفیہ) |
| سلوک قادریہ | محمد ابراہیم بدایونی |
| سوانح عمری حضرت سیدنا غوث الاعظم | محمد علی خاں مجددی |
| سوانح عمری حضرت غوث الاعظم | محمد عبداللہ عطار |
| سوانح غوث وخواجہ | بدرالدین احمد رضوی |
| سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی | غلام یحییٰ انجم |
| سیدنا حضرت غوث الاعظم | عبدالسالک |
| سیدنا غوث الاعظم | میاں باغ علی نسیم |
| سیرت غوث الاعظم | ضیاءاللہ قادری |
| سیرت غوث الاعظم | نور بخش توکلی |
| سیرت غوث الاعظم | زاہد القادری |
| سیرت غوث پاک | عبدالرزاق نرساپوری |
| سیرت غوث پاک | عبدالرحیم کانپوری |
| سیرت غوث الثقلین | غلام سرور لاہوری |
| سیف دستگیر | محمد ابراہیم فریدی |
| سیف دستگیر | پیر قلندر سہروردی |
| سیف دستگیر | فتح علی شاہ |
| السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی | محمد مکی ابن عزوز (م۱۲۳۳ھ) |

## ش

| | |
|---|---|
| شاہ جیلاں | عبدالنبی کوکب |
| شاہ عبدالقادر | وکیل بنارس |
| شجرات قادریہ | نامعلوم (مخطوطہ، دیوبند) |
| شجرات قادریہ | نامعلوم (مخطوطہ، کلکتہ) |
| شجرات قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ وغیرہ | عظیم الدین (مخطوطہ، آصفیہ) |
| شجرۂ قادریہ | قمرالحسن ابوالفیاض (مخطوطہ، کلکتہ) |
| شجرۂ سلسلہ قادریہ | نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| شجرۂ قادری | نامعلوم (مخطوطہ، جامعہ ہمدرد) |
| شجرۂ قصیدۂ غوثیہ | فیروزالدین ڈسکوی |
| شرح (قصیدۂ) غوثیہ | عبداللہ بن حسین جیلانی |
| شرح قصیدہ غوثیہ | غلام محی الدین (جامعہ، دہلی) |
| شرح قصیدۂ غوثیہ | داؤد بن خلیفہ (آصفیہ) |
| شرح قصیدہ غوثیہ | محمد فاضل الدین پٹیالہ (آصفیہ) |
| شرح قصیدہ غوثیہ | ابراہیم بن بدھ |
| شرح الہامات غوثیہ | ملوک شاہ قادری (مخطوطہ، جامعہ ہمدرد) |
| شرح قصیدۂ غوثیہ خمریہ | شاہ محمد غوث قادری |
| شرح رسالہ غوثیہ | ولی بن محمد مبارک شاہ (ابوالخیر، دہلی) |
| شرح رسالہ غوثیہ | عبدالواحد (مخطوطہ، جامعہ ہمدرد) |
| شروح الغیب ترجمہ فتوح الغیب | غلام احمد خاں بریاں |
| شرح ملفوظات عبدالقادر جیلانی | محمد الدین قادری |
| شمس المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، | محمد نخشی الحلبی |
| الشمائل القادریہ | محمد بن یعقوب فیروزآبادی |
| شمائل غوث الاعظم | نامعلوم (مخطوطہ گنج بخش، پاکستان) |

الشیخ عبدالقادر جیلانی۔حیاتہ آثارہ — شیخ ابراهیم السامرائی بغداد
الشیخ عبدالقادر — محمد علی العینی
الشرف الباہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر — قطب الدین موسیٰ بعلبکی حنبلی
شرح کلمات الشیخ عبدالقادر الکیلانی من فتوح الغیب۔ابن تیمیہ حرانی (م ۷۶۸ھ)

## ص

صحیفہ غوثیہ شرح قصیدۂ غوثیہ — پیر قلندر علی سہروردی

## ط

الطراز المذہب فی شرح قصیدۃ مدح الباز الاشہب۔ابوالفضل شہاب الدین محمود الآلوسی البغدادی (م ۱۲۷۰ھ)

## ع

عبدالقادر جیلانی — نامعلوم
عقد جوارالمعانی فی مناقب الشیخ عبدالقادر الجیلانی۔نامعلوم
عشق ودانش — غازی
عقائد غوث الاعظم — حافظ محمد حمید اختر
العرف العاطر فیمن بفاس من ابناء الشیخ عبدالقادر۔عبدالسلام بن الطیب الفاسی (م ۱۱۱۰ھ)

## غ

غبطۃ الناظر ترجمۃ الشیخ عبدالقادر — امام احمد بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)
غوث الاعظم — شفیق بریلوی
غوث الاعظم — نور احمد خاں فریدی
غوث اعظم — امیر محمد شاہ قادری
غوث پاک — حبیب اللہ قادری
غوث نامہ — نواب محمد علی خاں
غوث نامہ — لعل شاہ حیدرآباد (مخطوطہ،آصفیہ)

| | |
|---|---|
| غوثیہ (رسالہ) | عبدالکریم انصاری (مخطوطہ گنج بخش پاکستان) |
| غوثیہ منظوم | ملا بہاء الدین متوتخلص بہا (اکادمی مخطوطات، کشمیر) |

## ف

| | |
|---|---|
| فتاویٰ کرامت غوثیہ | عبدالہادی فرنگی محلی |
| الفتح المبین | سید عبدالرحمٰن |
| الفتح المبین | سید ظہر الدین القادری الحسنی الحنفی |
| فتوح الحکم | محمد رمضان نوری |
| فضائل غوثیہ | عبدالہادی فرنگی محلی |
| الفقر فخری | محمد عبداللہ مردابونی |
| فیوضات غوثیہ | محمد اشرف قادری |
| الفیوضات الربانی فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی۔ سید اسمٰعیل بغدادی | |
| فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی | محمد عاشق الٰہی میرٹھی |

## ق

| | |
|---|---|
| قادرنامہ | سید محمد عاشق (مخطوطہ، آصفیہ) |
| قرۃ العین فی مناقب غوث الثقلین | ابو محمد یٰسین شوق صدیقی |
| قرۃ الناظر فی ترجمہ خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب السید عبدالقادر و جماعۃ من شیوخ الاکابر۔ | ذوالفقار احمد سہارنپور |
| قسطاس القادریہ | غلام سرور لاہوری |
| قصیدۂ غوثیہ مع ختم غوثیہ | عنصر صابری چشتی |
| قصیدۂ مدحیہ (فارسی) | بہاء الدین زکریا ملتانی (م ۶۶۱ھ) |
| القصیدۃ المدحیۃ | الشیخ عبدالباقی العمری الموصلی |
| قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | محمد بن یحییٰ تادنی حنبلی (م ۹۶۳ھ) |

القول الجلی فی بیان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی ۔ الشیخ محمد سعید المفتی

ك

کاس الساقی لمن قصیدۃ لامیۃ الشیخ عبد الباقی   محمد عاشق الرحمٰن

| | |
|---|---|
| کتاب فی مناقب الشیخ عبد القادر | قطب الدین الیونینی |
| کحل الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر | سید عبد القادر کنتوری |
| کحل العینین فی تفصیل غوث الثقلین | محمد اسماعیل (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| کرامات پیران پیر | محمد سید قدرت اللہ قاسم (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| کرامات غوث الاعظم | نصر اللہ خاں نوری |
| کرامات غوث الاعظم | نامعلوم (مخطوطہ ادارہ ادبیات اُردو) |
| کرامات غوث الاعظم | محمد فضل |
| کشف الآثار | حبیب اللہ اکبر آبادی |
| کلمات غوثیہ | نامعلوم |
| کلمات قدسیہ والہامات غوثیہ | محمد بخش مسلم |
| کنز الرحمۃ | احمد الدین |
| الکواکب الدریہ فی المناقب القادریہ | محمد رشید الرافعی |
| الکوکب الزاہر فی مناقب غوث عبد القادر | شیخ ابو الہدی الرفاعی الصیاوی |

کوکب المبانی وموکب المعانی شرح صلوٰۃ سیدی عبد القادر الجیلانی

عبد الغنی نابلسی (م ۱۱۴۳ھ)

گ

| | |
|---|---|
| گنج اسرار شرح الہامات غوثیہ | محمد احمد لاری (مخطوطہ علی گڑھ) |
| گلدستہ کرامات ترجمہ مناقب غوثیہ | غلام سرور لاہوری |
| گلدستہ کرامات (اردو) | افضل |
| گلدستہ کرامات | فیض احمد اویسی |

| | |
|---|---|
| گلدستہ کرامات | نامعلوم |
| گلزار قادری | غلام سرور لاہوری |
| گلشن اسلام | نامعلوم |
| گیارہویں شریف | محمد ابراھیم |
| گیارہویں شریف | سید محمد دیدار علی |
| گیارہویں شریف | محمد سلامت اللہ رام پوری |

## ل

| | |
|---|---|
| لاہور کا اولین قادری مبلغ اسلام | شرافت نوشاہی |
| لاہور میں عرس غوث الاعظم کی تقریبات | میاں محمد بخش قادری |
| لطائف القادریہ | شیخ حسن القطبی |

## م

| | |
|---|---|
| مثنوی کرامت محبوب سبحانی | اعظم علی شائق (مخطوطہ، ادارہ ادبیات اُردو) |
| محاسن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (منظوم)۔ عطاء الدین بہ ملقب مرعی | |
| محامد غوثیہ (منظوم) | منشی واجد علی خاں |
| محبوب الاتقیاء ذکر سلطان الاولیاء | محمد باقر آ گاہ ویلووی |
| محبوب القلوب | زاہد القادری |
| محبوب المعانی درکشف تنزلات رحمانی | محمد صادق لطیفی مشربی (مخطوطہ، ناگور) |
| محفل نامہ گیارہویں شریف | خواجہ حسن نظامی |
| محی الدین نامہ | محمد افضل (مخطوطہ، آصفیہ) |
| محی الدین نامہ | سیف الدین (مخطوطہ، آصفیہ) |
| محی الدین نامہ | حبیب الرحمٰن محمد |
| محی الدین نامہ | شاہ ابوالمعالی |
| مخازن القادریہ | شمس الدین بن ولی اللہ (مخطوطہ، آصفیہ) |

| | |
|---|---|
| مختصر تحفۂ قادریہ | شاہ عبدالمعالی محمود |
| مختصر الروض الزاھر | شیخ ابراھیم الدمیری |
| المختصر فی تاریخ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ علامہ ابراھیم الاروبی | |
| مدح میراں | شاہ میر (مخطوطہ، ادارہ ادبیات اُردو) |
| مسلمانوں کے سب سے بڑے صوفی | محمد ہدایت حسین |
| مشائخ قادریہ | غلام قادری بھیروی |
| معجزات جیلانی | محمد عبدالحمید پانی پتی |
| معجزات جیلانی | شاہ ابوالمعالی |
| معراج العارفین (ارشادات شیخ عبدالقادر جیلانی) | نامعلوم (مخطوطہ آصفیہ) |
| مفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب | شیخ عبدالحق دہلوی (مخطوطہ جامعہ ہمدرد) |
| مقامات دستگیری | محمد عبدالرحیم |
| مکالمات غوث اعظم | ولی ملوک شاہ قادری (مخطوطہ گنج بخش پاکستان) |
| مکتوبات غریب | علی متقی |
| مکتوبات غوث پاک وسرہند | علی بن حسام الدین (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| مکتبۃ المدرسۃ القادریہ العامۃ الموسس الشیخ عبدالقادر جیلانی۔ محمد صبری، بغداد | |
| معرفۃ الطریقۃ القادریہ | حسن رضا الافرائی القادری |
| ملفوظات قادریہ | عبدالسلام |
| ملفوظات قادریہ | نامعلوم (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| مناقب الشیخ عبدالقادر | شیخ عبدالرحمان سہروردی |
| مناقب الشیخ عبدالقادر | محمد بن ابراھیم احمد الشریف الحسنی المعروف بالمشیشی (م ۱۳۱۰ھ) |
| مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی | محمد حسین (مخطوطہ، کلکتہ) |
| مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی | موسیٰ بن محمد یونینی (مخطوطہ، آصفیہ) |

| | |
|---|---|
| مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی | شیخ عبدالرحمٰن طالبانی (م ۱۲۵۷ھ) |
| مناقب غوث الثقلین | شاہ عبداللہ ثانی |
| مناقب غوثیہ | سید محمد ظہیر الحق |
| مناقب غوثیہ | محمد صادق شہابی (مخطوطہ، آصفیہ) |
| مناقب غوثیہ | میاں محمد بخش |
| مناقب غوثیہ | مولانا محمد باقر |
| مناقب غوثیہ | حبیب اللہ امام الدین (مخطوطہ، جواہر میوزیم اٹاوہ) |
| مناقب غوث الابرار | نامعلوم |
| مناقب غوث الاعظم | نامعلوم (مخطوطہ، گنج بخش پاکستان) |
| مناقب المرشدین وکنز الواصلین | عبدالقادر بن محمد غوث شاہ جہانپوری (مخطوطہ، علی گڑھ) |
| منیۃ الرغبین ترجمہ غنیۃ الطالبین | نامعلوم |
| مولود شیخ عبدالقادر جیلانی | سلیمان خاں نشتر |
| **ن** | |
| نجات المریدین در احوال حضرت غوث الاعظم۔ | شیخ علی محمد دہلوی |
| نزہۃ الخاطر فی ترجمہ الشیخ عبدالقادر | ملا علی بن سلطان محمد القادری (م ۱۰۱۴ھ) |
| نور الربانی فی مدح محبوب سبحانی | میاں محمد دین کلیم |
| نزہۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | شیخ عبداللطیف بن ابی طاہر احمد بن محمد الہاشمی (م ۶۱۵ھ) |
| نفحات الربانیہ فی مقالات الجیلانیہ | عبدالکریم الحنبلی (م ۸۲۰ھ) |
| النفحۃ العلیۃ فی الطریقۃ القادریہ | عبدالرحمٰن وجیہ الدین السعیدی العیدروسی العلوی (م ۱۲۹۲ھ) |

| | |
|---|---|
| نزہۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | محمد بن الباقی الزرقانی (م۱۱۲۲ھ) |
| نثر الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر | محمد صبغۃ اللہ بدر الدولہ مدراسی |
| نفحۃ الریاض العالیہ فی بیان الطریقۃ القادریہ۔ | شیخ حافظ رفعت اللہ دروی (م۱۲۶۹ھ) |
| النشر العاطر بمولد الشیخ عبدالقادر | شیخ جمال الدین التونسی المالکی |

و

| | |
|---|---|
| واقعات غوث الاعظم | عطا (مخطوطہ سالار جنگ میوزیم حیدرآباد) |
| واقعات غوث الاعظم | ملا علی قاری (ترجمہ اقبال احمد فاروقی) |
| درو لعبدالقادر جیلانی | نامعلوم (مخطوطہ، آصفیہ) |
| وسائل بخشش | حسن رضا خاں بریلوی |
| وظیفہ قادریہ | امام احمد رضا خاں بریلوی |

ہ

| | |
|---|---|
| ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا بانی کون؟ | غلام یحییٰ انجم |
| ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کے بانی قطب الہند شیخ عبدالوہاب جیلانی | غلام یحییٰ انجم |


☆☆☆